بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

Shia Books PDF منظر ایلیاء

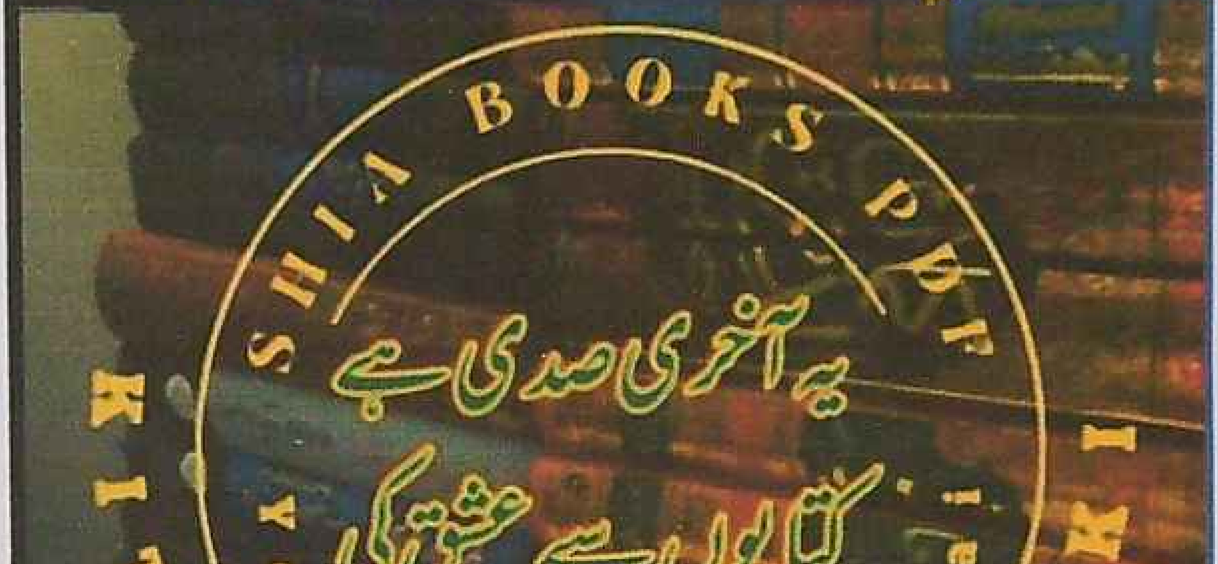

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

رُوحِ شیعت

(کتب اربعہ کی روشنی میں)

¥

تالیف

مرتب : مولانا رضا مہدی صاحب قبلہ۔

ترتیب و پیشکش۔

ذاکرِ اہلبیت منظر ایلیا

منجانب : حسینی پبلیشرز (حسینی مشن حیدر آباد).

جلد دوم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا "ہماری احادیث تم کو ایکدوسرے پر مہربان بنائیں گی، اگر تم ان احادیث سے فیض حاصل کروگے تو ہدایت اور نجات حاصل کروگے اور اگر انھیں چھوڑ دوگے تو گمراہ اور ہلاک ہوجاوگے۔

ان احادیث پر عمل کرو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔ (اصول کافی۔۲۔صفحہ ۲۱۰)

کافی من لایحضرہ الفقیہ تہذیب استبصار

روح شیعت

(کتب اربعہ کی روشنی میں)

○

حصّہ دوم

مرتّب

مولانا رضا مہدی صاحب قبلہ

●● خلف ●●

محقق تاریخ اسلام مولانا مرزا مہدی حسین ذاکر اعلی اللہ مقامہ

○○ پیشکش ○○

حسینی پبلیکیشنس، حسینی مشن، حیدرآباد۔

(جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں)

نام کتاب: رُوحِ شیعت (کتب اربعہ کی روشنی میں)

نام مولف: مولانا رضا مہدی صاحب قبلہ (ذاکر اہلبیتؑ)
خلف مولانا مرزا مہدی حسین ذاکر قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہ

سنہ اشاعت: ذیعقدہ ۱۴۱۹ھ ۰ مارچ ۱۹۹۹ء

سرورق: جناب سلطان رضا قلی مرزا صاحب ۰ آرکٹیکٹ

کمپیوٹر کتابت: جناب کبیر احمد صاحب "گریٹ گرافکس"
اندرون جمال مارکٹ، چھتہ بازار، حیدرآباد۔ فون: 528153

طباعت: مولا علی پرنٹنگ ورکس، روبرو الی بن بس اسٹیشن۔
چادر گھاٹ، حیدرآباد۔ فون: 528529

قیمت: ۵۰/- روپیے

ناشر

حسینی مشن پبلیکیشنز

حسینی مشن، حیدرآباد۔ 22-2-21، دبیر پورہ، حیدرآباد۔ ۲۴ (اے پی) انڈیا۔

ملنے کے پتے

(۱) مولانا رضا مہدی صاحب قبلہ ۰ 22-2-21 ۰ دبیر پورہ، حیدرآباد۔ ۲۴ (اے پی)
(۲) زینب بک ہاوس، روبرو عبادت خانہ حسینی، دارالشفاء، حیدرآباد۔
(۳) مکتبہ ترابیہ، پرانی حویلی، حیدرآباد۔
(۴) سلمان بک سنٹر، روبرو عبادت خانہ حسینی دارالشفاء، حیدرآباد۔

فہرست عنوانات

(رُوح شیعت حصہ دوم)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۱۔ مقدمہ	۵	۲۲۔ صلۂ رحم	۷۶
۲۔ پیدائش	۱۲	۲۳۔ مومنین کا آپس میں بھائی چارہ	۷۶
۳۔ عقیقہ	۱۲	۲۴۔ حقوق	۸۰
۴۔ ختنہ	۱۳	۲۵۔ سلام	۸۲
۵۔ رضاعت	۱۵	۲۶۔ حسن المعاشرت	۸۲
۶۔ فضیلت اولاد	۱۶	۲۷۔ عبادت	۸۷
۷۔ عمر کی حد سے متعلق شرائط	۱۶	۲۸۔ طلب اولاد کیلئے دعاء	۹۱
۸۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک	۱۷	۲۹۔ دین میں غلو کرنے والے	۹۲
۹۔ تعلیم	۲۰	۳۰۔ حضرت علیؑ وصئ رسولؐ ہیں	۹۳
۱۰۔ کسب معاش	۲۰	۳۱۔ مجالس ذکر محمدؐ و آل محمدؐ	۹۴
۱۱۔ نکاح کے بیان میں	۳۰	۳۲۔ ریاکاری	۹۶
۱۲۔ بیوی کا حق شوہر پر	۳۵	۳۳۔ معرفت امامت و ولایت	۹۷
۱۳۔ شوہر کا حق بیوی پر	۳۶	۳۴۔ وصیت	۱۰۱
۱۴۔ عورتوں کے بارے میں	۴۰	۳۵۔ رسول اللہ صلعم کی وصیتیں	۱۰۳
۱۵۔ متعہ	۴۷	۳۶۔ دو اہم وصیتیں	۱۱۱
۱۶۔ طلاق	۵۰	۳۷۔ امیرالمومنین حضرت علیؑ کی وصیتیں	۱۱۳
۱۷۔ خلع	۵۲	۳۸۔ توبہ	۱۱۸
۱۸۔ کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں	۵۵	۳۹۔ خودکشی	۱۲۱
۱۹۔ فضیلت احسان	۶۳	۴۰۔ قبض روح	۱۲۱
۲۰۔ صدقہ	۶۸	۴۱۔ قبر و برزخ	۱۲۵
۲۱۔ قرض	۷۳	۴۲۔ روحوں کے بارے میں	۱۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کے ساتھ اہلبیتؑ کو کیا ہے تو ہر شیعہ کا فرض ہے کہ قرآن کے ساتھ احادیث ائمہ کو بھی اپنے گھر میں رکھے۔ کیا ہمارے اس عمل سے رسول خداؐ اور ائمہ طاہرین خوش ہوں گے کہ ہم ان کی احادیث کو طاق نسیاں پر رکھ دیں اور کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کریں کہ ان حضرات نے ہدایات وارشادات کے کتنے دروازے ہم پر کھولے ہیں۔ کاش ان کو یہ پتہ ہوتا کہ قرآن کریم کی طرح کتب احادیث کا بھی گھر میں رکھنا باعث رحمت و برکت ہے۔ "

(الشافی۔ جلد اول۔ صفحہ ۸)

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الذین امنوا و عملوا الصلحت اولٓئک ھم خیر البریہ (سورہ انبیاء) (دنیا میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک اعمال انجام دیئے)

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر کو بیان کرتے ہوئے موافق و مخالف تقریباً سب ہی مفسرین و محدثین لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی طرف دیکھتے ہوئے مجمع اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ شیعہ علی، ھم الفائزون۔ (علی کے شیعہ ہی کامیاب ہیں) اسی طرح شیعان علی کی مدح اور ان کی کامیابی کی خوشخبری رکھنے والی اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو سواد اعظم کی معتبر و مستند کتابوں میں بھی ملتی ہیں۔ جن کی کثرت اور وثاقت کو دیکھ کر، شیعوں کے دشمن، متعصب علمائے اہلسنت میں سے علامہ ابن حجر مکی (صواعق محرقہ) اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (تحفہ اثنا عشریہ)، ایسے گھبرائے کہ شیعوں ہی کے خلاف لکھی جانیوالی اپنی ان کتابوں میں یہ مضحکہ خیز جملہ لکھنے پر مجبور ہوگئے کہ ۔۔۔"اہلسنت ہی شیعہ ہیں" ۔۔۔۔۔۔!!

ان حقایق سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شیعیت ہی حقیقی اسلام کی شناخت ہے۔

مولانا سید مظہر الحسن صاحب اپنی کتاب "کشف الحقایق فی احوال امام جعفر صادق" میں لکھتے ہیں کہ ۔۔۔" بنی امیہ نے خلقت کو ایسا بے وقوف بنایا کہ وہ (عوام) اتنا بھی نہ جانتے تھے کہ سوائے ان (بنی امیہ) کے رسول اللہ صلعم کا اور کوئی رشتہ دار بھی روئے زمین پر ہے۔ اور یہی حال عباسیوں کا سلطنت پر پہنچنے پر ہوگیا۔ وہ بھی اپنے آپ کو ورثائے رسولؐ بتاتے تھے اور اصلی ورثائے رسول کے نام خلقت سے چھپاتے تھے۔۔۔"

حقیقی دین اسلام کی شناخت مشکل کیوں ہوئی اور اسے چھپانے کیلئے کیسی کیسی کوششیں کی گئیں اس کی وضاحت کی خاطر، مولانا مظہر الحسن کی اسی بات کو ہم دوسرے

پیرائے میں اس طرح بیان کرناچاہیں گے کہ بنی امیہ اور بنی عباس اور ان کے بعد سے آجتک جتنے بھی غیر شیعہ علماء گذرے اور آج بھی موجود ہیں ۔ان سب نے ہمیشہ یہی کوشش کی کہ اہلبیت رسول اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی فضیلتوں اور ان کی تعلیمات کو عوام سے چھپایا جائے اور اپنے اختیار کردہ مکتب فقہ سے وابستہ دین ہی کو اصلی دین اسلام کے نام سے پھیلانے کی کوشش کی جائے ۔اس سلسلے میں اتنی کوشیش کی گئیں کہ دور بنی امیہ و بنی عباس میں حضرت علی اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کا نام بھی محبت و احترام کے ساتھ لینے والوں سے دشمنی کی جاتی تھی ۔انکو قتل کیا جاتا اور مال و اسباب اور عزت و ناموس کو تباہ و برباد کر دیا جاتا تھا ۔اسی لئیے علمائے شیعہ کو ائمہ معصومین علیہم السلام کی جتنی بھی احادیث ملیں ان میں زیادہ تر احادیث کو راویوں نے ، جان و مال اور عزت و ناموس کی بربادی کے خوف سے ، ان ائمہ معصومین کے اصلی نام کی بجائے ان حضرات کی کنیت کے ذریعہ روایت کیا ہے ۔چنانچہ بکثرت احادیث ایسی ملیں گی جن کو راویوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام سے روایت کرنے کی بجائے آپ کی کنیت ابو عبداللہ علیہ السلام کے ذریعہ روایت کیا ہے ۔پوری کوشش کی گئی کہ اہلبیت رسول کی فضیلتوں اور ان کی تعلیمات سے دنیا واقف نہ ہونے پائے ، لیکن یہ قدرت کا معجزہ ہی ہے کہ ان حضرات معصومین علیہم السلام کے فضائل و کمالات اور ان کی تعلیمات کا ذکر ، دوستوں کے علاوہ دشمنوں کی کتابوں میں بھی اس کثرت سے موجود ہے کہ آج دنیائے اسلام میں کسی کو بھی اہلبیت رسول کی فضیلت و فوقیت سے انکار کی مجال نہیں ۔یہاںتک کہ اگر کسی حنفی مسلک رکھنے والے مسلمان سے بھی آپ پوچھیں کہ علم و فضل و کمال میں امام جعفر صادق علیہ السلام افضل و بہتر ہیں یا وہ امام ابو حنیفہ جن کی آپ پیروی کرتے ہیں تو کوئی بھی مسلمان (بشمول حنفی المذہب بزرگ علامہ شبلی نعمانی کے) ، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر حضرت ابو حنیفہ کو فضیلت دینے کی جرات نہیں کرتا ۔

اسی طرح آپ دنیائے اسلام کے کسی بھی فرقہ کے عالم سے پوچھیئے کہ علم و فضل و کمال اور زہد و تقویٰ میں آل محمد بہتر ہیں یا وہ بہتر ہیں کہ (واجبات و فرائض کی ادائیگی کیلئے) جن کی فقہ کی

آپ پیروی کرتے ہیں تو سوائے خارجیوں کے کوئی بھی یہ جواب دینے کیلئے تیار نہیں کہ ہم جن کے دین پر ہیں وہ آل محمدؐ سے بہتر ہیں یا انکے برابر ہیں ، بلکہ سب ہی اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ آل محمد علیہم السلام کے علم و فضل و کمال کی برابری کسی سے ممکن نہیں ۔اس مقام پر صرف اتنا ہی کہا جاسکتا ہے کہ تمام دنیائے اسلام پر (بلکہ تمام مخلوقات پر) آل محمد علیہم السلام کی فضیلت و فوقیت کی حقیقت کو جاننے کے بعد بھی زندگی گذارنے کیلئے اور دین اسلام کے عائد کردہ فرائض و واجبات کی ادئیگی کیلئے ، آل محمد علیہم السلام کے بتائے ہوئے طریقہ کو چھوڑ کر دوسروں کے بتائے ہوئے طریقے کو اختیار کرنا عقل کا تقاضہ نہیں ۔بلکہ عقل کا فیصلہ تو یہی ہے کہ متفق علیہ حدیث ، حدیث ثقلین (فرمایا رسول اللہ صلعم نے ، میں تم میں دو گران بہا چیزیں چھوڑ رہا ہوں ۔ایک اللہ تعالی کی کتاب ، دوسرے میری عترت ، میرے اہلبیت ۔۔۔۔الخ (صحیح مسلم وغیرہ) کے مطابق جس طرح قرآن کو ترک کرنا گمراہی ہے اسی طرح اہلبیت رسول کی محبت و اطاعت کو ترک کرنا بھی گمراہی ہے ۔

تاریخ اسلام اور احادیث پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ دشمنان آل رسولؐ کی کثرت اور ان کی پیہم کوششوں کی وجہ سے علوم اہلبیت کو چھپایا گیا اور دنیا اہلبیت علیہم السلام کی تعلیمات سے واقف نہ ہو سکی ۔اسی وجہ سے عام مسلمان دوسروں کے پیروکار رہے اور آل محمدؐ علیہم السلام سے دور ہی رہے ۔لیکن آج الحمد للہ حالات بدل گئیے ہیں ۔مخالفین آل محمدؐ کے دلوں میں دشمنی تو باقی ہے مگر ان میں وہ پہلے جیسی قوت و طاقت باقی نہیں رہی ۔خصوصاً سیکولر ہندوستان میں شیعان علیؑ کو آج اس بات کی پوری آزادی ہے کہ وہ حضرت علیؑ اور آپ کے بعد کے ائمہ طاہرین کے محفوظ کیئے ہوئے حقیقی دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کر سکیں ۔آج کے اس ماحول میں جہاں ٹی وی اور مخرب الاخلاق رسالوں اور دشمنان آل محمد کی گمراہ کن کتابوں کی کثرت ہے ، اس لادینی ماحول میں نوجوانوں ، عورتوں اور بچوں کی تربیت کیلئے ضروری ہے کہ انکو دنیاوی مشغلوں سے ہٹا کر تعلیمات ائمہ معصومین علیہم السلام ، آسان اور سہل زبان میں اس طرح بتانے کی کوشش کیجائے کہ وہ اپنے شب و روز ائمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں بسر کرنے کی کوشش کریں ۔الحمد للہ یہ تعلیمات زندگی

کے ہر گوشے کا احاطہ کیئے ہوئے ہیں ۔ زندگی کے تمام چھوٹے بڑے ، بلکہ نازک ترین اہم مسائل بھی موجود ہیں اور مہد سے لحد تک جتنے بھی مسائل ایک انسان کو پیش آسکتے ہیں ، ان احادیث مبارکہ میں ان سب کا تذکرہ موجود ہے ۔ یہ حدیثیں ایسے علوم و حقایق اور معرفت کی باتوں پر مشتمل ہیں کہ کوئی بھی دنیوی عالم اس طرح کے علوم و حقایق اور معرفت الٰہی کے اسرار کو ایسے یقین کامل کے ساتھ بیان نہیں کرسکتا ۔ قرآن مجید کے بعد ، ان احادیث معصومین علیہم السلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ انھیں صرف ایکبار پڑھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ بار بار دہرانے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ یہ وہ معجزنما کلام ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہر بار روح کو ایک نئی زندگی اور فکر کو تابندگی ملتی ہے ۔ ہر بار ہدایت کے نئے نئے گوشے سامنے آتے رہتے ہیں ۔ بلکہ سنن ابن ماجہ میں تو لکھا ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کی حدیث کو اسناد معصومین کے ساتھ پڑھ کر کسی دیوانے (یا مریض) پر پڑھ کر پھونک دیا جائے تو وہ صحتیاب ہوجائیگا۔

مظہر صفات پروردگار ، ابو الائمہ حضرت علی علیہ السلام اور آپ کی اولاد میں سے ائمہ طاہرین علیہم السلام نے علوم و معارف کے اسرار و رموز ایسے دلنشین پیرائے میں بیان فرمائے ہیں کہ جن کو پڑھنے کے بعد انسان کو اللہ کی وحدانیت اور دین اسلام کی حقانیت پر یقین کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خلوص دل سے ان احادیث پر عمل کرنیوالے رضائے الٰہی کو حاصل کرلینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں ۔ یہ حدیثیں خدا سے بھٹکے ہوئے بندوں کو خدا تک پہنچاتی ہیں ۔ اسی لیئے کہا گیا کہ خدا تک وہی پہنچ سکتا ہے جو علی کے دامن سے وابستہ ہوجاتا ہے ۔ اور اسی حقیقت کی ترجمانی کرتے ہوئے کسی شاعر نے کہا ہے ۔

علی ملے تو ہمیں خانہ خدا سے مگر
خدا کو ڈھونڈا تو گھر سے علی کے ملا

دین اسلام خدا کا پسندیدہ دین ہے اور عارفان مشیت خدا آل محمد علیہم السلام ہیں اور ان نفوس قدسیہ کی بیان کردہ ، حدیثیں وہ ہیں کہ جنکے متعلق ، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ، "ہماری احادیث پر عمل کرو ۔ میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں ۔"

ایسی ہی بہت سی باتوں کے احساس کی وجہ سے علم حدیث کے عظیم ترین سرمائے کتب

اربعہ سے احادیث معصومین علیہم السلام کا یہ مختصر سا انتخاب پیش کیا جارہا ہے ۔ کتب اربعہ چونکہ ہماری مستند و بنیادی کتب مانی گئی ہیں اور علماء اور مراجع کرام نے انہی کتب کو اخذ مسائل و احکام کیلئے ایک بڑا ذریعہ بتایا ہے ، اس لیئے امید ہے کہ یہ انتخاب تمام پڑھنے والوں کیلئے وسیلۂ ہدایت اور دنیا و آخرت کی کامیابیوں کو حاصل کرنے کا باعث ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولفین کتب اربعہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے کہ نامساعد حالات میں بھی آج سے ایک ہزار برس پہلے ان مولفین نے اپنی غربت و پریشانی اور اپنے جان و مال اور عزت و ناموس کے اتلاف کے خوف کے باوجود ائمہ طاہرین علیہم السلام سے روایت کردہ ، تقریباً چوالیس ہزار احادیث کو محفوظ کرکے اس عظیم قیمتی سرمائے کو ہم تک پہنچایا ۔ اب یہ اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے چاہنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ آج کے اس سازگار ماحول میں انسانوں کی ہدایت کے اس عظیم سرمائے کو اپنوں اور پرائیوں تک پہنچائیں اور خوشنودی خدا اور رسول کو حاصل کریں ۔ ہم ان ہی احادیث میں سے ایک مختصر مگر جامع انتخاب پیش کرنے کی کوشش کررہے ہیں ۔ یہ بات ہم پہلی جلد کے مقدمے میں لکھ چکے ہیں اور یہاں بھی اس کا اعادہ ضروری ہے کہ ہم نے اس کتاب میں طوالت سے بچنے کیلئے تمام راویوں کے نام درج کرنے کی بجائے اصل احادیث ہی کو درج کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنی طرف سے متن احادیث میں کسی قسم کی کمی یا بیشی کی جرات نہیں کی ۔ لیکن چونکہ یہ کتاب عام اردو داں افراد کے استفادے کی غرض سے مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس لیئے جہاں کہیں وضاحت کی ضرورت محسوس کی گئی وہاں ہم نے بجائے حاشیہ کے قوسین میں اپنی معمولی سوجھ بوجھ کے مطابق کم سے کم لفظوں میں وضاحت کی کوشش کی ہے ۔ ایسی وضاحتوں کا قبول کرلینا ضروری بھی نہیں ۔ احادیث کے اس انتخاب کو جمع کرنے اور اسے ترتیب کے ساتھ مختلف عنوانات کے تحت سلسلہ وار لکھنے اور کتابت کی منزل تک پہنچنے میں ، اور طباعت کیلئے سرمایہ فراہم کرنے کی کوشش میں شب و روز کی مسلسل محنت کے باوجود تین برس سے زیادہ عرصہ تو گذر گیا مگر الحمد للہ ایک مختصر مگر جامع انتخاب مکمل ہوگیا ۔ جس کے متعلق یہ امید ہے کہ یہ کتاب جس گھر میں زیر مطالعہ رہیگی اس گھر کا ماحول پاک و پاکیزہ ہوجائیگا ۔ اور ان احادیث پر عمل کرنے والوں کا عبادت کرنا ،

کھانا پینا، رہنا سہنا، اور جینا مرنا سب کچھ خوشنودی خدا اور رسول کا باعث ہوجائیگا۔اس کتاب کو مرتب کرتے ہوئے مجھے اپنی کم علمی و بے مائیگی کا شدت سے احساس ہے صاحبان علم سے ادبا گذارش ہے کہ اگر کوئی کوتاہی نظر آئے تو آگاہ فرمائیں تاکہ آئیندہ اس کی تصیح کیجاسکے۔ شہنشاہوں کے شہنشاہ، بے سہاروں کے سہارے اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں اس احقر العباد کی دعا یہی ہے کہ میرے معبود میرے عیوب کو اپنے دامن رحمت میں چھپالے اور مجھے دشمنوں اور حاسدوں کے شر سے اپنی پناہ میں لیلے، اور یہ ناچیز ہدیہ حضور سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات اہلبیت طاہرین، ائمہ معصومین علیھم السلام کی بارگاہ میں قبول ہوجائے اور اس گناہگار مولف اور اس کتاب کی تکمیل و اشاعت کے مرحلوں میں دامے، درہے، قدمے، سخنے، مدد کرنیوالوں کیلئے بخشش آخرت کا وسیلہ بن جائے۔ اللھم صلی علی محمد و آل محمد۔

آخر میں ہم اتنا اور عرض کریں گے کہ "حسینی مشن حیدرآباد" ایک بے بضاعت ادارہ ہے۔ جسکے صدر و اراکین چند گم نام و کم مایہ افراد ہیں جن کے پاس خدمت دین کے پرخلوص جذبے کے سوا اور کوئی سرمایہ نہیں۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس ادارے کے ذریعے ہم سے اتنا عظیم کام لیا ہے کہ اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ ہمارا ایمان اور یقین یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چہاردہ معصومین علیھم السلام کی مدد کے ذریعہ ہمیں اس کام کی توفیق و قوت عطا فرمائی ہے ورنہ ہم اس کام کے قابل نہ تھے۔ یہ کام تو صاحبان علم و ثروت کا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کتاب کے پہلے حصے کی جس طرح پذیرائی کی گئی اور علمائے کرام اور عام تشنگان علم نے اس کام کیلئے جن الفاظ میں ہمیں سراہا اور دوسرے حصہ کیلئے جس طرح اشتیاق ظاہر کیا اور ستائش کی تمنا اور صلہ کی پروانہ کرنے والے اور پوشیدہ طور پر احسان اور نیکیوں کے ذریعہ رضائے الہی کی جستجو کرنے والے بعض بندگان خدا نے اس کام میں جس طرح ہماری مدد کی، اس کیلئے ہم ان سب حضرات کے ممنون و مشکور ہیں اور ان کیلئے بارگاہ رب العزت میں دنیا و آخرت کی کامیابیوں کیلئے دعا گو ہیں۔ یہی ہماری حوصلہ افزائی کا باعث ہوا اور ایک سال کے قلیل سے عرصہ میں ہم یہ دوسرا حصہ بھی مومنین کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل

ہوسکے۔ انشا اللہ تعالیٰ، عنایات الہی اسی طرح شامل حال رہیں تو اس کتاب کا تیسرا حصہ بھی بہت جلد پیش کرنے کی کوشش کریں گے جو "ہدایات معصومین" کے نام سے زیر طبع ہے۔ اگر آپ حضرات ادارہ ہذا کی طبع شدہ کتابیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدیں، خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھوائیں تو یہ بھی ایک دینی خدمت اور ہماری مدد و حوصلہ افزائی ہوگی۔

احقر العباد

رضا مہدی (ذاکر اہلبیت)

21-2-22 دبیرپورہ حیدرآباد-24 ، آندھراپردیش، (انڈیا)

تاریخ ۱۵/ جنوری ۱۹۹۹۔۲۶/ ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

کتب اربعہ کا مختصر تعارف

سلسلہ کتب	مولف	سنہ وفات	تعداد احادیث
۱) الکافی	ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ	(۳۲۹ھ)	(۱۶۱۹۹) سولہ ہزار ایک سو ننانوے
۲) من لایحضرہ الفقیہ	علامہ ابو جعفر محمد بن بابویہ قمی شیخ صدوق علیہ الرحمہ	(۳۸۱ھ)	(۹۰۴۴) نو ہزار چوالیس
۳) تہذیب الاحکام	شیخ الطائفہ علامہ ابو جعفر محمد طوسی علیہ الرحمہ	(۴۶۰ھ)	(۱۳۵۹۰) تیرہ ہزار پانچ سو نود
۴) الاستبصار	شیخ الطائفہ علامہ ابو جعفر محمد طوسی علیہ الرحمہ	(۴۶۰ھ)	(۵۵۱۱) پانچ ہزار پانچ سو گیارہ

جملہ احادیث (۴۴۳۴۴)

"طرز معاشرت"

پیدائش

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ، نومولود کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا چاہئے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد اول۔ صفحہ ۹۷)

عقیقہ

عمار ساباطی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، عقیقہ لازم ہے ہر اس شخص کے لئے جو دولت مند اور غنی ہو اور اگر کوئی فقیر اور محتاج ہو تو جب خوش حال ہو تب کرے اور اگر اس پر کوئی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اگر کسی کا عقیقہ نہیں ہوا اور وہ یوم الضحیٰ قربانی کرے تو یہ قربانی اس کے عقیقہ کا بدل ہوگا۔ اور ہر مولود عقیقہ میں رہن ہے۔ نیز آپ نے عقیقہ کے متعلق فرمایا کہ، عقیقہ میں اس (نومولود) کی طرف سے کوئی بکرا ذبح کیا جائے اور اگر وہ میسر نہ آئے تو جو جانور قربانی میں جائز ہے وہ اس (عقیقہ) میں بھی جائز ہے۔ ورنہ بکری کا وہ بچہ ہو جو (کم از کم) نومولود سے چند ماہ بڑا ہو۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۹۱)

(۳) محمد بن مارود نے حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ، بکری، یا گائے یا اونٹ۔ ساتویں دن نومولود کا نام رکھے اور اس کے سر کے بال مونڈے اور اس کے بال کے وزن برابر سونا یا چاندی تصدق کرے۔ پس مولود لڑکا ہوگا تو اس کے لئے نر جانور اور اگر لڑکی ہو تو

اس کے لئے مادہ جانور عقیقہ کرے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۹۲)

(۴) اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بھی روایت ہے کہ، فرمایا، ماں باپ عقیقہ کا گوشت نہ کھائیں۔ مگر یہ ان کے لئے حرام نہیں ہے۔ اور اگر ماں نے کھالیا تو پھر وہ بچے کو دودھ نہ پلائے (اس دن کی حد تک) اور قابلہ (دایہ) کو پچھلی ران دی جائے۔ اور اگر دایہ خود اس کی ماں یا اس کے عیال میں سے ہو تو اس کے لئے لازم نہیں ہے۔ اور چاہے تو اس کے ایک ایک عضو کو مسلم تقسیم کردے اور چاہے تو اس کو پکا کر اس کے ساتھ روٹی یا شوربہ تقسیم کرے اور اہل ولایت (مومنین) کے سوا کسی (غیر مومن) کو نہ دے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۹۲)

(۵) عمار ساباطی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، جب تم عقیقہ کا جانور ذبح کرنے کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھو۔

یا قوم انی بری مما تشرکون انی وجھت وجھی للذی فطر السموات و الارض حنیفاً مسلماً و ما انا من المشرکین ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین لا شریک له و بذلک امرت و انا من المسلمین اللھم منک و لک بسم الله و الله اکبر اللھم صلی علیٰ محمد و آل محمد اللھم تقبل من (فلاں بن فلاں، فلاں بن فلاں کی جگہ جس کا عقیقہ ہو اس کا اور اسکے باپ کا نام لے اور پھر ذبح کرے)۔

ترجمہ دعائے عقیقہ۔

اے قوم جن چیزوں کو تم لوگوں نے اللہ کا شریک بنایا ہے میں اس سے بری ہوں۔ میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف موڑ لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا یکسوئی کے ساتھ۔ میں مسلمان ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے

نہیں ہوں ۔اے اللہ یہ تیرے حکم سے تیرے لئے ہے ۔اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے ۔اے اللہ اس (قربانی) کو قبول کرلے ۔فلاں بن فلاں کی طرف سے ۔ فلاں بن فلاں جگہ جس کا عقیقہ ہو اس کا نام لیا جائے ۔

(من لایحضرہ الفقیہ ۔جلد سوم ۔ صفحہ ۲۹۳)

(۶) حضرت امام جعفر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ مولود کے سر کو مونڈنے کا سبب کیا ہے ۔آپ نے فرمایا ۔تاکہ اس کو رحم کے بالوں سے پاک کر دیا جائے ۔(من لایحضرہ الفقیہ ۔جلد سوم ۔ صفحہ ۲۹۴)

(۷) راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا ۔خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے والد نے میرا عقیقہ کیا بھی تھا یا نہیں ۔تو آپ نے مجھے عقیقہ کرنے کا حکم دیا اور میں نے اپنا عقیقہ کیا جب کہ میں بوڑھا ہو گیا تھا ۔(من لایحضرہ الفقیہ ۔جلد سوم ۔ صفحہ ۲۹۱)

ختنہ ۔

مراز بن حکیم ازدی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ،لڑکے کا جب ختنہ کیا جائے تو یہ دعا پڑھی جائے ۔

اللھم ھذہ سنتک و سنة نبیک صلواتک علیه واتباع مثالک و کتبک لمشیتک و ارادتک وقضانک لامر آردته و قضا حتمته و حکمه انفذته فادفع حرالحدید فی ختانیه و حجامته لامر انت اعرف به منی اللھم فطھرہ من الذنوب و زدفی عمرہ و ادفع الافات عن بدنِهِ و الاوجاع عن جسمه و زدہ فی الغنی وادفع عنه الفقر فانک تعلمه و لا نعلم

ترجمہ ۔اے اللہ یہ تیری سنت ہے اور تیرے نبی کی سنت ہے ۔ان پر اور ان کی آل پر تیری طرف سے درود و سلام ہو ۔اور ہماری طرف سے تیری اور تیرے نبی کی اتباع ہے ۔تیری سنت، مشیت اور تیرے ارادے کے مطابق ۔اور جس امر کا تو نے ارادہ کیا ہے اس کے فیصلے کے مطابق اور تیرے حتمی فیصلے کے مطابق ۔اور جو حکم تو نے نافذ کیا ہے اس کے مطابق اس کو لوہے کی گرمی کا مزہ چکھا رہا ہوں ۔اس کا ختنہ اور اس کی حجامت کر کے ، اور اس کا سبب تو مجھ سے بہتر جانتا ہے ۔اے اللہ اسے گناہوں سے پاک رکھ ۔اس کی عمر میں زیادتی فرما ۔اس کے بدن کو تمام آفات سے اور اس کے جسم کو تمام دکھ درد سے دور رکھ ۔اس کے مال و دولت میں اضافہ کر ۔فقر و تنگدستی کو دفع کر ۔اس لئے کہ تو ہی جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس دعا کی تعلیم کے بعد فرمایا ۔جو شخص اپنے لڑکے کے ختنہ کے وقت یہ کہہ نہ پائے تو اس کو چاہیئے کہ اس لڑکے کے بالغ ہونے سے پہلے (یا کسی بھی وقت) یہ دعا پڑھ لے ۔(اگر یہ دعا پڑھ لے گا تو وہ لڑکا لوہے کی گرمی یعنی قتل وغیرہ سے بچا رہے گا) ۔

(من لایحضرہ الفقیہ ۔جلد سوم ۔ صفحہ ۲۹۴)

رضاعت (بچے کو دودھ پلانا)

(۱) سماعہ بن مہران نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ، بچے کو دودھ پلانے کی مدت اکیس (۲۱) ماہ ہے ۔اس میں کمی بچے پر ظلم ہے ۔اور حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بچے کو کوئی بھی دودھ پلایا جائے وہ ماں کے دودھ سے بڑھ کر برکت والا نہیں ۔(من لایحضرہ الفقیہ ۔جلد سوم ۔ صفحہ ۲۸۵)

(۲) برید عجلی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

سے عرض کیا۔آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول ملاحظہ فرمایا ہے کہ، رضاعت (دودھ پلانے سے) بھی وہ سب حرام ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے میرے لئے اس ارشاد مبارکہ کی تفسیر فرمادیں۔آپ نے فرمایا، ہر وہ عورت کہ جو اپنے شوہر کے دودھ کو کسی دوسری عورت کے بچے کو پلائے، خواہ لڑکی کو پلائے خواہ لڑکے کو پلائے۔تو یہی وہ رضاعت ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔اور وہ عورت جو اپنے دو شوہروں کا دودھ پلائے، جو اس کا ایک کے بعد دوسرا ہو۔خواہ لڑکی کو پلائے خواہ لڑکے کو پلائے تو یہ وہ رضاعت نہیں ہے جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔کہ رضاعت سے بھی وہ سب حرام ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ۔جلد سوم۔صفحہ ۲۸۵)

فضیلت اولاد

(۱) ابان بن تغلب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (ماں باپ کے لئے) لڑکیاں نیکیاں ہیں اور لڑکے نعمت۔نیکیوں پر ثواب ملے گا اور نعمت پر بازپرس (من لایحضرہ الفقیہ۔جلد سوم۔صفحہ ۲۸۸)

(۲) سکونی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صالح اولاد جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ۔جلد سوم صفحہ ۲۹۱)

عمر کی حد سے متعلق بعض شرائط۔

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ، جب لڑکی چھ سال کی ہو جائے تو کوئی مرد اس کا بوسہ نہ لے اور جب لڑکا سات سال سے اوپر کا ہو جائے تو کوئی عورت اس کا بوسہ نہ لے۔(من لایحضرہ الفقیہ۔جلد سوم۔صفحہ ۲۵۷)

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔لڑکا اور لڑکا، لڑکا اور لڑکی

اور لڑکی اور لڑکی جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر جدا جدا کردیئے جائیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔جلد سوم۔صفحہ ۲۵۷)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، ایک آدمی کی خوش بختی یہ ہے کہ اس کی لڑکی کو اس کے گھر میں (یا بار بار) حیض نہ آئے۔(لڑکی کی شادی جلد سے جلد کردینے کی تاکید فرمائی ہے) (من لایحضرہ الفقیہ۔جلد سوم۔صفحہ ۲۸۲)

والدین کے ساتھ حسن سلوک۔

(۱) حسن بن محبوب نے ابی ولد حناط سے روایت کی ہے۔ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا۔اللہ تعالیٰ کے اس قول (آیت مبارکہ) کے متعلق **و بالوالدین احساناً** (سورہ انعام آیت ۱۵۱) والدین کے ساتھ احسان کرو۔(راوی کہتا ہے، میں نے پوچھا) اس احسان سے کیا مراد ہے۔آپ نے فرمایا۔کہ دونوں سے برتاؤ اور صحبت کو بہتر رکھو اور ان کو اس کی تکلیف نہ دو کہ اپنی ضرورت کی چیزیں تم سے مانگیں (مانگنے سے پہلے ہی حاضر کردو) خواہ وہ اس سے مستغنی ہی کیوں نہ ہوں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔**لن تنالو البر حتیٰ تنفقوا........الخ۔**

(ہرگز نہ حاصل کرسکو گے نیکی میں کمال جب تک خرچ نہ کرو اپنی پیاری چیز میں سے کچھ (سورہ آل عمران آیت ۹۲) پھر آپ نے فرمایا۔اور قول خدا۔**ما یبلغن عندک اکبر احدھما........الخ۔**

اگر پہنچ جائیں تیرے سامنے بڑھاپے کو دونوں (ماں باپ) یا ان میں سے ایک تو ان سے جھڑک کر نہ بولو۔اگر وہ تمہیں ڈانٹیں (بھی) **و لا تنھر ھما........ الخ۔** (تم ان دونوں کو نہ جھڑکو۔اگر وہ دونوں تم کو ماریں (بھی) **و قل لھما قولاً کریما۔** تم ان دونوں کے لئے قول کریم کہو۔اور قول کریم یہ ہے کہ تم

ان دونوں سے کہو۔ اللہ آپ دونوں کی مغفرت فرمائے۔ تو یہ ہے تمہارا قول کریم۔

واخفض لهما جناح الذل من الرحمة .... الخ۔

(سورہ بنی اسرائیل ۲۳۔۲۴) تم ان دونوں (ماں باپ) کے لئے نہایت مہربانی کے ساتھ بازو جھکا دو۔ اور یہ کہ تم ان دونوں کی طرف غصہ بھری ہوئی نگاہ بھی نہ ڈالو بلکہ مہربانی اور نرمی کی نگاہ سے دیکھو۔ اور تم ان دونوں کی آواز پر اپنی **آواز بلند نہ کرو** اور نہ ان کے ہاتھ پر اپنا **ہاتھ بلند کرو** اور نہ ان کے آگے چلو۔ (من لا یحضر جلد چہارم ۲۹۷)

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جو اپنے والدین کو رنج پہنچائے گا وہ ان دونوں کی طرف سے عاق ہو جائے گا۔ (من لا یحضرہ الفقیہ۔ جلد چہارم۔ صفحہ ۳۰۴)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ، یہ کیا بات ہے کہ ہم لوگ اپنے بچوں سے جتنی محبت کرتے ہیں وہ بچے ہم لوگوں سے اتنی محبت نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا۔ اس لئے کہ وہ تم سے پیدا ہوئے ہیں۔ تم ان سے نہیں پیدا ہوئے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۹۸)

(۴) راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ فرمایا، اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر چاہے تجھے آگ میں جلایا جائے یا کوئی سخت سزا دی جائے مگر جب کہ تیرا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اور والدین کی اطاعت کر، ان سے نیکی کر چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ (یعنی اگر مردہ ہوں تو ان کے لئے دعائے خیر کرتا رہ) اگر تجھے حکم دیں کہ اپنی (بری) زوجہ کو طلاق دے اور اس کے مال سے دست کش ہو تو ایسا کر گزر۔ یہ علامت ایمان ہے۔ (یعنی اطاعت والدین)۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۶۸)

(۵) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، ایک شخص نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ میں کس کی فرمانبرداری کروں۔ فرمایا، اپنی ماں کی۔ اس نے پوچھا پھر، فرمایا اپنی ماں کی۔ پوچھا۔ پھر (اس کے بعد) فرمایا۔ اپنی ماں کی اور اپنے باپ کی۔ (معصیت خدا کے سوا۔ دوسری باتوں میں والدین کی اطاعت لازمی ہے)۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۸۰)

(۶) فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ، تین چیزیں ہیں کہ جن کے ترک کرنے کی اجازت خدا نے نہیں دی۔ اول ادائے امانت، خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد۔ دوسرے فسق عہد (وعدے کو توڑنا) چاہے نیک سے ہو یا بد سے ہو۔ تیسرے والدین سے نیکی۔ خواہ (والدین) نیک ہوں یا بد۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۸۲)

(۷) حضرت علی ابن الحسین امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا، اور ماں کا حق جاننے کے لئے یہ جان لو کہ اس نے تمہارا بوجھ اس طرح اٹھایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ اس طرح نہیں اٹھاتا۔ اس نے تمھیں اپنے دل کا خون اس طرح چھپایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو اپنے دل کا خون اس طرح نہیں چھپاتا۔ اس نے تمام اعضاء وجوارح سے تمہاری نگہبانی اور حفاظت کی ہے۔ اور (خود کسی تکلیف کی) پرواہ نہیں کی۔ تم بھوکے ہوتے تو تمہیں کھلاتی۔ تم پیاسے ہوتے تو تمہیں پلاتی۔ تم ننگے ہوتے تو تمہیں کپڑے پہناتی۔ تمہیں کبھی دھوپ میں اور کبھی سایہ میں رکھتی۔ تمہارے لئے اپنے اوپر سونا حرام کر لیتی اور تمہیں گرمی اور سردی سے بچاتی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کی مدد اور اس کی توفیق کے بغیر اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے نیز یہ بھی فرمایا کہ تمہارے باپ کا حق کیا ہے۔ (یہ جاننے کے لئے) تم یہ سمجھ لو کہ وہی تمہاری اصل ہے۔ اس لئے کہ اگر وہ نہ ہوتا تو تم بھی نہ ہوتے۔ تو جب تم اپنے میں کوئی اچھی بات دیکھو تو یہ سمجھ لو کہ اس نعمت کی بنیاد میں تمہارا باپ ہے۔ اور اس کے لئے تم اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرو۔ (من لا یحضرہ الفقیہ۔ جلد دوم ص ۳۱۴)

صفحہ ۳۸۶)

تعلیم

(۱) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ علم کا طلب (حاصل) کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔ (اصول کافی۔ جلد اول۔ صفحہ ۲۷)

(۲) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا، ہر صبح کو تین میں سے ایک بنو، یا عالم یا متعلم یا اہل علم کے دوست۔ چوتھا مت بنو۔ ورنہ تم ان کی عداوت میں ہلاک ہو جاؤ گے۔ (اصول کافی۔ جلد اول۔ صفحہ ۲۷)

(۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو عالم اپنے علم سے فائدہ حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو پہنچاتا ہے وستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے (اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۷)

(۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ، فروتنی (عاجزی و انکساری) کرو ان کے سامنے جن سے تم علم طلب (حاصل) کرتے ہو۔ الی آخر (اصول کافی۔ جلد اول۔ صفحہ ۷۵)

کسب معاش

(۱) عبد الحمید نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ مجھے بتایئے کہ میں اپنے لڑکے کو کس پیشے میں لگادوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسے پانچ پیشوں (میں سے کسی) کی تعلیم نہ دو، سہبا، صائغ، قصاب، حناط نخاس۔ سائل نے پوچھا۔ سہبا کون۔ فرمایا، وہ جو کفن بیچتا ہے اور میری امت کے لوگوں کی موت کی تمنا کرتا ہے (تاکہ کاروبار چلے)۔ اور صائغ یعنی سنار، میری امت کو مشکل میں ڈالنے والا، غبن کرنے والا۔ اور قصاب، ذبح کرتے کرتے اس کے دل سے رحم چلا جاتا ہے۔ اور حناط۔ (یعنی ذخیرہ اندوزی کرنے والا) میری امت کا رزق

روکنے والا ہے۔ اگر کوئی بندہ چور بن کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہو تو، میرے نزدیک یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ (منافع کی لالچ میں) چالیس دن تک اناج روک کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہو۔ اور نخاس (غلاموں کی تجارت کرنے والا) یہ وہ ہے کہ جس کے بارے میں جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ، یا محمدؐ، آپ کی امت میں سب سے زیادہ شریر وہ لوگ ہیں جو انسانوں کو بیچتے ہیں۔ اس حدیث کو لکھنے کے بعد حضرت طوسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے متذکرہ پیشوں کا مکروہ ہونا ظاہر ہے۔ (استبصار۔ جلد سوم۔ صفحہ ۳۷)

(۲) علی بن عبد العزیز نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، مجھے پسند ہے کہ آدمی طلب رزق میں پھرتا رہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ، اے اللہ تو میری امت کو صبح تڑکے اٹھنے میں برکت عطا فرما۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۱)

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، میں سب سے زیادہ ناپسند اس شخص کو پاتا ہوں جس پر طلب معیشت ہو تنگ ہو اور وہ چت لیٹے لیٹے یہ کہے کہ، اے اللہ تو مجھے روزی عطا فرما۔ اور زمین پر چلنا پھرنا (جستجوئے معیشت) ہی چھوڑ دے اور اللہ کے فضل کی (روزی کی) خواہش کرے۔ آخر چیونٹی بھی تو اپنے سوراخ سے نکلتی ہے اور روزی تلاش کرتی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۱)

(۴) روایت کی ہے حسن بن علی بن حمزہ نے اپنے باپ سے کہ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو الحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی زمینوں میں کام کر رہے ہیں اور آپ کے دونوں قدم پسینے میں تر ہیں۔ میں نے عرض کیا، میں آپ پر قربان۔ آپ کے آدمی (غلام یا ملازم) کہاں ہیں۔ (جو آپ یہ کام کر رہے ہیں) آپ نے فرمایا۔ اے علی بن حمزہ، اپنے ہاتھ سے اپنا کام تو انھوں نے بھی کیا جو مجھ سے اور میرے باپ سے بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ وہ کون۔ آپ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام اور میرے تمام آبائے طاہرین علیہم السلام۔ سب نے اپنے ہاتھ سے (اپنے) کام کئے ہیں۔ اور یہ کام (جو میں کر رہا ہوں) انبیاء و مومنین و صالحین کا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۴)

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، طلب رزق کے لئے غربت و مسافرت (بھی) اختیار کرنے کو اللہ پسند کرتا ہے۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم اپنی جگہ سے حرکت کرو تو (تمہارا) رزق تمہارے لئے اپنی جگہ سے حرکت کرے گا ((من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۱)

(۶) حضرت ابوالحسن امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ، اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو بہت زیادہ سوتا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے اس بندے سے جو بالکل فارغ ہو (یعنی کوئی کام نہ کرتا ہو) (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم صفحہ ۹۹)

(۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، حلال کی کمائی سے اپنے اہل و عیال کے لئے کوشش کرنے والا، ایسا ہی ہے جیسے راہ خدا میں جہاد کرنے والا۔ (من لا یحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۹)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، ملعون ہے، ملعون ہے وہ شخص (کاہلی و لاپرواہی کی وجہ سے) جس کے اہل و عیال ضائع و برباد ہو رہے ہوں۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۹)

(۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، جو شخص دنیا کو آخرت کے لئے ترک کردے یا آخرت کو دنیا کے لئے ترک کردے وہ ہم میں سے نہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۱)

(۱۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بشیر نبال سے فرمایا کہ، جب تم کو کوئی روزی کا ذریعہ ملے تو اس کو لازمی پکڑو۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ

۹۵)

(۱۱) جمیل بن دراج نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک رزق کا دروازہ بند کرتا ہے تو اس کے لئے دوسرا دروازہ اس سے بہتر کھول دیتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۷)

(۱۲) راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ، لوگ کہتے ہیں کہ معلم (معلم قرآن) کی کمائی حرام کی کمائی ہے (یعنی قرآن پڑھانے کی اجرت لینا حرام ہے)۔ آپ نے فرمایا اللہ کے دشمنوں نے جھوٹ کہا۔ وہ لوگ (دشمنان اسلام) چاہتے ہیں کہ ان (مومنین) کے بچے قرآن کی تعلیم نہ حاصل کریں۔ (حالانکہ) اگر کوئی شخص معلم کو اپنے بچے کی دیت (خوں بہا کے برابر اجرت بھی) دیتا ہے تو وہ (بھی) معلم کے لئے مباح ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۵)

(۱۳) عمار ساباطی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ، ایک شخص تجارت کر رہا ہے لیکن اگر وہ اس تجارت کے بدلے کسی کی نوکری کرلے تو جس قدر اسے تجارت سے ملتا ہے (امید ہے) اس سے زیادہ اسے نوکری سے ملے گا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں وہ (اپنی تجارت چھوڑ کر) نوکری نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ سے طلب رزق کرتا رہے اور تجارت (ہی) کرے۔ اس لئے کہ اگر وہ (تجارت چھوڑ کر) نوکری کرے گا تو چونکہ وہ دوسرے (اپنے ہی جیسے انسان) پر بھروسہ کرے گا۔ اس لئے اپنے رزق کو محدود کرلے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۱۰۲)

(۱۴) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ تجارت کرو۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اس میں برکت عطا فرمائے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رزق کے دس حصے ہیں۔ نو حصے تجارت میں ہیں اور ایک حصہ دنیا کے (دوسرے) کاروبار میں ہے۔ (من لایحضرہ

(۱۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ تجارت نہ چھوڑو ورنہ بے وقعت اور ہلکے (بے توقیر) بن جاؤ گے۔ تجارت کرو۔ اللہ تعالی تم کو برکت عطا فرمائے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۱۴)

(۱۶) ہارون بن حمزہ نے علی بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ عمر بن مسلم نے کیا کیا۔ میں نے عرض کیا وہ تجارت چھوڑ کر عبادت میں لگا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس پر وائے ہو۔ کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ طلب معاش چھوڑنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ومن یتق اللہ یجعل اللہ مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب۔ (اور جو خدا سے ڈرے گا تو خدا اسکی نجات کی صورت نکال دے گا، اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیگا جہاں سے اسکو (رزق کے ملنے کا) گمان بھی نہ ہوگا۔ (سورہ الطلاق، آیت ۲۔۳)

تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کچھ لوگ دروازے بند کر کے عبادت میں مشغول ہوگئے اور بولے کہ، بس ہمارے لیئے یہ (اللہ کا وعدہ) کافی ہوگیا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان لوگوں کو آدمی بھیج کر بلوایا اور پوچھا کہ ایسا تم لوگوں نے کیوں کیا۔ ان لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلعم) اللہ تعالی (اس آیت کے ذریعہ) ہم لوگوں کے رزق کا ذمہ دار بن گیا ہے۔ اس لیئے ہم لوگ (فکر معاش کو ترک کر کے) عبادت میں مشغول ہوگئے۔ آپ نے فرمایا جو ایسا کرے گا اس کی دعا قبول نہ ہوگی۔ ہم لوگوں پر روزی کا تلاش کرنا واجب ہے۔ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اپنے رب کی طرف منہ کر لے اور روزی کی تلاش چھوڑ کر یہ کہے کہ، پروردگار مجھے روزی دے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۱۳)

(۱۷) جمیل بن دراج نے ایک شخص سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ اللہ آپ کا بھلا کرے۔ یہ

بتائیں کہ ہم لوگ اطراف کے دیہات والوں سے میل جول رکھتے ہیں اور انھیں قرض دیا کرتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے غلے ہم لوگوں کے پاس (بازار میں فروخت کرنے کیلیئے) بھیج دیا کرتے ہیں۔ اور ہم لوگ اجرت (کمیشن) پر اس کو فروخت کر دیتے ہیں اور اس میں ہم لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ (کسی نے کہا اس نے آپ کو سب کچھ بتا دیا سوائے اس بات کے کہ اگر وہ لوگ ہم لوگوں کے پاس اپنے غلے نہ بھیجیں تو ہم لوگ (انکو) قرض نہ دیں۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۶۷) (۱۸) راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا۔ اللہ آپ کا بھلا کرے۔ میں اسلحہ لے کر اہل شام کے پاس جاتا تھا، ان کے ہاتھ فروخت کرتا تھا۔ مگر جب اللہ تعالی نے مجھے اس مذہب (حق) کی معرفت (اور آپ اہلبیت کی محبت) عطا کی تو اس اسلحہ کی تجارت سے (میرا) دل تنگ ہوا اور (میں نے اپنے) جی میں کہا کہ اب میں ان (اہلبیت کے) دشمنوں کے پاس اسلحہ لے جا کر فروخت نہیں کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں تم (تجارت چھوڑو نہیں) ان کے پاس اسلحہ لیجا کر فروخت کیا کرو۔ اس لیئے کہ ان ہی لوگوں کے ذریعہ اللہ ہمارے اور تم لوگوں کے دشمنوں یعنی اہل روم کو مار بھگائے گا۔ (پھر) آپ نے فرمایا، مگر جب ہمارے اور ان (اہل شام) کے درمیان جنگ چھڑ جائے اور کوئی شخص اسلحہ لے جا کر ہمارے دشمنوں کو پہنچائے اور ہمارے خلاف ان کی مدد کرے تو وہ مشرک ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۰۳)۔ (۱۹) جمیل نے زرارہ سے، انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ، اس کا بیان ہے، میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے کسی دوسرے آدمی سے کچھ مال خریدا اور پھر اسی کے پاس وہ مال چھوڑ کر چلا گیا اور کہہ گیا۔ میں ابھی قیمت لاتا ہوں۔ (مگر قیمت لیکر واپس نہیں آیا)۔ آپ نے فرمایا۔ اگر وہ تین دن کے اندر قیمت لاتا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ بیع کا معاملہ ختم۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تم بہت اچھے بندے ہوتے اگر بغیر اپنے ہاتھ سے کچھ کیئے دھرے بیت المال سے نہ کھاتے۔ یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے لوہے کی طرف وحی فرمائی کہ تو میرے بندے داؤد کے لئیے نرم ہو جا۔ وہ نرم ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جب ان کیلئے لوہے کو نرم کر دیا تو آپ ایک دن میں ایک زرہ بنالیا کرتے اور اس کو ایک ہزار درہم پر فروخت کر دیتے۔ اس طرح آپ نے تین سو ساٹھ زرہیں بنائیں اور تین سو ساٹھ ہزار درہم پر فروخت کر دیں اور بیت المال سے مستغنی ہو گئے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۹۵)

(۲) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، اس کیلئے (بھی) آمادہ رہو جس کی تم امید نہیں رکھتے وہ تمہیں ملے اور جس کی تم امید رکھتے ہو وہ تمہیں نہ ملے۔ اس لئیے کہ حضرت موسیٰ ابن عمران علیہ السلام اپنے اہل کے لئیے آگ لینے گئیے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا اور نبی بن کر واپس ہوئے۔ اور بلقیس ملکہ سبا نکلی تھی کسی اور ضرورت سے لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام لائی۔ اور فرعون کے جادوگر فرعون کیلئے عزت طلب کرنے نکلے اور مومن بن کر واپس ہوئے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۹۷)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ (بعض) لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، صدقہ کسی دولت مند اور زبردست طاقت والے کیلئے حلال نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ آنحضرتؐ نے صرف یہ کہا ہے کہ کسی دولت مند کیلئے حلال نہیں۔ یہ ہرگز نہیں کہا کہ کسی زبردست طاقت والے کے لیے حلال نہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۱۰۴)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اناج کی ذخیرہ اندوزی وہی تاجر کرے گا جو خطاکار ہوگا۔ مزید یہ بھی فرمایا کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ (اناج) لے جا کر فروخت کرنے والا روزی پاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنیوالا ملعون ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۱۵۸)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مردار کی قیمت۔ کتے کی قیمت، شراب کی قیمت، زانیہ کا مہر، فیصلہ کرنے پر رشوت اور کاہن کی اجرت، یہ سب حرام کی کمائی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۲۶۳)

○ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ گانا گانے والے اور گانا، گانے والی کی اجرت بھی حرام کی کمائی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۱۰۱)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، آدمی کی سعادتمندی اور خوش قسمتی یہ ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کا خود نگران ہو اور ان کی ضروریات کو پورا کرے۔ اور فرمایا، آدمی کیلئے یہی گناہ (جہنم میں لیجانے کیلئے) کافی ہے کہ (اس کی لاپرواہی کی وجہ سے) اس کے اہل و عیال ضایع و برباد ہو رہے ہوں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۹۹)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یتیم کا مال کھانے والوں کو اس کا وبال دنیا میں بھی ملیگا اور آخرت میں بھی ملیگا۔ دنیا کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلْيَخْشَ الذین لو ترکوا من خلفھم ذریۃ ضعفاً فخافوا علیھم فلیتقوا اللّٰہ۔ (اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد ننھے اور ناتوان بچوں کو چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا۔ لہذا ان (یتیموں) پر سختی کرنے سے، اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور آخرت کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الذین یاکلون اموال الیتمٰی ظلماً انما یاکلون فی بطونھم ناراً ۔۔۔الخ (سورۃ النساء آیت ۱۰)۔ (جو لوگ یتیموں کا مال ناحق چٹ کر جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بس انگارے بھرتے ہیں۔ اور وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۱۰۱)

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، سود کھانے اور جھوٹی گواہی دینے اور سود کا حساب کتاب سمجھنے کو منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ، اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے سود کھانے والے اور اس کی وکالت کرنے والے اور اس کے گواہوں پر۔ اور رسول اللہ صلی اللہ صلعم نے کسی مزدور سے اس وقت تک کام لینے سے منع فرمایا جبتک اس کی اجرت نہ معلوم کر لی جائے

(من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۵)

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مزدور کی مزدوری میں ظلم کرے گا اور ناانصافی سے کام لے گا، اللہ تعالیٰ اس کا عمل (نیک) حبط (ضائع) کر دیگا اور جنت کی خوشبو اس پر حرام ہو گی۔ الی آخر۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۶)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا، لوگوں کا خیال ہے کہ کسی ضرورت مند سے نفع لینا حرام ہے اور اس کا شمار سود میں ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ کیا تم نے دیکھا ہے کہ کوئی امیر ہو یا فقیر، اس نے بغیر ضرورت کے کبھی کوئی چیز خریدی ہے۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ نے فروخت کرنے کو حلال قرار دیا ہے اور سود لینے کو حرام۔ لہذا تم نفع لو اور سود نہ لو۔ میں (راوی) نے عرض کیا۔ سود کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا ایک درہم کے عوض دو درہم یا اسی کے مثل لینا۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۱۴۴)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مومن کھاتا ہے اپنے اہل و عیال کی خواہش کے مطابق اور منافق کھلاتا ہے اپنے اہل کو اپنی خواہش کے مطابق۔ نیز آپ نے فرمایا۔ آدمی کی سعادت (دنیا و آخرت کی کامیابی) اسی میں ہے کہ وہ اپنے عیال کے رزق کی رسائی کا پوری طرح ذمہ دار ہو۔

(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۳۷)

○ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے پاس ایک (کمسن اور بے یار و مددگار یتیم آیا۔ آپ نے فرمایا، اسے لیجاؤ اس کے پاس جو قبیلے (خاندان) میں اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، تاکہ وہ اس کے نفقہ (پرورش) کا (بھی) اسی طرح ذمہ دار ہو جیسا کہ اس کی میراث لینے میں ہو گا۔ (ہوتا)

(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۳۸)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، خوشخبری ہو اس کیلئے جو اسلام لایا اور اس کی روزی بقدر ضرورت رہی۔ اور آپؑ نے یہ بھی فرمایا، یا اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کو رزق دے پاک دامنی کا اور بقدر ضرورت۔ (اصول کافی جلد ۲ اا ۱۴۰)

○ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآل وسلم کا گذر ایک اونٹوں کے چرواہے کی طرف سے ہوا۔ آپ نے اس کی طرف آدمی بھیجا کہ پینے کے لئے کچھ لائے۔ اس نے عذر کیا کہ جو دودھ اونٹنی کے تھنوں میں ہے۔ وہ اونٹوں کے چرواہوں کا صبح کا کھانا ہے۔ اور جو دودھ ہمارے برتنوں میں ہے وہ شام کی غذا ہے۔ (اس عذر کے ساتھ جب اسؑ نے آپ کو پینے کیلئے دودھ دینے سے انکار کیا تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیلئے دعا کی۔ خداوندا اسے کثرت سے مال اور اولاد دے۔ (کچھ آگے بڑھنے کے بعد) پھر آپ کا گذر بکریوں کے چرواہے کی طرف ہوا۔ آپ نے اس سے اپنے اور اپنے اصحاب کیلئے دودھ مانگا۔ اُس نے (خوشی کے ساتھ) جتنا دودھ بکری کے تھنوں میں تھا سب دوہ لیا اور جتنا برتنوں میں تھا وہ (بھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظروف میں آنڈیل دیا اور ایک بکری بھی حضرت کے پاس بھیجی اور کہا۔ ہمارے پاس یہ ہے، اگر اور زیادہ کی ضرورت ہو تو اور لایا جائے۔ آپ نے اُس کیلئے دعا کی۔ خداوندا اس کو بقدر کفایت (بقدر ضرورت) رزق دے۔ (یہ دعا سن کر) ایک صحابی نے کہا۔ آپ نے اس شخص کیلئے جس نے آپ کی ضرورت پوری نہ کی وہ دعا کی جسے ہمارے عام لوگ پسند کرتے ہیں۔ اور جسنے آپ کی حاجت پوری کی اس کیلئے وہ دعا کی جسے ہم لوگ پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا، جو کم ہو اور کافی ہو جائے وہ بہتر ہے اس زیادہ سے جو یاد خدا سے غافل کر دے۔ خداوندا رزق دے محمدؐ وآل محمد کو بقدر ضرورت (اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۱)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ، خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے۔ میرا بندہ غمزدہ ہوتا ہے اگر میں اسکے رزق میں کمی کر دوں۔ حالانکہ وہ (رزق کا کم ہونا) اسکو مجھ سے قریب کرنے والا ہوتا ہے۔ اور وہ خوش ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں توسیع کر دوں۔ حالانکہ وہ (رزق و روزگار کا زیادہ ہونا) اس کو مجھ سے دور کرتا ہے۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۹۱)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، دلال (کمیشن ایجنٹ) کی اجرت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ وہ آئے دن لوگوں سے چیزیں خریدتا رہتا ہے اور وہ مزدور کے مانند ہے۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۱۳۰)

○ عیسیٰ بن شفقی (جو ایک ساحر و جادو گر تھا) ۔ سے روایت ہے کہ لوگ اس کے پاس آتے اور وہ ان لوگوں سے اپنی اجرت لیا کرتا تھا ۔ اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حج پر گیا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کرنے بھی گیا اور آنجناب سے عرض کیا ۔ میں آپ پر قربان ۔ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جادو گری میرا فن ہے اور میں اس پر لوگوں سے اجرت لیا کرتا تھا ۔ اب میں نے حج کر لیا ہے ۔ اور اللہ کا احسان ہے کہ آپ کی ملاقات سے شرفیاب بھی ہوا ۔ اور اب میں نے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لی ہے ۔ تو کیا اب اس سے نکلنے کی کوئی راہ ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ تم جادو کھولو ۔ جادو باندھو نہیں (ان لوگوں کی تکلیف دور کرو جو جادو سے متاثر ہیں) ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۱۰۵)

نکاح کے بیان میں ۔

(نکاح کرنے کی تاکید ہے لیکن بعض عورتیں بعض مردوں کیلئے محرم ہیں ۔ محرم کے معنی یہ ہیں کہ ان سے عقد کرنا ہر حالت میں حرام ہے ۔ ماں، بہن اور ساس سے عقد کرنا حرام ہے اور بیوی کی ماں، نانی اور دادی شوہر کے لئے محرم کا مرتبہ رکھتی ہیں ۔ اسی طرح جس عورت سے عقد کر کے مجامعت کر لی ہو اس کی لڑکی، نواسی، پوتی، وغیرہ شوہر پر حرام ہوجاتی ہیں ۔ اور خالہ اور پھوپی یا ماں باپ، نانا نانی دادا دادی کی خالہ، اور پھوپھی سے بھی عقد کرنا حرام ہے ۔ عورت کیلئے شوہر کے باپ دادا اور بیٹے پوتے سے عقد کرنا بھی حرام ہے ۔ بیوی کی موجودگی میں اس کی بہن سے عقد کرنا بھی حرام ہے ۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی تفصیلات ہیں جو الگ الگ احادیث میں ملتی ہیں ۔)

○ زرارہ کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ (سب سے پہلے) حضرت آدم و حوا سے حضرت شیث پیدا ہوئے ۔ پھر حضرت شیث کے بعد یافث پیدا ہوئے ۔ اور جب یہ دونوں بڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی نسل

بڑھے، جیسا کہ تم لوگ دیکھتے ہو ۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم قدرت سے یہ لکھ دیا ہے کہ بہنیں بھائیوں پر حرام ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک حوریہ کو نازل کیا اور حضرت آدم کو حکم دیا کہ اس کا نکاح حضرت شیث سے کر دو ۔ پھر دوسرے دن ایک اور حوریہ نازل کی اور حضرت آدم کو حکم دیا کہ اس کا نکاح یافث سے کر دو ۔ چنانچہ آپ نے اس کا نکاح یافث سے کر دیا ۔ اب شیث کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اور یافث کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی اور جب یہ دونوں بڑے ہو کر سن بلوغ کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ یافث کی لڑکی کا نکاح شیث کے لڑکے سے کر دو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا ۔ ان ہی دونوں کی نسل سے برگزیدہ انبیاء اور مرسلین علیہم السلام پیدا ہوئے ۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ، بہنوں کا نکاح بھائیوں سے ہوا (اور اس طرح ابتدا میں نسل آدم بڑھی) اس (قول مردود) سے خدا کی پناہ ۔ (من لایحضرہ فقیہ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۲۳)

(۲) حسین بن زید کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، عورتیں مردوں کے لئے تین طرح سے حلال ہوتی ہیں ۔ ایک وہ جو نکاح میں آئے گی تو میراث پائے گی ۔ (یعنی نکاح دائمی) دوسرے وہ عورت جو نکاح میں آئے گی مگر میراث نہیں پائے گی ۔ (یعنی متعہ) تیسرے وہ عورت جو ملکیت (کنیزی) میں آئے گی (من لا یحضرہ فقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۲۴)

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فقر و تنگدستی کے خوف سے تزویج ترک کر دے (اور کنوارہ رہے) تو گویا اس کو اللہ تعالیٰ سے بدگمانی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اگر تم لوگ فقیر ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تم لوگوں کو غنی کر دے گا ۔ (سورہ نور آیت نمبر ۳۲) (من لایحضرہ فقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۲۶)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ زنا میں چھ باتیں ہیں ۔ ان

میں سے تین دنیا میں اور تین آخرت میں ۔ پس جو دنیا میں ہوں گی، وہ یہ کہ (۱) چہرے کی رونق جاتی رہے گی ۔ اور روزی منقطع ہوجائے گی ۔ اور آدمی جلد فنا ہوجائے گا (یعنی مدت حیات کم ہوجائے گی)اور جو آخرت میں تین باتیں ہوں گی وہ یہ کہ بدترین حساب ہوگا ۔ اور اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا ۔ اور ہمیشہ کے لئے جہنم میں جانا ہوگا ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد چہارم ۔ صفحہ ۲۹۷)

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے کہ، جس نے شادی کرلی اس نے (اپنے) نصف دین کی حفاظت کرلی ۔ اب جو باقی نصف دین ہے اس کے متعلق اللہ سے ڈرتا رہے ۔ و نیز رسول اللہ صلعم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ، دو رکعت نماز شادی شدہ مرد پڑھتا ہے وہ افضل ہے، غیر شادی شدہ مرد کے رات بھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے اور دن بھر روزے رکھنے سے ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۲۴)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا، اکثر اہل جہنم غیر شادی شدہ ہونگے (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۲۵)

(۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، تمام مومنین ایک دوسرے کے کفو ہمسر ہیں ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۳۱)

(۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، جو شخص کسی عورت سے عقد کرے اور اس کی نیت مہر ادا کرنے کی نہ ہو تو وہ اللہ کے نزدیک زانی ہے ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۳۵)

(۹) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا، ایھا الناس، تم لوگ گھورے (کوڑے کرکٹ کے ڈھیر) پر اگی ہوئی سبزیوں سے بچنا ۔ تو عرض کیا گیا ۔ یا رسول اللہ، گھورے کی سبزی سے کیا مراد ہے ۔ فرمایا، وہ حسین عورتیں جو گندے ماحول میں پیدا ہوئیں اور پلی بڑھی ہیں ۔

(من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۳۰)

(۱۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح، اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے جمال (حسن) کی وجہ سے کرے گا تو کبھی روزی (میں برکت) نہیں پائے گا ۔ اور اگر وہ اس سے اس کے دین کی وجہ سے نکاح کرے گا تو اللہ تعالیٰ مال و جمال دونوں کی روزی دے گا ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۳۱)

(۱۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جو شخص قمر در عقرب میں تزویج و نکاح کرے گا وہ کبھی بھلائی نہیں دیکھے گا ۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مہینے کے آخری دنوں میں (جب چاند نہیں نکلتا) تزویج و نکاح مکروہ ہے ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم صفحہ ۲۳۲)

(۱۲) داؤد بن سرحان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کے متعلق جس کا ارادہ تھا کہ وہ اپنی بہن کا کسی سے نکاح کرے ۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ، اپنی بہن سے اجازت لو ۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہ اقرار ہے اور اگر وہ انکار کرے تو پھر اس کا نکاح نہ کرے ۔ اگر وہ کہے کہ فلاں شخص سے میرا نکاح کردو تو وہ اس سے اس کا نکاح کردے جس سے وہ راضی ہے ۔ اور وہ یتیم بچی جس کی کسی نے پرورش کی ہے وہ اس کا نکاح اس سے کرے جس سے وہ راضی ہو ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۳۳)

(۱۳) یونس بن یعقوب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سب سے زیادہ خیر (نیک) عورتوں میں ہے ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۲۵)

(۱۴) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ پانچ مواقع کے سوا کسی اور موقع پر ولیمہ نہیں ہے ۔ عرس و خرس و عذار و وکار و رکاز، عرس یعنی شادی،

خرس یعنی بچے کی پیدائش، عذار یعنی ختنہ، وکار یعنی انسان جب گھر بنائے یا خریدے، رکاز یعنی انسان جب حج کر کے مکہ معظمہ سے واپس آئے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۳۶)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرد مسلم کو اسلام کے بعد، اس سے بہتر اور کوئی فائدہ نہیں ہوا کہ اس کو ایک زن مسلمہ (زوجہ) ملی کہ جس کو دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے۔ اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اس کی غیبت و غیر حاضری میں اپنے ناموس اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۲۹)

جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک دن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا، کیا میں تمھیں بتاؤں کہ تمہاری عورتوں میں سب سے اچھی عورت کون ہے۔ ہم لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں، یا رسول اللہ ضرور بتائیے۔ فرمایا، تمہاری عورتوں میں سب سے اچھی عورت وہ ہے جو زیادہ بچے پیدا کرنے والی اور زیادہ محبت کرنے والی پاک دامن باعفت، اپنے گھر والوں میں باعزت۔ (اخلاق ایسے ہوں کہ سب لوگ اس کی عزت کریں) ۔ اور اپنے شوہر کی اطاعت گذار، اور اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرنے والی اور غیروں سے خود کو بچانے والی۔ اپنے شوہر کی بات ماننے والی اور تنہائی اور خلوت میں اس بات پر آمادہ ہو جانے والی جو وہ چاہتا ہے اور اس سے اس طرح اظہار شوق نہ کرے جس طرح مرد اظہار شوق کرتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ بری عورتیں کون ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ، آپ ضرور بتائیں فرمایا تمہاری بری عورتیں وہ ہیں جو اپنے گھر والوں میں (اپنے برے اخلاق کی وجہ سے) ذلیل سمجھی جاتی ہیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ قوت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ (ان میں بعض) بانجھ (بھی) ہوتی ہیں۔ کینہ پرور ہوتی ہیں۔ برائیوں اور قبیح باتوں سے نہیں بچتیں۔

اور شوہر کی غیر موجودگی میں ادھر ادھر گھومتی پھرتی ہیں۔ اور شوہر جب (گھر) آتا ہے تو خود کو اس سے باز رکھتی ہیں۔ اس کے کہنے پر نہیں چلتیں۔ اس کی بات نہیں مانتیں۔ اور تخلیہ میں (شوہر سے) ملتی ہیں تو شوہر ان سے اس طرح تمتع کرتا ہے جس طرح سخت اور قابو میں نہ آنے والی سواری پر سواری کی جاتی ہے۔ وہ شوہر کا کوئی عذر قبول نہیں کرتیں۔ اور اس کی کوئی (خطا) معاف کرنے کو تیار نہیں ہوتیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۳۰)

(۱۷) اصبغ ابن نباتہ نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، زمانے کے آخری دور یعنی قرب قیامت کے وقت، جو زمانے کا بدترین دور ہوگا۔ ایسی عورتیں نمودار ہوں گی جن کے چہرے کھلے ہوں گے۔ وہ بے پردہ ہوں گی۔ دینی احکام سے آزاد ہو کر گھومتی پھریں گی۔ فتنوں میں دخیل و شریک ہوں گی۔ خواہشات کی طرف مائل ہوں گی۔ حرام باتوں کو اپنے لیئے حلال بنائیں گی۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں چلی جائیں گی (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم۔ صفحہ ۲۳۰)

بیوی کا حق شوہر پر

(۱۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کہ، جب تم اپنی بیوی کو نکاح کر کے گھر لاؤ تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھو اور اسے قبلہ رو بٹھاؤ اور یہ کہو۔ اللھم بامانتیک اخذ تھا۔۔۔الخ (پروردگار، یہ تیری امانت ہے اور میں نے تیرے سامنے (تجھے حاضر و ناظر جان کر) تیرے کلمات کی وجہ سے اس کے بدن کو اپنے اوپر حلال کیا ہے۔ پس اگر تو اس سے مجھے کوئی اولاد دے تو اس کو مبارک اور متناسب الاعضاء بنا۔ اور اس (کی خلقت) میں شیطان کو شریک و حصہ دار نہ بنا۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۳۷)

(۱۹) اسحق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کی کہ عورت کا حق شوہر پر کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ اس کا پیٹ بھرے، تن ڈھانکے اور

اگر وہ کوئی جہالت کرے تو اس کو معاف کردے ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۵۹)

(۲۰) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا تم یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے زوجہ کو تمہارے لئے باعث سکون اور انس قرار دیا ہے اور پھر یہ بھی جان لو کہ یہ (تمہاری بیوی) اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے ۔ اس کی قدر کرو اور اس پر نرمی کرو اور اگر تمہارا کوئی حق اس پر واجب الاداہو تواس کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اس پر رحم کرو اس لئے کہ وہ تمہاری قیدی ہے ۔ اسے کھانا کھلاو ، کپڑے پہناو ۔ اور اگر اس سے ناسمجھی و جہالت ہوجائے تو اسے معاف کردو ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد دوم ۔ صفحہ ۳۸۵)

(۲۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھا ہو ۔ اور میں تم لوگوں میں اپنی عورتوں کے لئے سب سے اچھا ہوں ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۶۱)

(۲۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے اور اپنی زوجہ کے درمیان اچھے تعلقات رکھتا ہے ۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس (زوجہ) کی پیشانی اس کے ہاتھ میں دیدی ہے اور اسے نگران بنایا ہے ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۶۱)

(۲۳) صفوان بن یحیٰی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس کے پاس جوان عورت (بیوی) ہے ۔ اور وہ اسے ایک سال اور چند ماہ سے چھوڑے ہوئے ہے ۔ اس سے مقاربت (قربت) نہیں کرتا اور سوائے اس عورت (بیوی) کو ضرر پہنچانے اور لوگوں کو مصیبت میں ڈالنے کے ، اس عمل سے اس کا کوئی اور ارادہ نہیں ، تو کیا ایسا شخص گناہ گار ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ اگر چار ماہ سے چھوڑے ہوئے ہے تو اس کے بعد وہ گناہ گار ہوگا ۔ مگر یہ کہ وہ عورت سے اجازت

لے لے ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۳۹)

(۲۴) سماعہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ، دو ضعیفوں اور کمزوروں کے متعلق اللہ سے ڈرو ۔ اس سے آپ نے یتیموں اور عورتوں کو مراد لیا ہے ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۳۱)

(۲۵) امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت محمد حنیفہ کو وصیت کرتے ہوئے جہاں بہت سی باتوں کی وصیت فرمائی وہیں ایک وصیت یہ بھی فرمائی ۔

فرمایا ، اے فرزند اگر تم کو قوی بننا ہے تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے قوی بنو اور اگر تمہیں کمزور بننا ہے تو اللہ کی معصیت کے لئے کمزور بنو اور اگر تم سے ہوسکے تو اپنی زوجہ سے اس کی حیثیت (قوت) سے زیادہ کام نہ لو ۔ اس لئے کہ اس سے اس کا حسن و جمال برقرار رہتا ہے ۔ اس کا دل مطمئن رہتا ہے اور اس کا حال چھپا رہتا ہے ۔ اس لئے کہ عورت ایک پھول ہے ۔ وہ سختی کے لئے نہیں ہے ۔ ہر حال میں اس کی دلجوئی اور مدارات کرو ۔ اور اس کے ساتھ بودوباش (رہن سہن و برتاؤ) کو اچھا رکھو تمہاری زندگی اچھی بسر ہوگی ۔ قضائے الہیٰ کو خوشی سے برداشت کرو ۔ اور اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی حاصل کرو تو جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی حرص و لالچ چھوڑدو ۔ تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں ۔ (حضرت محمد حنفیہ کے لئے یہ امیر المومنین کی آخری وصیت تھی) ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۸۵)

(۲۶) جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ ، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے مردوں میں بدترین مرد کون ہے ۔ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ضرور بتایئے ۔ آپ نے فرمایا ، تم میں بدترین مرد وہ ہے جو لوگوں پر بہتان باندھے ، گناہوں پر جری ہو ۔ بدگو ، اکیلا

کھانے والا ہو، اپنی بخشش و مہربانی سے لوگوں کو محروم رکھے ۔ اپنے غلام، (نوکر) پر ظلم کرے اور اپنے عیال (بیوی بچوں) کا بار غیر پر ڈالے (اصول کافی ۔ جلد دوم ۔ صفحہ ۳۱۱)

شوہر کا حق بیوی پر۔

(۱) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ۔ یا رسول اللہ مرد کا عورت پر کیا حق ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ، بیوی، شوہر کی اطاعت کرے، اس کی نافرمانی نہ کرے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں سے کوئی صدقہ نہ نکالے ۔ اور اس کی بغیر اجازت مستحب روزے نہ رکھے ۔ اور اگر عورت پالان شتر پر بھی ہو اور مرد اپنی خواہش کو پورا کرنا چاہے تو انکار نہ کرے ۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے گی تو آسمان کے فرشتے، زمین کے فرشتے، غضب کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے، جب تک کہ وہ اپنے گھر پلٹ کر نہ آجائے ۔ اس عورت نے عرض کیا، یا رسول اللہ، مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ اس کے والدین کا ۔ اس نے عرض کیا ۔ اور عورت پر لوگوں میں سب سے زیادہ حق کس کا ہے آپ نے فرمایا، اس کے شوہر کا ۔ اس نے عرض کیا ۔ پھر تو جو حق اس کا مجھ پر ہے اس کے مثل (برابر) میرا اس پر کوئی حق نہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ نہیں ۔ (مرد کے حقوق کی برتری کے بارے میں یہ سب سن کر) اس نے عرض کیا ۔ (اچھا تو اب میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتی ہوں، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ، اب میں تا ابد اپنی گردن پر کسی مرد کو مسلط نہیں کرونگی ۔ (یعنی کبھی کسی مرد سے شادی نہیں کرونگی
(من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۵۷)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اگر میں نے کسی آدمی

کو کسی آدمی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیا ہوتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے ۔ (من لایحضرہ الفقیۃ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۵۸)

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جو کوئی عورت اس حالت میں شب بسر کرے کہ اس کا شوہر، اس سے حق بات پر ناراض ہو تو جب تک وہ شوہر کو راضی نہ کرے اس کی نماز قبول نہ ہوگی ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۵۹)

(۴) اسماعیل بن مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا کہ میرا شوہر مجھ پر سختی کرتا تھا تو میں نے اس کو اپنے اوپر مہربان کرنے کے لیئے ایک سحر وجادو کیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر اس سے فرمایا ۔ افسوس تو نے سارے سمندروں اور ساری مٹی کو گدلا کر دیا ۔ تجھ پر ملائکہ اخیار اور آسمان و زمین کے ملائکہ نے لعنت بھیجی ۔ یہ سن کر اس عورت نے (اپنے گناہ کو بخشوانے کے لیئے) دن کو روزہ رکھا ۔ اور رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرتی رہی ۔ اپنے سر کے بال منڈوا ڈالے اور کمبل پوش ہو گئی ۔ یہ خبر رسول اللہ صلعم کو پہنچی تو فرمایا اس سے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی ۔ (یعنی جب تک کہ اپنے شوہر سے اپنا گناہ معاف نہ کروالے) ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۶۲)

(۵) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ، جو عورت اپنی زبان سے اپنے شوہر کو اذیت پہنچائے گی تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی توبہ قبول کرے گا نہ کوئی کفارہ اور فدیہ اور نہ کوئی نیکی ۔ جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی اور خوش نہ کرے ۔ خواہ سارے دن روزہ رکھتی رہے اور ساری رات کھڑی ہو کر عبادت کرتی رہے ۔ اور غلام و کنیز آزاد کرے اور راہ خدا میں، جہاد کے لئے گھوڑے پر سوار ہی کیوں نہ ہو ۔ (اگر شوہر کو راضی و خوش نہ کرے تو یہ سب بے فائدہ ہے) وہ جہنم میں سب سے پہلے بھیج دی جائے گی ۔ اور اسی طرح مرد (کے لئے بھی ہے) اگر وہ اپنی عورت پر ظلم کرتا ہے ۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۹)

عورتوں کے بارے میں

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، تم لوگ شادی (نکاح) کرو۔اس لئیے کہ یہ تم لوگوں کیلئے سب سے زیادہ رزق کا سبب بنے گا۔(من لایحضرہٗ الفقیہہ جلد سوم

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، عورتوں کی چار قسمیں ہیں۔اس میں سے کچھ جامع، مجمع ہیں، کچھ ربیع، مربع ہیں کچھ کرب، مقمع ہیں اور کچھ غل، قمل ہیں۔

جامع، مجمع یعنی کثیر اور زرخیز و شاداب۔ربیع، مربع یعنی وہ عورت کہ (کثیر الاولاد ہو) جس کے ایک بچہ گود میں ہو اور دوسرا پیٹ میں۔اور کرب، مقمع، وہ عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ بد خلقی (بد اخلاقی و بد تمیزی) کرنے والی ہو۔اور غل، قمل، یعنی وعورت جو اپنے شوہر کے لئیے ایسی پوستین (کھال) کا لباس ہے جس میں جوئیں پڑی ہوئی ہوں اور وہ اس کو اتار نہ سکتا ہو((اور یہ عرب کی ایک مثل ہے)۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفہ ۲۲۶)

○ ایک مرتبہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری زوجہ کا حال یہ ہے کہ جب میں اس کے پاس جاتا ہوں تو بڑھ کر مجھے خوش آمدید کہتی ہے۔اور اس کے پاس سے نکلتا ہوں تو وہ رخصت کرنے کیلئے کچھ دور ساتھ ساتھ آتی ہے۔جب مجھے فکر مند دیکھتی ہے تو مجھ سے پوچھتی ہے تمہیں کس بات کی فکر ہے۔اگر رزق کی فکر ہے تو اس کا کفیل تمھارے سوا کوئی اور ذات ہے۔اور اگر تم کو آخرت کے امور کی فکر ہے تو اللہ تعالیٰ تمھاری اس فکر کو زیادہ کردے۔تو (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے کچھ کارندے ہوتے ہیں اور یہ تمھاری زوجہ بھی ان کارندوں میں سے ایک ہے اور اس کو ایک شہید کے ثواب کا نصف ملیگا۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۲۹)

○ حسن بن محبوب نے سلیمان حمار سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، تم لوگوں میں جو مرد مسلمان ہے اس کیلئے کسی زن ناصبیہ (دشمن اہلبیت) کو اپنی زوجیت میں لینا جائز نہیں اور نہ ہی کسی لڑکی کو کسی مرد ناصبی کی زوجیت میں دینا اور نہ اس کے پاس اپنی لڑکی کو چھوڑنا۔(اس حدیث کو لکھنے کے بعد،

حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ) یہ اس لئیے کہ جو شخص بھی آل محمدؐ سے جنگ قائم کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔اسی لئیے ناصبی (مرد یا عورت) سے نکاح حرام ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۴۰)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تین باتیں جسم کو منہدم بلکہ بسا اوقات قتل کردیتی ہیں۔بھرے پیٹ حمام میں جانا۔متلی کے اوپر غشی اور بوڑھی عورت سے نکاح۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۳۳۸)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ، عورت اپنے شوہر کے سوا کسی دوسرے (کو دکھانے) کیلئے بناؤ سنگھار کرے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اللہ کو حق ہے کہ اسے آگ میں جلائے۔اور اس سے بھی منع فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کے سوا کسی نامحرم سے پانچ الفاظ سے زیادہ بات کرے۔وہ بھی اس وقت جب گفتگو لازم ہو جائے۔اور اس سے بھی منع فرمایا کہ عورت، عورت کے ساتھ سوئے (ایسی حالت میں کہ) ان کے درمیان کوئی لحاف یا کپڑا نہ ہو۔(یعنی بغیر کپڑوں کے نہ سوئے)۔اور اس سے بھی منع کیا کہ ایک عورت دوسری عورت سے وہ کچھ بیان کرے جو اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان تخلیئے میں ہوا ہو۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۳)

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے عورت (زوجہ) کے ساتھ اس کے مہر میں ظلم اور ناانصافی کی تو وہ اللہ کے نزدیک زانی شمار ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائے گا۔اے میرے بندے۔میں نے اپنی ایک کنیز کا نکاح تجھ سے ایک عہد پر کیا تھا مگر تو نے اس عہد کو پورا نہیں کیا اور میری کنیز پر ظلم کیا۔پھر (اللہ) اس (مرد) کی نیکیوں میں سے کچھ نیکیاں نکال کر اس کی بیوی کو جتنا اس کا حق بنتا ہے دیدیگا۔اسے دیدینے کے بعد اگر اس کی نیکیوں میں سے کچھ نہیں بچتا ہے تو اس عہد شکنی کی پاداش میں اس کو جہنم میں لیجانے کا حکم دیدیا جائے گا۔اس لئیے کہ عہد کیلئے بازپرس ہوگی۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۷)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بد خلق عورت (بیوی) کی بد اخلاقی

(بد تمیزی) پر صبر کرے اور اس پر (اللہ تعالیٰ سے) ثواب کا امیدوار ہو تو اللہ تعالیٰ اس (مرد) کو شاکرین کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور جو کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ رفق و نرمی نہ برتے اور اس پر اس قدر بوجھ ڈال دے جسکی وہ قدرت و طاقت نہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس عورت کی کوئی نیکی قبول نہ کرے گا اور جب وہ اللہ کی بارگاہ میں پہنچے گی تو اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۱۰)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، زنا فقر پیدا کرتا ہے اور آبادیوں کو اجاڑ کر کے چھوڑتا ہے۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، تم اپنے والدین سے حسن سلوک کرو، تمھاری اولاد تم سے حسن سلوک کرے گی تم لوگوں کی عورتوں کو معاف کرو، تمھاری عورتیں معاف کی جائینگی۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۱۵)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، تین طرح کے لوگ ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں حساب سے پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زناکار (۲) دیوث (جو اپنی بیوی سے زنا کرائے) (۳) اور وہ عورت جو اپنے شوہر کے بستر پر غیر سے ہمبستری کرے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۱۴، ۱۵)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یا علیؑ، عورتوں پر نہ جمعہ ہے نہ جماعت۔ نہ اذاں نہ اقامت، نہ جنازے کی مشائیعت، نہ صفا و مروہ کے درمیان ہرولہ (تیز چلنا) نہ حجر اسود کا بوسہ نہ بہ آواز بلند تلبیہ، نہ بال منڈوانا، نہ فیصلہ کرنے کی ذمہ داری نہ اس سے مشورہ لیا جائیگا نہ وہ کوئی جانور کو ذبح کرے گی مگر بوقت ضرورت۔ نہ قبر کے پاس کھڑے ہو نہ خطبہ کا سننا۔ نہ خود اپنا آپ نکاح پڑھے گی نہ شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نکلے گی۔ نہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے باہر شب بسر کرے گی۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۲۶۴)

○ محمد بن سنان کے مسایل کے جواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام نے جو کچھ لکھا اس میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ میراث میں سے مرد کو جس قدر دیا جاتا ہے اس سے نصف عورت کو دیئے جانے کا سبب یہ ہے کہ عورت جب نکاح کرتی ہے تو (مہر) لیتی ہے اور مرد دیتا ہے۔ اس

لئے وہ مردوں سے زیادہ پاتی ہے۔ اور دوسرا سبب مرد کو عورت سے دوگنا دینے کا یہ ہے کہ عورت اگر محتاج ہے تو مرد اس کی کفالت کرتا ہے اور مرد پر اس کا نان و نفقہ واجب ہے۔ اگر مرد محتاج ہو تو عورت پر اس کی کفالت اور اس کا نان و نفقہ واجب نہیں ہے اس لئیے عورت کو مرد سے زیادہ مل جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض و بما انفقوا من اموالھم۔ (مرد حاکم ہیں عورتوں پر۔ اس واسطے کے بڑائی دی اللہ نے ایک کو دوسرے پر اور اس واسطے کہ خرچ کئیے انھوں نے اپنے مال۔ (سورۃ النساء آیت ۳۴)۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۲۵۴)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، نا محرم عورتوں پر ایک نظر کے بعد دوسری نظر دل میں شہوت کے بیج بو دیتی ہے اور یہی انسان کے فتنے میں پڑجانے کیلئے کافی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، (کسی نا محرم عورت پر اتفاقاً اٹھنے والی) پہلی نگاہ تمھارے لئیے مباح ہے اور دوسری تمھارے لئیے جائیز نہیں۔ اور حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام نے سورہ قصص کی اس آیت۔ یا ابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین (اے ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ جس کو بھی آپ نوکر رکھیں گے ان سب میں، بہتر وہ ہے جو مضبوط اور اماندار ہو) (سورۃ قصص آیت ۲۶)

اس آیت کی تشریح فرماتے ہوئے آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے (یہ سن کر) اس لڑکی سے کہا۔ اے بیٹی یہ مضبوط ہے یہ تو تم نے (اس کے) پتھر اٹھانے سے پہچان لیا، لیکن امین (اماندار) ہے یہ کیسے پہچانا۔ تو لڑکی نے جواب دیا۔ اے ابا (جس وقت) میں اس کے آگے چل رہی تھی۔ تو اس نے کہا۔ نہیں تم میرے پیچھے پیچھے چلو۔ اگر میں راستہ بھٹکوں تو تم مجھے بتادینا۔ میں اس قوم میں سے ہوں جو عورتوں کے پیچھے کو نہیں دیکھتے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۱۲، ۱۳)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ باکرہ عورتیں جن کے آباء (باپ) موجود ہوں، وہ بغیر اپنے آباء کی اجازت کے نکاح نہ کریں۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، عورتوں کو جنازے کے پیچھے پیچھے جانے سے منع فرمایا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۲)

○ ابو صباح کنانی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ، جب عورت نے پانچ وقت کی نماز پڑھی، ماہ رمضان کے روزے رکھے، پروردگار کے گھر کا حج کیا، اپنے شوہر کی اطاعت کی اور حضرت علی علیہ السلام کے حق کو پہچانا (اقرار ولایت کیا) تو پھر وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔ (من لا یحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۶۰)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، تم مہینے کی پہلی تاریخ میں مجامعت نہ کرو اور نہ پندرھویں تاریخ میں اور نہ مہینے کی آخری تاریخ میں۔ اور جو ان تاریخوں میں مجامعت کرے گا تو اس کو اسقاط حمل کے سپرد کر دے۔ اور اگر بچہ پورا اور کامل پیدا (بھی) ہو تو گمان غالب ہے کہ وہ مجنون ہو گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ، مجنون (دیوانے) کو اکثر (چاند کی) ابتدائی و درمیانی اور آخری تاریخوں میں جنون کا دورہ پڑتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۳۳۸)

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے اور دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ، عروس (نئی دلہن) کو منع کر دو کہ وہ اس (شادی کے پہلے) ہفتہ میں دودھ، سرکہ اور دھنیہ اور کھٹے سیب، ان چار چیزوں سے پرہیز کرے۔ پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ ان چار چیزوں سے پرہیز کیوں کیا جائے؟ آپ نے فرمایا، اس لئے کہ رحم ان چار چیزوں سے عقیم اور بانجھ ہوتا ہے۔ اور ٹھنڈا پڑ جاتا ہے آپ نے فرمایا۔ اگر سرکہ کھانے پر حیض آیا تو مکمل طور پر کبھی وہ حیض سے پاک نہ ہو گی۔ اور دھنیہ حیض کو اس کے پیٹ میں بکھیر دے گا اور اُسے ولادت میں سختی ہو گی۔ اور کھٹا سیب اُس کے حیض کو قطع کر دے گا اور وہ مرض بن جائے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۳۳۵)

○ مسعدہ نے حضرت جعفر بن محمدؑ سے اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ، کیا بات ہے کہ مومن (اکثر) ہر شئے سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ اس لئیے کہ قرآن کی قوت اس کے سینے میں ہوتی ہے اور خالص ایمان اس کے دل میں ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ کا اطاعت گذار بندہ اور اس کے رسول کی (اور اس کے وصی کی) تصدیق کرنے والا ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ کیا بات ہے کہ مومن کبھی کبھی زیادہ کفایت شعار (بھی) ہو جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا، اس لئیے کہ رزق حلال ذریعے سے کماتا ہے، اس لئیے نہیں چاہتا کہ وہ اس کو اپنے سے جدا کرے۔ وہ جانتا ہے، اس کے (حلال کمائی کے) مواقع نادر الوجود ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ، کیا بات ہے کہ مومن کبھی کبھی نکاح کا بہت شایق ہوتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ اس لئیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے کہ کہیں حرام شرم گاہوں سے آلودہ نہ ہو جائے اور اس کی خواہشات نفس اس کو ادھر ادھر مایل نہ کریں اور جب اُس کو حلال مل جاتا ہے تو پھر اُسی پر اکتفا کرتا ہے اور غیر حلال سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ، مومن کی اصل قوت اس کے قلب میں ہوتی ہے۔ کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ جسمانی طور پر ضعیف ہوتا ہے مگر اس کے باوجود قایم اللیل اور صائم النہار ہوتا ہے من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۳۴۲)

○ حضرت امام ابو الحسن علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرتبہ عورتوں کا ذکر آیا تو آپؑ نے فرمایا۔ عورتوں کیلئے یہ مناسب نہیں کہ بیچ راستے پر چلیں بلکہ وہ کنارے کنارے دیوار سے لگی ہوئی چلیں۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۳۴۳)

○ اور روایت کی گئی ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، عورتوں کیلئے بہترین مسجد ان کا گھر ہے۔ اور عورت کا حجرے میں نماز پڑھنا اس کے اپنے برآمدے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اور اس کا اپنے گھر کے برآمدے میں نماز پڑھنا اس کے اپنے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اس کا اپنے صحن میں نماز پڑھنا اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور عورت کیلئے اس چھت پر نماز پڑھنا جس میں حجرہ نہ بنا ہو مکروہ ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد اول صفحہ ۲۱۴)

○ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک چاہنے والا تھا۔ (جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتا تھا) جہاں کہیں آپ جاتے وہ آپ کے ساتھ رہتا تھا۔ ایک روز حضرت کے ساتھ کفش دوزوں کی بستی کی طرف سے گذرا۔ اس کا ایک غلام سندھی (قوم کا) پیچھے آرہا تھا۔ اس شخص نے تین بار مڑ مڑ کے اپنے غلام کو دیکھا تو موجود نہ پایا۔ چوتھی بار مڑ کر دیکھا تو آتا ہوا نظر آیا۔ (جب وہ قریب پہنچا تو) کہنے لگا۔ او زنازادے تو کہاں تھا۔ حضرت نے یہ سن کر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ سبحان اللہ تو اس کی ماں کو (زنا کی) تہمت لگاتا ہے۔ اس نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کی ماں سندھی (قوم کی) مشرکہ تھی۔ (تو اس کا نکاح کیسے صحیح ہو سکتا ہے) فرمایا۔ مجھ سے دور ہو۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ ہر امت کا (ہر قوم کا مروجہ) نکاح اسلام میں جائیز سمجھا گیا ہے۔ راوی کہتا ہے۔ تادم مرگ پھر حضرت کے ساتھ میں نے اسے نہیں دیکھا۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۴۱)

○ حسن بن محبوب نے ابن وھب سے جو ہمارے اصحاب میں سے تھے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب علیہ السلام سے دریافت کیا کہ، ایک مرد مومن کسی زن یہودیہ یا نصرانیہ (عیسائی) سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب اس کو زن مسلمہ مل سکتی ہے تو اسے یہودیہ یا نصرانیہ سے نکاح کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے عرض کیا۔ وہ اس پر فریفتہ ہے۔ آپ نے فرمایا، اچھا اگر اسے یہی کرنا ہے تو پھر وہ اسے شراب پینے اور سور کا گوشت کھانے سے روک دے اور اسے یہ بتادے کہ میرے دین میں۔ تجھ سے نکاح کرنا ذلت و توہین کی بات ہے۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۴۰)

○ اور حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، غسل جنابت اور غسل حیض کا طریقہ ایک ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ عورت کے لیئے مناسب نہیں کہ حالت حیض میں خضاب لگائے۔ اس لیئے کہ اس پر شیطان کی طرف سے خطرہ ہے کہ اس کا شوہر جماع کی طرف مائل نہ ہو جائے۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد اول۔ صفحہ ۴۲)

(۶)۔ عبداللہ ابن مسکان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ، کیا کسی ایسے ناصبی سے، جس کا ناصبی (یعنی دشمن اہلبیت) ہونا مشہور ہو، کسی مومنہ عورت سے عقد جائز ہے۔ جب کہ اس مومنہ کا ولی اس عقد کو رد کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے۔ لیکن مسئلہ نہیں جانتا (کہ یہ عقد جائز ہے یا ناجائز) آپ نے فرمایا کسی مومن کا ناصبی عورت سے اور کسی ناصبی کا مومن عورت سے اور کسی مستضعف (وہ کہ حب اہلبیتؑ اور ان کے مخالفین کے اختلاف کی خبر نہ ہو کا مومنہ سے عقد جائز نہیں۔ (استبصار۔ جلد سوم۔ صفحہ ۹۹)

(۷)۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، مرد مومن کے دشمنوں میں سے سب زیادہ غالب ہو جانے والی دشمن، اس کی بری بد اخلاق زوجہ ہے
(من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۲۹)

متعہ

فما استمتعتم بہ منھن .... الخ.

(ان جائز عورتوں میں جن کے ساتھ تم متعہ کرو، ان کے طے کردہ مہر بطور واجب انھیں ادا کردو۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے۔ (سورۃ النساء۔ آیت ۲۴)

(۱)۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ، جو شخص ہمارے دور کے دوبارہ پلٹنے (رجعت) اور متعہ کے حلال ہونے پر ایمان نہ رکھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۷۲)

(۲)۔ محمد بن فیض نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اگر عورت متعہ کو جانتی ہو۔ انہوں نے پھر عرض کیا۔ اگر وہ اس کو نہ جانتی ہو۔ آپ نے فرمایا پھر اس کے سامنے

پیش کرو اور اس سے (اس کی شرعی حیثیت کے متعلق) کہو۔ اگر وہ قبول کرے تو عقد متعہ کرلو، اور اگر انکار کرے اور تمہاری بات نہ مانے تو اسے چھوڑ دو۔ اور کواشف، دواعی، بغایا اور ذوات الازواج سے پرہیز کرو۔ انہوں نے عرض کیا کواشف کون ہیں۔ آپ نے فرمایا، وہ عورتیں جو بے حیاو بے شرم ہیں، اور ان کے گھر مشہور ہیں اور ان کے پاس لوگ آتے جاتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ اور دواعی، آپ نے فرمایا، وہ عورتیں ہیں جو اپنی طرف لوگوں کو دعوت دیتی ہیں۔ بدکاری میں مشہور ہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ اور بغایا، آپ نے فرمایا جو زنا میں مشہور ہیں۔ عرض کیا کہ، اور ذوات الازواج، آپ نے فرمایا، وہ عورتیں جن کی طلاق غیر سنت طریقے پر ہوئی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۷۳)

(۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک مرتبہ متعہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا، متعہ آج سے پہلے جیسا تھا آج ویسا نہیں ہے۔ (یعنی اب لوگ اس کے حلال ہونے کے بارے میں شک کرتے ہیں)۔ اس وقت عورتیں اس پر ایمان رکھتی تھیں، آج اس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ لہذا (متعہ سے پہلے) ان عورتوں سے دریافت کرلیا کرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ کو حلال کیا اور کبھی بھی اس کو حرام نہیں کیا، یہاں تک کے آپ نے نے انتقال فرمایا۔ (من لا یحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۷۲)

(۴) حضرت امام رضا علیہ السلام نے متعہ کے متعلق ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا۔ تم صرف باعفت۔ (پاکباز) عورتوں سے متعہ کرو۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۷۳)

(۵) زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں متعہ کے عدہ (متعہ کی متعینہ مدت ختم ہونے کے بعد خود بخود جو طلاق واقع ہوجاتی ہے، اس کی عدت) کی مدت پینتالیس (۴۵) دن ہیں۔

اور میں گویا دیکھ رہا تھا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنی انگلیوں پر پینتالیس دن گن رہے ہیں، فرمایا۔ جب مدت پوری ہوجائے تو بغیر طلاق کے وہ دونوں جدا ہوجائیں گے۔ اور اگر وہ چاہیں کہ متعہ کی مدت اور بڑھائیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہر کی رقم میں تھوڑا یا زیادہ کچھ اور بڑھائے۔ مہر میں ہر شئے ہوسکتی ہے جس پر دونوں راضی ہوجائیں۔ (خواہ متعہ ہو خواہ نکاح دائمی)۔ اور متعہ میں ان دونوں کے درمیان میراث نہیں ہوگی، (اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک اس مدت میں مرجائے)۔ اور مرد اگر چاہے تو اپنی عورت (بیوی) ہونے کے باوجود متعہ کرسکتا ہے اگرچہ وہ اپنی عورت کے ساتھ اپنے شہر میں مقیم کیوں نہ رہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۷۶)

(۶) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا۔ اے لوگو۔ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے عورتوں کی شرمگاہیں تین طرح سے حلال کی ہیں۔ ایک وہ نکاح جو (ایک دوسرے کا) وارث بنادے اور یہ قطعی ودائمی ہے۔ اور دوسرا وہ نکاح جس سے کوئی بھی ایک دوسرے کا وارث نہ بنے اور وہ متعہ ہے۔ اور تیسرا تمہاری کنیزیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۷۷)

(۷) حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ متعہ کا حکم قرآن میں نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سے یہ سنت جاری ہے۔ (استبصار۔ جلد سوم۔ صفحہ ۷۷)

(۸) ابن مسکان سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے۔ مجھ سے پہلے اگر ابن خطاب نہ ہوتے (یعنی حضرت عمر نے متعہ کو حرام نہ کیا ہوتا) تو کوئی (مسلم) زنا نہ کرتا، سوائے شقی ترین انسان کے۔ (استبصار۔ جلد سوم۔ صفحہ ۷۷)

(۹) ایک شخص نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے دریافت کیا، ایک شخص نے ایک عورت سے ایک مقررہ مدت کے لئے متعہ کیا، جب ان دونوں کے درمیان مقررہ مدت ختم ہو جائے تو کیا اس کے لئے حلال ہے کہ اس کی بہن سے نکاح کرے۔ آپ نے فرمایا۔ جب تک عدہ کی مدت ختم نہ ہو جائے، اس کے لئے حلال نہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۷۶)

طلاق

(۱)۔ علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے باپ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ، وہ سبب کیا ہے جس کی بناء پر تین طلاق دی ہوئی عورت اپنے شوہر کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح نہ کرے۔ آپ نے فرمایا کہ، اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ طلاق کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ،

الطلاق مرتین فامساک بمعروف او تسریح باحسان .... الخ۔ (سورۃ بقرہ۔ آیت نمبر ۲۲۹)

ترجمہ طلاق (رجعی) دو ہی مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو شریعت کے مطابق روک لینا چاہئے یا حسن سلوک سے تیسری مرتبہ بالکل رخصت کر دینا چاہئے۔ (یعنی تیسری طلاق) اس لئے کہ وہ اس حد میں داخل ہو گیا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا۔ اس لئے تیسری طلاق کے بعد عورت کو اس پر حرام کر دیا کہ جب تک وہ عورت کسی دوسرے شوہر کے نکاح میں نہ جائے (اس کے لئے دوبارہ حلال نہ ہوگی)۔ تاکہ لوگ طلاق کو ہلکی اور خفیف بات نہ سمجھیں اور اس طرح عورتوں کو ضرر نہ پہنچائیں۔ اور تین طلاق یافتہ عورت (تیسری طلاق کے بعد) اپنے تیسرے حیض کا پہلا قطرہ دیکھے گی تو اپنے شوہر سے جدا ہو جائے گی اور وہ اس وقت تک اس کے لئے حلال نہ ہوگی جب

تک کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۳۰۲)

(۲)۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ، ایک شخص نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے سامنے اٹھ کر کہا کہ میں نے اپنی عورت کو بغیر گواہ کے اور بغیر عدہ کے طلاق دیدی۔ آپ نے فرمایا کہ تیری طلاق کوئی طلاق نہیں۔ اپنی زوجہ کے پاس واپس جا۔ (پھر یہ بھی فرمایا) اور جبر و اکراہ کے ساتھ زبردستی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور نہ نشہ کے عالم میں اور نہ غصہ کی حالت میں (اور) نہ قسم سے طلاق واقع ہوتی ہے (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۳۰۰)

(۳)۔ قاسم بن ربیع صحاف نے روایت کی ہے محمد بن سنان سے کہ حضرت امام ابوالحسن علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے چند مسائل دریافت کرنے کے لئے خط لکھا گیا۔ اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا، تین طلاق الگ الگ، ( ) کا سبب یہ ہے کہ ایک (پہلی) طلاق سے تین تک ( ) مہلت ہے کہ شائد مرد کو اس عورت سے رغبت پیدا ہو جائے یا مرد کو اگر غصہ ہے تو وہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور یہ کہ عورتوں کے لئے۔ (یہ مہلت) ایک طرح کی تادیب و تخویف اور ڈانٹ ڈپٹ ہے تاکہ وہ اپنے شوہروں کی نافرمانی سے باز رہیں ورنہ وہ اگر پھر ایسا کریں گی تو مرد سے جدائی کی مستحق قرار پائیں گی۔ لہٰذا ان کو اپنے شوہر کی نافرمانی مناسب نہیں۔ اور نو (۹) طلاقوں کے بعد عورت کا حرام ہونا اور اس (مرد) کے لئے کبھی حلال نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ مرد نہ طلاق کو خفیف بات سمجھے نہ عورت کو معمولی سمجھے۔ اور اس لئے کہ وہ اپنے امور کو چشم بیدار اور سبق آموز نگاہ سے دیکھے اور سمجھے کہ نو (۹) طلاقوں کے بعد دونوں ایک دوسرے سے ملنے سے مایوس ہو جائیں گے۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد سوم۔ صفحہ ۳۰۲)

(۴)۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دے اور اس پر دو عادل گواہ بھی بنادے عورت کا عدہ شروع کرنے سے پہلے

تو پھر اس کے بعد (پہلی اور دوسری طلاق کے بعد) جب تک عورت کا عدہ پورا نہ ہو جائے (تین ماہ نہ گذر جائیں) اس کو (آخری اور تیسری) طلاق دینا جائز نہیں ۔ یا یہ کہ وہ (اس عرصے میں) اس کی طرف رجوع کرے ۔ (طلاق کا ارادہ ختم کر دے) ۔
(من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۳۰۰)

(۵) ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، سوائے (طلاق) سنت کے اور کوئی طلاق نہیں ۔ ایک مرتبہ عبداللہ ابن عمر نے ایک مجلس میں (اپنی زوجہ کو) تین طلاق دیدی ۔ اس وقت ان کی زوجہ حائضہ بھی تھی ۔ رسول اللہ نے (یہ سن کر) ان کی طلاق کو مسترد کر دیا اور فرمایا کہ جو بات کتاب خدا (قرآن) کے خلاف ہو اسے کتاب خدا کی طرف پلٹایا جائے گا ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۹۹)

(۶) ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، وہ عورتیں جن کو مجلس واحد میں تین طلاق دی گئی ہے ان کے ساتھ نکاح سے پرہیز کرو ۔ اس لئے کہ وہ شوہر دار ہیں ۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم لوگوں کی (ایک ہی نشست میں دی گئی) تین طلاق یافتہ عورتیں تمہارے غیروں کے لئے حلال نہیں ہیں اور ان لوگوں (غیروں) کی (ایک ہی نشست کی) تین طلاق یافتہ عورت تمہارے لئے حلال ہے ۔ اس لئے کہ تم لوگ (ایک ہی نشست کی) تین طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے لیکن وہ لوگ اس کو واجب جانتے ہیں ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۳۹)

خلع (عورت کی طرف سے طلاق کی خواہش)

(۱) محمد بن حمران نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب عورت اپنے مرد سے کہے کہ میں تیرا کوئی حکم نہیں مانوں گی مجمل کہے یا تفصیل کے ساتھ تو مرد نے (عورت کو اس کی خواہش پر طلاق دینے کے لئے) جو کچھ عورت سے لیا ہے وہ اس کے لئے حلال ہے اور پھر اس کو عورت کی طرف رجوع کرنے کا کوئی

حق نہیں ۔ اور مرد کے لئے (خلع کے وقت) یہ حق ہے کہ عورت سے مہر جو اس نے اس کو دیا ہے، اس سے زیادہ لے لے ۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بناء پر، فان خفتم ....الخ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۹)

(ترجمہ ۔ پھر تمہیں اگر خوف ہو کہ یہ دونوں میاں بیوی اللہ کے مقرر کردہ حدود پر قائم نہ رہیں گے تو اگر عورت مرد کو کچھ دے کر اپنا پیچھا چھڑا لے (خلع کرا لے تو اس میں ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں) اور مبارات میں اس عورت سے کچھ نہ لیا جائے گا سوائے اس مہر کے جو شوہر نے اس کو دیا ہے ۔ کیونکہ (اکثر) خلع یافتہ عورت گفتگو میں حد سے تجاوز کر جاتی ہے ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۳۱۶)

(۲) زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ عورت نے جس مرد کے ساتھ متعہ کیا ہے اگر وہ مرد مر جائے تو اس عورت کا عدہ، متعہ (عدہ، وفات کی مدت) کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا، چار مہینے دس دن زرارہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا، اے زرارہ، نکاح میں جب شوہر مر جائے تو، اور نکاح کی کوئی بھی شکل ہو ۔ خواہ نکاح متعہ ہو، نکاح دائمی ہو یا کنیز ہو، تو اس کا عدہ (وفات) چار مہینے دس دن ہے ۔ اور طلاق شدہ عورت کا عدہ (طلاق) تین ماہ ہے ۔ اور کنیز طلاق شدہ کا (عدہ طلاق) جتنا ایک آزاد عورت کا ہے اس کے نصف ہے ۔ اور اسی طرح متعہ (کا عدہ طلاق) کنیز کے مثل (نصف) عدہ ہے ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم صفحہ ۲۷۶)

(۳) ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کسی مریض کے لئے یہ جائز نہیں کہ حالت مرض میں اپنی عورت کو طلاق دے ۔ مگر اس کے لئے یہ جائز ہے کہ نکاح کرے ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۳۳۱)

(۴) ۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ، جب یہ جان لینے کے بعد کہ اس کا شوہر نامرد ہے (عورت) اس کے ساتھ قیام کر لے اور اس کے ساتھ رہنے پر

راضی ہوجائے تو راضی ہونے کے بعد اس عورت کو کوئی اختیار نہیں۔
(من لایحضرہ الفقیہ ۔جلد سوم ۔ صفحہ ۳۳۵)

○ اور صفوان بن یحیٰ نے ابان سے اور انہوں نے غیاث سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب کسی نامرد کے متعلق یہ علم ہوجائے کہ وہ نامرد ہے، عورت کے پاس نہیں جاسکتا ہے تو ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا ۔اور اگر ایک مرتبہ بھی اس نے عورت سے صحبت کرلی ہے تو ان دونوں کو جدا نہیں کیا جائے گا ۔اور مرد کو کسی عیب کی بناء پر رد نہیں کیا جائے گا ۔(من لایحضرہ الفقیہ ۔جلد سوم ۔ صفحہ ۳۳۴۔۳۳۵)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا، ایک ایسے شخص کے متعلق جس کی عورت نے دعویٰ کیا کہ وہ نامرد ہے اور وہ شخص انکار کرتا ہے ۔آپ نے فرمایا کہ کوئی قابلہ عورت (دایہ) عورت کی اندام نہانی میں، خلوق (ایک قسم کا رنگ جو زعفران وغیرہ سے مرکب ہوتا ہے) پھیر دے مگر مرد کو یہ بات معلوم نہ ہو اور مرد اس سے (اپنی زوجہ سے) صحبت کرے ۔بعد صحبت اگر اس کے آلہ تناسل پر خلوق (رنگ) لگا ہوا ہو تو وہ سچا ہے اور اگر نہ لگے تو وہ سچی ہے اور یہ جھوٹا ہے (من لایحضرہ الفقیہ ۔جلد سوم ۔ صفحہ ۳۳۴)

○ صفوان بن یحیٰ نے عبدالرحمن بن عبداللہ سے روایت کی ہے ۔ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ چار عیوب کی وجہ سے عورت واپس کردی جاتی ہے ۔برص، جزام، جنون اور قرن و عفل سے (قرن و عفل، یعنی عورت کی شرمگاہ کے منہ پر کوئی غدود ہو جو مانع دخول ہو ۔عفل یعنی عورت کی شرمگاہ کے اندر کوئی گوشت بڑھ گیا ہو جو مانع دخول ہو ۔نیز قرن و عفل تقریباً ایک ہیں) (من لایحضرہ الفقیہ ۔جلد سوم ۔ صفحہ ۲۵۴)

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بیوی کو تن ڈھانکنے کیلئے کپڑا نہ دے اور پیٹ بھرنے کیلئے کھانا نہ دے جس سے اس کی پشت سیدھی رہے تو امام کو حق ہے کہ وہ ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دے ۔(من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۶۰)

کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں:۔

(۱) [illegible] نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ چیز جس میں (احتمال) حلال و حرام دونوں ہوں تو وہ تمہارے لیئے حلال ہے تا ابد ۔(اس وقت تک) جب تک کہ تم یہ نہ پہچان لو کہ اس میں یہ چیز (حکم شرع کے مطابق) قطعی حرام ہے تو اسکو [illegible] ۔(من لایحضرہ الفقیہہ سوم صفحہ ۱۹۹)

(۲) [illegible] و زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ان لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بازار سے گوشت خریدنے کے متعلق دریافت کیا کہ (اس [illegible] کیا جائے) جب یہ نہیں معلوم ہو کہ قصاب لوگ کیا کرتے ہیں ۔آپ نے فرمایا ۔جب مسلمانوں کا بازار ہے تو وہاں سے خرید کر کھاؤ اور اس کے (صحیح طریقے [illegible] ذبح ہونے یا نہ ہونے کے) متعلق کسی سے کچھ نہ پوچھو ۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۵)

(۳) ابو الصباح کنانی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان مچھلیوں کے متعلق دریافت کیا جنھیں مجوسیوں نے شکار کیا ہے ۔آپ نے فرمایا (ان کے خریدنے اور کھانے میں) کوئی حرج نہیں، شکار کی ہوئی مچھلیاں لی جاسکتی ہیں ۔ (اس میں مسلمان ہی سے لینے کی کوئی قید نہیں) ۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۱)

(۴) ابراھیم کرخی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، دسترخوان کے بارہ خصائل ہیں اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان کو جان لے ۔ان میں چار فرض ہیں، چار سنت ہیں اور چار آداب ہیں ۔وہ چار جو فرض ہیں، حلال و حرام (کی) اور نعمت عطا کرنے والے کی معرفت اور جو کچھ مل رہا ہے اس پر

راضی اور خوش رہنا، اور کھانے کیلئے شروع میں بسم اللہ کہنا، اور کھانے کے بعد شکر خدا کرنا ہے۔اور سنت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے وضو کرلے اور میزبان کے بائیں جانب بیٹھے اور تین انگلیوں سے کھائے اور کھانے کے دوران انگلیوں کو اچھی طرح صاف کرے۔اور چار آداب (دسترخوان) یہ ہیں جو اس کے قریب ہو اس (برتن) میں سے کھائے۔اور لقمہ چھوٹا اٹھائے، اور لقمہ کو خوب اچھی طرح چبائے اور لوگوں کے منہ (یعنی کھاتے ہوئے لوگوں کو) کم دیکھے۔(من لایحضرہ الفقیہہ، جلد سوم صفحہ ۲۱۰)

(۵) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کھانا نمک سے شروع کرو۔اگر لوگ جانتے کہ نمک میں (کیا خوبیاں ہیں) تو اسے تریاق مجرب کے طور پر اختیار کرلیتے۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۸)

(۶) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ سونے کے برتن میں کھاؤ اور نہ چاندی کے برتن میں۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۶)

(۷) حضرت ابوالحسن موسی ابن جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ گوشت کھانے سے گوشت پیدا ہوتا ہے اور مچھلی (زیادہ) کھانے سے بدن گھل جاتا ہے اور کدو دماغ (کی قوت) میں اضافہ کرتا ہے اور کثرت سے انڈے کھانے سے لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور مریض کے لیئے شہد کی مانند کوئی اور چیز شفا بخش نہیں ہے۔اور جو شخص اپنے پیٹ میں چربی کا ایک لقمہ بھی داخل کرے گا تو اس کے برابر مرض پیدا ہوگا (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۵)

(۸) سلیمان بن خالد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے (کمسن) لڑکے اور عورت کے ذبیحہ کے متعلق دریافت کیا کہ، کیا وہ کھایا جاسکتا ہے۔آپ نے فرمایا عورت اگر مسلم ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کرے تو اس کا ذبیحہ حلال ہے۔اور اگر (کمسن) لڑکا ذبح کرنے کی قوت رکھتا ہے اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کرے تو اس کا ذبیحہ بھی حلال ہے اور یہ اس وقت کیلئے ہے جب ذبیحہ کے فوت

ہو جانے کا خوف ہو اور ان دونوں (عورت یا لڑکے) کے سوا کوئی نہ مل سکے۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۶)

(۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بکری (یا بکرے) میں سے دس چیزیں نہیں کھائی جائیں گی، مینگنی، خون، حرام مغز، طحال، غدود، آلہ تناسل، بیثن، (خصیے)، رحم، فرج (شرم گاہ) اور گردن کی رگ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۲)

(۱۰) محمد بن عذافر نے اپنے باپ سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجنابؑ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالی نے مردار، خون، سور کے گوشت اور شراب کو کیوں حرام کردیا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے یہ چیزیں اپنے بندوں پر حرام اس لیئے نہیں کیں کہ ان چیزوں سے اس کو نفرت تھی، اور اس کے علاوہ وہ تمام چیزیں جو بندوں کیلئے حلال کیں تو اس لیئے نہیں کہ اس کو ان سے رغبت تھی۔بلکہ اللہ تعالی نے تمام بندوں کو پیدا کیا ہے لہذا اس کو معلوم ہے کہ کن چیزوں سے ان کے ابدان (جسم) قائم اور درست رہیں گے لہذا ان چیزوں کو بندوں کیلئے حلال و مباح کردیا۔اور اسے معلوم ہے کہ کون سی چیزیں ان کیلئے مضر ہیں۔اس لیئے ان چیزوں کے کھانے سے ان کو منع کردیا ہے۔پھر وہ لوگ جو وقتی طور پر ان (چیزوں) کے کھانے کیلئے مجبور ہوں اور بغیر ان کے کھائے ان کی زندگیاں قائم نہ رہ سکیں تو انھیں حکم دیا کہ وہ زندہ رہنے کیلئے اس میں سے (بقدر ضرورت) کھالیں۔اس سے زیادہ نہیں۔۔۔۔۔۔لیکن "مردار" تو اس کو جو بھی کھائے گا اس کے بدن میں ضعف آئیگا۔اس کی قوت کم ہوتی جائیگی۔اس کی نسل منقطع ہوجائیگی اور مردار کھانے والا ناگہانی موت مریگا۔۔۔۔۔۔۔۔اور "خون" تو اس کے کھانے (یا پینے) والے کے جسم میں صفرا پیدا ہوجاتا ہے۔اس میں دیوانے کتے کی طرح دیوانگی آجاتی ہے۔قساوت قلبی (سنگدلی) پیدا ہوجاتی ہے۔اور نرم دلی اور

مہربانی رخصت ہو جاتی ہے۔یہاں تک کہ کچھ بعید نہیں کہ وہ اپنے گھر کے دوست اور ساتھی پر بھی حملہ کر بیٹھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور "سور کا گوشت" تو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو مختلف شکلوں میں مسخ کر دیا، جیسے سور، بندر، ریچھ وغیرہ (چونکہ وہ) ان کے ہمشکل جانور تھے۔اس لیئے ان کا کھانا منع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔اور "شراب"۔تو اسے اسکے فعل اور اسکے فساد کی وجہ سے حرام کیا، کیونکہ شراب کا عادی مثل بت پرست کے ہے۔نیز اس (کے استعمال) سے رعشہ پیدا ہوتا ہے۔اس (شرابی) میں مروت نہیں رہ جاتی اور حرام کاموں کی بھی جسارت کرنے لگتا ہے۔جیسے کسی کا خون بہانا اور زنا کرنا وغیرہ۔ اور جب نشے کی حالت میں ہوتا ہے تو اس سے کچھ بعید نہیں کہ اپنی محرم عورتوں پر بھی دست درازی کر بیٹھے اور (نشے) میں یہ نہ سمجھے کہ یہ میری محرم ہیں۔اور شراب خور میں سوائے بدی کے اور کسی شئے کا اضافہ نہیں ہوتا۔(من لا یحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۲)

(۱۱) امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، شراب ہر بدی کی کنجی ہے۔اس کا پینے والا بت پرست کی مانند ہے۔جو اس کو پیئے گا اس کی چالیس دن کی نماز روک رکھی جائیگی اور اگر اس نے چالیس دن کے اندر توبہ کر لی تو خیر ورنہ توبہ قبول نہ ہوگی۔اگر اس درمیان میں (بغیر توبہ کے) مر گیا تو جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔تم لوگ شراب خور کی صحبت میں نہ بیٹھو۔اس لیئے کہ لعنت جب نازل ہوگی تو تمام اہل مجلس (تمام ساتھ بیٹھنے والوں) پر عام ہوگی۔(من لا یحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۴۰،۴۱)۔

(۱۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کچا (بغیر پکا) گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے، گوشت کو اس وقت کھانا چاہئیے جب تک دھوپ یا آگ سے اس میں تغیر نہ آجائے۔(من لا یحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۵)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر وہ مچھلی جس کے فلس یعنی چھلکا ہو اسے کھاؤ اور جسے چھلکا نہ ہو اسے نہ کھاؤ۔(من لا یحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۰)

○ عبدالرحمن ابن سبا نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مچھلی کے متعلق دریافت کیا کہ اگر مچھلی کا شکار کیا جائے اور پھر کسی چیز میں رکھ کر دوبارہ پانی میں ڈالا جائے اور وہ اس (پانی) میں مر جائے تو۔(کیا اسے کھایا جا سکتا ہے)۔آپؑ نے فرمایا، اسے نہ کھایا جائے۔اس لیئے کہ وہ اس میں مری ہے جس میں اس کی حیات تھی۔(من لا یحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۱)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، بام مچھلی، مارماہی، زمیر مچھلی اور طافی نہ کھاؤ۔اور طافی وہ مچھلی ہے جو پانی میں مرنے کے بعد سطح پر چکر کھاتی رہتی ہے۔اور اگر تم کوئی مچھلی پاؤ اور یہ نہ معلوم ہو کہ مذکی ہے یا غیر مذکی (پانی کے باہر مری ہے یا پانی کے اندر، اور اس کا مذکی ہونا یہ ہے کہ وہ پانی سے زندہ نکالی جائے۔تو حقیقت معلوم کرنے کیلئے) اسے پانی میں ڈال دو۔اگر وہ پانی کی سطح پر چت (پیٹھ کے بل) تیرے تو وہ غیر مذکی ہے۔(پانی میں مری ہے) اور اگر پٹ (اوندھی) تیرے تو سمجھ لو کہ مذکی ہے۔یعنی پانی سے باہر مری ہے۔اور اسی طرح اگر تم کہیں سے گوشت کا ٹکڑا پاؤ اور معلوم نہ ہو کہ یہ ذبح شدہ جانور کا گوشت ہے یا مردہ جانور کا تو اس میں سے ایک ٹکڑا آگ میں ڈال دو۔اگر وہ سمٹ (سکڑ) جاتا ہے تو ذبح شدہ جانور کا ہے۔اور اگر ڈھیلا ہو کر پھیل جاتا ہے تو مردہ جانور کا ہے۔(من لا یحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲)

○ اور حربی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرجی اور حروری (فرقہ کے افراد) کے ذبح کے متعلق دریافت کیا۔مرجی (یعنی مرجیہ) ایک فرقہ ہے، جس کا اعتقاد یہ ہے کہ جس طرح کفر کے ساتھ کوئی عبادت قبول نہیں اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں پہنچائے گا۔اور "حروریہ" خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھاؤ اور انھیں کھلاؤ۔جبتک کہ جو ہونا ہے وہ ہو جائے۔(من لا یحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۴)

○ محمد حلبی سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص

ذبح کرتے وقت، بسم اللہ، نہیں کہتا اس (کے ہاتھ) کا ذبیحہ نہ کھاؤ۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۶)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہہ السلام نے فرمایا کہ مردار جانور کی کچھ چیزیں حلال دلایق استعمال ہیں۔ سینگ، کھر، ہڈی، دانت، بال، اون، پرندوں کے پر (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۳)

○ ابن ابی عمیر نے کچھ دوسرے سوالوں کے علاوہ ایک سوال یہ بھی کیا کہ جو انڈے جھاڑیوں میں ملتے ہیں (کیا انھیں کھایا جاسکتا ہے) فرمایا، ہر وہ انڈا جس کے دونوں طرف برابر (چوکونی) ہوں نہ کھاؤ، (ہاں) وہ کھاؤ جس کے دونوں اطراف مختلف ہوں۔ اسی طرح عبداللہ ابن سنان نے آبی پرندوں کے انڈوں کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ (حضرت امام جعفر صادق علیہہ السلام) نے فرمایا، جو انڈے مرغی کے انڈوں کی ساخت کے مانند ہیں انھیں کھاؤ۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۰)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مسوخات (مسخ شدہ) میں سے کسی شئے کا کھانا جائیز نہیں۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ بندر، سور، کتا، ہاتھی، بھیڑیا، چوہا، خرگوش، گوہ، مور، شترمرغ، جونک، بام مچھلی، کیکڑا، کچھوا، چمگادڑ، بقعاء، لومڑی، ریچھ، یربوع (ایک قسم کا چوہا) جسکی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی بڑی ہوتی ہیں۔ اور ساہی یہ سب مسوخات میں سے ہیں اور ان کا کھانا جائیز نہیں۔ (الی آخر) (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۱۹۷)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہہ السلام نے ارشاد فرمایا، کوے کو نہ کھایا جائے اور سانپوں میں سے کسی قسم کا سانپ بھی نہ کھایا جائے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۵)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین سالن سرکہ ہے۔ جس کے گھر سرکہ ہو وہ کبھی فقیر نہ ہوگا۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۹)

(۱۳) ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ ہم لوگوں تک یہ حدیث پہونچی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی گوشت خوروں کے گھر اور چرب دار گوشت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا ہم لوگ تو خود گوشت کھاتے اور اسے پسند کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "گوشت خوروں" کے گھر سے مراد وہ گھر ہیں جس میں لوگوں کی غیبت کر کے لوگوں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اور چربدار گوشت سے مراد وہ (شخص) ہے جس کی چال میں تکبر اور گھمنڈ ہو۔

(۱۴) عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی نے ابی جعفر محمد بن علی الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے ایسے ذبیحہ کے متعلق سوال کیا جو غیر خدا کیلئے ذبح کیا جائے۔ تو آپ نے فرمایا وہ جانور جو کسی بت یا مورتی یا درخت کیلئے ذبح کیا جائے اس کو اللہ تعالی نے اسی طرح حرام کر دیا ہے جس طرح مردار اور خون اور سور کے گوشت کو حرام کیا ہے۔ لیکن جو اسے کھانے پر بالکل مجبور ہو اور باغی اور سرکش نہ ہو اور (مجبوراً) مردار کھالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۰)

(۱۵) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ اگر ہم ایسے مقام پر پر ہوں جہاں (حلال چیز) کھانے کو نہ ملے تو ہم پر مردار کھانا کب حلال ہوگا۔ آپ نے فرمایا اگر تم لوگوں کو صبح کھانے کے لیئے، اور دوپہر غذا کیلئے اور رات کو کھانے کیلئے سبزی، ترکاری اور پھل، پھول کچھ بھی میسر نہ ہو تو پھر (جان بچانے کیلئے) جو چاہو کھاؤ۔ تمہیں، اختیار ہے۔ (یعنی تین وقت کے فاقے کے بعد) (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم، صفحہ ۲۰۰)

(۱۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص (جان بچانے کیلئے) مردار وخون یا سور کا گوشت کھانے پر مجبور ہو جائے اور (پھر بھی) وہ اس میں سے کچھ نہ

کھائے یہاں تک کہ وہ مرجائے تو وہ کافر ہے (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۲)

(۱۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بوڑھے اور سن رسیدہ آدمی کیلئے مناسب یہ ہے کہ کچھ کھائے بغیر خالی پیٹ نہ سوئے۔ کیونکہ یہ (کچھ کھاپی کر سونا گہری نیند اور اس کی شیرینی کیلئے سب سے اچھی چیز ہے (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۱۰)

(۱۸) حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ، جب آدمی کا پیٹ بھر جاتا ہے تو (اکثر) وہ سرکشی کرنے لگتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۸)

(۱۹) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اپنے بعد اپنی امت کے لیئے تین باتوں سے ڈرتا ہوں۔ہدایت کے بعد گمراہ کرنے والے فتنے اور شکم اور شرمگاہ کی شہوت سے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۲۹۶)

(۲۰) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ جو (شخص) بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے وہ جہنم کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز کیوں نہیں کرتا۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم ۲۱۰)

(۲۱) حسن بن علی فضآل نے میرے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آسمان سے جو باتیں بذریعہ وحی نازل ہوئیں ان میں یہ بھی ہے کے اگر ابن آدم کیلئے وادیوں میں سونے، چاندی کا سیلاب آجائے تو وہ ایسی ہی وادیاں اور چاہے گا۔اے انسان تیرا شکم تو سمندروں میں سے ایک سمندر ہے اور وادیوں میں سے ایک وادی ہے اس (شکم) کو مٹی کے سوا کوئی شئے پر نہیں کر سکتی۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۳۰۵)۔

(۲۲) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ، نفس جب اپنی غذا کا تحفظ کرلیتا ہے تو اس کو قرار آجاتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۹۸)

فضیلت احسان

(۱) راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ، اللہ تعالی کے محبوب بندے وہ ہیں جو احسان کرنے اور اس پر عمل کرنے کو دوست رکھتے ہیں۔ (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۴۱)

(۲) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، اگر مومن تین باتوں کو جان لے تو اس کی عمر میں زیادتی ہو اور نعمت باقی رہے۔پوچھا گیا۔وہ کیا ہیں۔فرمایا نماز میں رکوع و سجود کو طول دینا۔دوسرے جب (اپنے گھر میں) دسترخوان پر کسی کو کھلائے تو زیادہ دیر بیٹھنا تیسرے اہل کے ساتھ احسان کرنا (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۹۱)

(۳) فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے۔اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگ احسان کرنے کے اہل قرار دیئے ہیں اور احسان طلب کرنے والوں کی طرف توجہ کرنے کے فعل کو محبوب قرار دیا ہے اور وہ احسان کرکے انتہائی خوش ہوتے ہیں جتنا بارش سے خشک زمین۔اور کچھ لوگ احسان کے دشمن بھی ہیں، جو غصہ کرتے ہیں احسان کرنے والوں اور احسان چاہنے والوں پر۔اور رکاوٹ بن جاتے ہیں طالبان احسان کیلئے اور احسان کرنے والوں کیلئے۔اللہ ان میں سے اکثر کو معاف نہیں کرتا۔ (فروع کافی جلد سو مصفحہ ۱۵۶)

(۴) فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائل کے سوال کے متعلق زیادہ پوچھ گچھ نہ کرو۔اس بات سے کہ کوئی مسکین (اپنی ضرورت پوری کرنے کی خاطر) جھوٹ بولے۔اس کا رد کردینا ہی بہتر ہے۔ (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۴۱)

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، نیکی کی راہ کاٹنے والے پر اللہ لعنت کرے۔دریافت کیا گیا کہ نیکی کی راہ کاٹنے والا کون ہے؟۔آپ نے فرمایا کہ یہ

کھائے یہاں تک کہ وہ مرجائے تو وہ کافر ہے (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۲)

(۱۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بوڑھے اور سن رسیدہ آدمی کیلئے مناسب یہ ہے کہ کچھ کھائے بغیر خالی پیٹ نہ سوئے۔ کیونکہ یہ (کچھ کھاپی کر سونا گہری نیند اور اس کی شیرینی کیلئے سب سے اچھی چیز ہے (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۱۰)

(۱۸) حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ، جب آدمی کا پیٹ بھر جاتا ہے تو (اکثر) وہ سرکشی کرنے لگتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۲۰۸)

(۱۹) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اپنے بعد اپنی امت کے لیئے تین باتوں سے ڈرتا ہوں۔ ہدایت کے بعد گمراہ کرنے والے فتنے اور شکم اور شرمگاہ کی شہوت سے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۲۹۶)

(۲۰) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ جو (شخص) بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے وہ جہنم کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز کیوں نہیں کرتا۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم ۲۱۰)

(۲۱) حسن بن علی فضال نے میرے سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آسمان سے جو باتیں بذریعہ وحی نازل ہوئیں ان میں یہ بھی ہے کے اگر ابن آدم کیلئے وادیوں میں سونے، چاندی کا سیلاب آجائے تو وہ ایسی ہی وادیاں اور چاہے گا۔ اے انسان تیرا شکم تو سمندروں میں سے ایک سمندر ہے اور وادیوں میں سے ایک وادی ہے اس (شکم) کو مٹی کے سوا کوئی شئے پر نہیں کر سکتی۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۳۰۵)۔

(۲۲) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ، نفس جب اپنی غذا کا تحفظ کر لیتا ہے تو اس کو قرار آجاتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم صفحہ ۹۸)

فضیلت احسان

(۱) راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ، اللہ تعالی کے محبوب بندے وہ ہیں جو احسان کرنے اور اس پر عمل کرنے کو دوست رکھتے ہیں۔ (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۴۱)

(۲) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، اگر مومن تین باتوں کو جان لے تو اس کی عمر میں زیادتی ہو اور نعمت باقی رہے۔ پوچھا گیا۔ وہ کیا ہیں۔ فرمایا نماز میں رکوع و سجود کو طول دینا۔ دوسرے جب (اپنے گھر میں) دسترخوان پر کسی کو کھلائے تو زیادہ دیر بیٹھنا تیسرے اہل کے ساتھ احسان کرنا (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۹۱)

(۳) فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگ احسان کرنے کے اہل قرار دیئے ہیں اور احسان طلب کرنے والوں کی طرف توجہ کرنے کے فعل کو محبوب قرار دیا ہے اور وہ احسان کر کے اتنا ہی خوش ہوتے ہیں جتنا بارش سے خشک زمین۔ اور کچھ لوگ احسان کے دشمن بھی ہیں، جو غصہ کرتے ہیں احسان کرنے والوں اور احسان چاہنے والوں پر۔ اور رکاوٹ بن جاتے ہیں طالبان احسان کیلئے اور احسان کرنے والوں کیلئے۔ اللہ ان میں سے اکثر کو معاف نہیں کرتا۔ (فروع کافی جلد سو مصفحہ ۱۵۶)

(۴) فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائل کے سوال کے متعلق زیادہ پوچھ گچھ نہ کرو۔ اس بات سے کہ کوئی مسکین (اپنی ضرورت پوری کرنے کی خاطر) جھوٹ بولے۔ اس کا رد کر دینا ہی بہتر ہے۔ (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۴۱)

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، نیکی کی راہ کاٹنے والے پر اللہ لعنت کرے۔ دریافت کیا گیا کہ نیکی کی راہ کاٹنے والا کون ہے؟۔ آپ نے فرمایا کہ یہ

وہ شخص ہے کہ جس کے ساتھ کوئی آدمی احسان کرے اور وہ اس کے احسان کو فراموش کر دے۔ اسطرح اس نے اس آدمی کو روکا کہ آئندہ وہ کسی اور کے ساتھ احسان نہ کرے۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد دوم صفحہ ۲۸)

(۶) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر احسان صدقہ (نیکی) ہے اور افضل صدقہ (احسان) وہ ہے جو لینے والے کو غنی کر دے۔(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۵۸)

(۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ (کوئی بھی) نیکی اس وقت تک درست نہ ہوگی جب تک اس میں یہ تین خوبیاں نہ ہوں۔ اپنی اس نیکی کو حقیر سمجھنا۔ اپنی نیکی کو پوشیدہ رکھنا اور نیکی کرنے میں جلدی کرنا۔ اس لئیے کہ جب تم اس (نیکی) کو حقیر سمجھوگے تو جس کے ساتھ تم نے نیکی کی ہے اس کی نظر میں تم اس نیکی کو بڑا کر لوگے۔ اور جب تم اس کو پوشیدہ رکھوگے تو یہ تمہاری طرف سے مکمل نیکی ہوگی۔ اور جب تم نیکی کرنے میں جلدی کروگے تو یہ نیکی لائق تہنیت و مبارکباد ہوگی۔ اور اگر (تمھاری) اس نیکی میں یہ تینوں خوبیاں نہیں ہیں تو اس کا ثواب باطل ہوجائیگا اور وہ ضائع ہوجائے گی۔ من لایحضرہ الفقیہہ جلد صفحہ دوم ۲۷)

(۸) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے کہ۔ جس نے اتنا ہی احسان کیا جتنا دوسرے نے اس کے ساتھ کیا ہو تو (گویا) اس نے بدلہ دیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ "جان لو کہ تم سے سوال کرنے والا (اپنی مجبوری و پریشانی کو بیان کرکے) تمھارے سامنے اپنے کو شرمندہ کرلیتا ہے۔ پس اسکے سوال کو رد کرکے (تم) اپنے کو شرمندہ نہ کرو۔(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۶۰)

(۹) راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک رات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے گفتگو کی اور اپنی حاجت بیان کی۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے مجھے اس کا اہل سمجھا ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا اللہ تعالی تم کو جزائے خیر دے۔ پھر حضرت نے اٹھ کر چراغ کو پس پردہ کر دیا اور فرمایا۔ میں نے ایسا اس لیئے کیا کہ میں تمھارے چہرے پر شرمندگی کا وہ

نشان نہ دیکھوں جو طلب حاجت کے وقت ہوتا ہے۔ پھر فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ، حاجتیں خدا کی امانتیں ہیں بندوں کے سینوں میں۔ جس نے ان کو چھپایا اس کیلئے عبادت لکھی جائیگی اور جس نے اس کو ظاہر کر دیا تو اس کے سننے والے کو یہ حق ہے کہ اسے تکلیف پہنچائے۔(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۵۰)

(۱۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ احسان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔ اول یہ کہ جتنا بھی احسان کیا ہے اسکو کم سمجھنا۔ دوسرے چھپا کر دینا۔ تیسرے دینے میں جلدی کرنا۔ جب اپنے عطیے کو حقیر (کم) سمجھوگے تو لینے والے کے دل میں اسکی عظمت ہوگی۔ اور جب چھپا کر دوگے تو تم نے اس کا حق ادا کیا۔ اور جب دینے میں جلدی کروگے تو لینے والے کیلئے گوارا (باعث خوشی) ہوگا۔ اور اگر اس کے سوا ہوگا۔ (یعنی اپنے احسان کو بڑا سمجھوگے۔ احسان کرکے اس کی تشہیر کروگے اور احسان کرنے میں اتنی تاخیر کروگے کہ حاجت مند اور پریشان ہوجائے) تو گویا تم نے اسے (اپنے احسان کو) حقیر کیا اور تباہ کیا۔(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۶۳)

(۱۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے (یہ ضروری نہیں) کہ جو شخص لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے وہ اسے کر بھی ڈالے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جو شخص نیکی کرنے کی طرف راغب ہے وہ اس کے کرنے) پر قدرت بھی رکھتا ہو۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر وہ شخص جو (نیکی کرنے کی قدرت رکھتا ہو اسکو اس کا (نیکی کرنے کا) اذن بھی ملے۔ مگر جب رغبت اور قدرت اور اذن (یہ) سب جمع ہوجائیں تو طالب و مطلوب (نیکی کرنے والے اور نیکی کے حاجتمند) دونوں کیلئے خوش بختی مکمل ہوجاتی ہے۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد دوم صفحہ ۲۷)

(۱۲) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام سے پوچھا۔ جواں مردی کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا۔ راہ خدا میں خرچ کرنا۔ مالداری

کو کس کے سامنے لیجائے ۔اور پھر ارادہ کرتا ہے اور تمھارے پاس آتا ہے ۔دل اس کا کانپتا ہے کندھے تھرتھراتے ہیں اور اس کا چہرہ (سوال کی ذلت اور) شرم سے سرخ ہوجاتا ہے ۔نہیں جانتا کہ آیا غمگین لوٹے گا یا خوش ۔(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۵۴)

(۱۸) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ نیکی اور صدقہ ، یہ دونوں فقر دور کرتے ہیں ۔عمر بڑھاتے ہیں اور نیکی کرنے اور صدقہ دینے والے کو ستر (۷۰) قسم کی بری موت سے بچاتے ہیں ۔(من لایحضرہ الفقیہہ جلد دوم صفحہ ۳۴)

صدقہ:۔ (۱) صدقہ کے معنی مجمع البحرین میں یہ لکھے ہیں ۔" صدقہ وہ چیز ہے جسے انسان اپنے مال سے نکالے فقط خوشنودیٔ خدا کیلئے ۔اور بعض لوگ جو صدقہ کے مال کو گرداگرد (اطراف) پھرا کر نکالتے ہیں اس کی کچھ اصل حدیث سے نہیں ہے اور صدقہ میں بنابر احادیث کچھ لگ نہیں جاتا ۔پس مستحقین کو اس کے لینے سے کراہت کرنا محض بیجا ہے ۔در حقیقت جو بھی نیکی کوئی کسی کے ساتھ کرے وہ صدقہ ہے ۔ جیسا کہ فروع کافی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ آپ نے احسان کے علاوہ نیکی کے متعلق بھی فرمایا ۔کل معروفٍ صدقۃٍ ، یعنی ہر نیکی صدقہ ہے ۔صدقہ موت کو بھی ٹال دیتا ہے ۔اس کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ، ایک یہودی حضرت رسول خدا صلعم کی طرف سے گزرا اور آپ کو دیکھ کر (اپنے دشمنی سے) کہا ۔السام علیکم ۔(جس کے معنی ہیں تمھارے لیئے موت ہو) حضرتؐ نے جواب میں فرمایا ۔علیک ۔(میرے لیئے ہو) حضرت کے اصحاب نے کہا ۔کیا اس نے سلام کیا تھا موت کے ذکر کے ساتھ اور آپ نے فرمایا ۔تیرے لیئے موت ہو ؟ آپ نے فرمایا جو اس نے (مجھے) کہا تھا (میں نے) اسے لوٹا دیا ۔پھر حضرتؐ نے فرمایا ۔اس یہودی کی گدی میں (آج) سانپ کاٹے گا اور یہ مرجائے گا ۔پھر وہ یہودی (جنگل کی طرف) چلا گیا ۔بہت سی ایندھن کی لکڑیاں جمع کیں اور ان کا گٹھا باندھ کر کچھ دیر بعد واپس لوٹا ۔جب وہ حضرت رسول خدا اور

آپ کے اصحاب کے سامنے سے گزرا ۔تو حضرت نے (اسے روکا اور) ۔فرمایا ۔اس بوجھ کو زمین پر رکھدے ۔اس نے اس بوجھ کو زمین پر رکھا تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک کالا سانپ لکڑیوں کے بیچ میں ہے اور لکڑیوں پر دانت مار رہا ہے ۔حضرت نے اس سے پوچھا ۔اے یہودی آج تو نے کیا نیک عمل کیا ۔اس نے کہا ۔میں نے ان لکڑیوں کو جمع کرنے اور اٹھانے کے علاوہ اور کوئی عمل نہیں کیا ۔البتہ دو روٹیاں میرے پاس تھیں ۔ایک میں نے خود کھائی اور دوسری ایک (بھوکے) مسکین کو صدقہ دی ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی صدقے (راہ خدا میں خیرات) کی وجہ سے اللہ نے تیری بلا کو دفع کیا ۔بے شک صدقہ (خوشنودی پروردگار کیلئے مال کو خرچ کرنا) انسان کو بری موت سے دور رکھتا ہے ۔(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۲۸)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے مکروہ قرار دیا ہے چھ (۶) خصلتوں کو ۔ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی صدقہ دے (یعنی کسی کے ساتھ نیکی کرے) اور پھر احسان جتائے ۔(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۵۱)

(۳) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ ظالم مرد بخیل سے بھی برا ہوتا ہے ۔اس شخص سے حضرتؑ نے فرمایا تم نے غلط کہا ۔ظالم (اگر) توبہ کرلیتا ہے تو بخشا بھی جاتا ہے ۔لیکن بخیل (کنجوس) جب زکوٰۃ ، صدقہ صلہ رحم ، مہمانداری اور راہ خدا میں خرچ کرنے سے رک جاتا ہے اور ابواب خیر (نیکیوں کے دروازے) بند کردیتا ہے تو اس کا داخلہ جنت پر حرام ہوجاتا ہے ۔(فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۸۵)

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ، تم لوگ اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلاؤں کو دعاؤں سے رد کرو ۔اور صدقہ (راہ خدا میں مال خرچ کرنا انسان کو) سات سو شیاطین کے جبڑوں سے (بھی) چھڑالیتا ہے ۔اور کوئی چیز

شیطان پر مومن کے صدقہ دینے سے زیادہ گراں نہیں۔ اور یہ (راہ خدا میں دیا ہوا مال کسی (حاجتمند) بندے کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے اللہ کے ہاتھ (پاس) میں پہنچ جاتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ، بیشک اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں (اللہ تعالیٰ) صدقہ (دینے کی) وجہ سے، بیماری سے، طاعون سے، جلنے سے، غرق ہونے سے، گر پڑنے سے اور جنون سے ضرور بچائے گا۔ اور اس کے بعد آپؐ نے (صدقہ دینے کی وجہ سے دور ہونے والی) ستر بلاؤں کو گنوایا۔

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ کون سے سخاوت افضل ہے۔ فرمایا اس رشتہ دار کو عطا کرنا جو تم سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور عمار ساباطی سے یہ بھی فرمایا۔ اے عمار، خدا کی قسم، پوشیدہ طور پر (حاجت مند کی مدد کے لئے) صدقہ دینا بالاعلان صدقہ دینے سے افضل و بہتر ہے۔ اور اسی طرح عبادت بھی چھپا کر کرنا بالاعلان عبادت کرنے سے افضل و بہتر ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۳۵)

(۶) حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو ضامن بنا کر یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی ضرورت مند اور محتاج نہ ہونے ہوئے بھی لوگوں سے مانگتا پھرے گا تو (اس پر) ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ وہ (حقیقتاً) محتاج ہو جائے گا اور بر بنائے حاجت مجبوراً اس کو سوال کرنا پڑے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہہ۔ جلد دوم صفحہ ۳۷)

(۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم سائلوں کو دو (اور) ان سے دعا کی درخواست کرو۔ اس لئے کہ ان کی دعا تمہارے حق میں (جلد) قبول ہوگی۔ (بہ نسبت) خود ان کی دعا کے جو ان کے اپنے حق میں ہو۔ (من لایحضرہ الفقیہہ، جلد دوم صفحہ ۳۶)

○ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی مجلس میں حضرت سے باتیں کر رہا تھا۔ بہت سے لوگ موجود تھے جو حلال و حرام کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ ناگاہ ایک مرد طویل القامت داخل ہوا اور اس نے کہا۔ السلام علیک یا ابن رسول اللہ۔ میں آپ کے اور آپ کے آبا و اجداد کے دوستوں میں سے ہوں۔ حج کیلئے نکلا ہوں۔ میرا زاد راہ (سفر خرچ) ختم ہو گیا ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے میرے وطن تک پہنچا دیں۔ (وطن تک پہنچنے کیلئے کچھ رقم عنایت فرمائیں) اللہ نے مجھے دولت دی ہے۔ جب میں اپنے وطن واپس پہنچوں گا تو جو (اس وقت) آپ مجھے دیں گے۔ اسے آپ کی طرف سے تصدق کر دوں گا۔ میں مقام صدقہ میں (یعنی محتاج و غریب) نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے، بیٹھ جاؤ۔ پھر اس کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرنے لگے۔ جب لوگ چلے گئے اور وہ (سائل) اور سلیمان اور خثمہ اور میں باقی رہ گئیے تو فرمایا۔ کیا اجازت ہے کہ میں اندر جاؤں۔ سلیمان نے کہا۔ اللہ آپ کے امر کو مقدم رکھے۔ پس حضرت حجرہ میں گئیے اور کچھ دیر کے بعد دروازہ اندر سے بند کر لیا اور اوپر کے حصے سے ہاتھ نکال کر فرمایا۔ کہاں ہے مرد خراسانی۔ وہ شخص جس نے سوال کیا تھا اس نے کہا۔ میں حاضر ہوں۔ فرمایا، یہ دو سو دینار لو اور اپنا خرچ اور زاد راہ پورا کرو اور برکت حاصل کرو۔ میری طرف سے (نیت کر کے) انھیں صدقہ (راہ خدا میں محتاجوں کو) دینے کی ضرورت نہیں۔ پس اب چلے جاؤ تاکہ نہ تم مجھ کو دیکھو اور نہ میں تم کو۔ یہ سن کر وہ چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد حضرت باہر آئے۔ سلیمان نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے بخشش کی، رحم کیا، پھر آپ نے اپنا چہرہ اس سے کیوں چھپایا۔ فرمایا۔ اس لئیے کہ میں سوال کی شرمندگی کو اس کے چہرے پر تکمیل حاجت کے وقت نہ دیکھوں۔ (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۵۴)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخراجات سے زیادہ جو تمہیں دیا ہے وہ اس لئیے دیا ہے کہ تم اس کو وہاں صرف کرو جہاں اللہ تعالیٰ نے صرف کرنے کو بتایا ہے۔ یہ اس لئیے نہیں دیا کہ تم اس کو ذخیرہ کرو۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر لوگ اس طریقے سے مال حاصل کریں، جس طرح اللہ نے اسے حاصل کرنے کا حکم دیا ہے (یعنی جائز ذرائع سے) اور پھر وہ مال ان چیزوں میں صرف کریں جہاں صرف کرنے کو اللہ تعالیٰ

نے منع کیا ہے تو یہ عمل اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا۔ اور اگر لوگ اس طریقے سے مال حاصل کریں جس طرح سے حاصل کرنے کو اللہ نے منع کیا ہے (یعنی ناجائز ذرائع سے) اور پھر اس مال کو ایسی چیزوں میں صرف کریں جن میں صرف کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے (یعنی نیک کاموں میں) تو اللہ تعالیٰ کو وہ بھی قبول نہیں۔ سوائے اسکے کہ لوگ حق پر کمائیں اور حق پر خرچ کریں۔ (من لایحضرہ الفقیہ۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۷، ۲۸)

○ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے (پریشان حالی و تنگدستی کے) کچھ حالات بیان کیئے۔ حضرت نے کنیز سے فرمایا، فلاں تھیلی لاو۔ جب کنیز نے تھیلی حاضر کی تو فرمایا، لو یہ چار سو دینار ہیں جو مجھے ابو جعفر سے ملے ہیں۔ انھیں لےلو اور کام میں لاو۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لیئے خدا سے دعا کریں۔ فرمایا۔ میں یہ بھی کروں گا، لیکن اپنے آپ کو اس سے بچاؤ کہ اپنی پریشان حالی کا کل قصہ لوگوں کو سناؤ۔ ورنہ تم ان کی نظر میں ذلیل ہوجاؤگے۔ (فروع کافی۔ جلد سوم۔ صفحہ ۱۵۰)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کسی کی روزی تنگ ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنے (مومن) بھائی کو آگاہ کرے اور اپنے نفس پر تکلیف نہ اٹھائے۔ (فروع کافی۔ جلد سوم۔ صفحہ ۱۹۱)

(یہ دونوں حدیثیں متضاد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک سوال سے بچنے کی کوشش کرو جب تک برداشت کر سکو۔)

○ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے، عمل خیر پر باقی رہنا عمل سے زیادہ مشکل ہے کسی نے پوچھا، عمل پر باقی رہنے سے کیا مراد ہے۔ فرمایا، ایک شخص صلہ رحم کرتا ہے یا راہ خدا میں خوشنودی خدا کے لیئے خرچ کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھی جاتی ہے۔ پھر وہ لوگوں کے سامنے اپنی نیکی کا ذکر کرتا ہے تو دفتر الٰہی (نامہ اعمال) سے "پوشیدہ نیکی" کو مٹا کر "ظاہرہ نیکی" (اس کے نامہ اعمال میں) لکھی جاتی ہے۔ جب وہ پھر لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے تو اس "ظاہرہ نیکی" کو (اس کے نامہ اعمال سے) مٹا کر "ریاکاری" لکھدیا جاتا ہے۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۱۵)

قرض

(۱) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ، تم لوگ قرض لینے سے احتیاط کرو۔ اس لئے کہ یہ دن میں باعث ذلت اور رات میں باعث فکر ہے۔ اور اس کو ادا کرنا دنیا میں بھی ہے اور اس کو ادا کرنا آخرت میں بھی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ۔ جلد سوم صفحہ ۱۰۶)

(۲) حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا، جو شخص حلال طریقے سے روزی تلاش کرے لیکن (روزی نہ ملے اور) فقر و افلاس میں مبتلا ہوجائے تو وہ اللہ تعالی اور اس کے رسولؐ کے بھروسے پر قرض لے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ، جلد سوم، صفحہ ۱۰۶)

(۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ، جو شخص کسی کو اس کی خوشحالی تک کے لئے قرض دیتا ہے تو یہ (قرض) اس کے مال کی زکوٰۃ میں شمار ہوتا ہے۔ اور جب تک یہ قرض واپس نہیں لیتا وہ ملائکہ کی طرف سے رحمت کی دعاؤں میں شامل رہتا ہے۔ (من لایحضر الفقیہہ، جلد سوم، صفحہ ۱۱۰)

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، جس شخص پر کسی کا کوئی قرض ہے اور وہ ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالی کی طرف سے اس کے ساتھ محافظ فرشتے مقرر ہوجاتے ہیں جو ادائیگی امانت (قرض) میں اس کی مدد کرتے ہیں۔ اور اگر دینے کی نیت میں کوتاہی ہوتی ہے تو مدد میں بھی کوتاہی ہوجاتی ہے۔ اور جس قدر نیت میں کوتاہی ہوتی ہے اسی قدر مدد میں بھی کوتاہی ہوتی جاتی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ، جلد سوم، صفحہ ۱۰۷)

(۵) ابی ثمامہ سے روایت ہے کہ، میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر ثانی علیہ

السلام سے عرض کیا کہ، میرا ارادہ ہے کہ میں مکہ اور مدینہ (حج و زیارت) کو اپنے اوپر لازم کرلوں ۔ مگر میرے اوپر قرض ہے، اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور اپنے قرض کی ادائیگی کی فکر کرو اور اس امر پر نظر رکھو کہ جب تم اللہ کی بارگاہ میں پہنچو تو تمھارے اوپر کسی کا کوئی قرض نہ ہو ۔ اس لئے کہ مومن بے ایمانی اور خیانت نہیں کرتا ۔ (من لایحضرہ الفقیہہ، جلد سوم، صفحہ ۱۰۷)

(۶) راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ انصار میں سے ایک شخص مرگیا اور اس کے اوپر دو دینار قرض تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس قرض کی وجہ سے) اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور فرمایا، تم لوگ اپنے (اس) بھائی پر نماز جنازہ پڑھ لو ۔ (یہ دیکھا) تو اس کے اقربا میں سے کسی نے ان دو دیناروں کی ادائیگی کی ضمانت لی ۔ یہ سن کر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔ یہ (واقعہ) سچ ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اس لئے کیا کہ لوگ ایکدوسرے کو نصیحت کریں اور ایک دوسرے کا قرض ادا کریں اور قرض کو ہلکی اور معمولی چیز نہ سمجھیں ۔ ویسے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو آپ پر بھی قرض تھا ۔ (جسے آپ کی وصیت کی مطابق حضرت علی علیہ السلام نے ادا کیا) اور حضرت امیر المومنین اور حضرت امام حسن و امام حسین علیہم السلام نے جب شہادت پائی تو ان حضرات پر بھی قرض تھا (جسے ورثاء نے ادا کیا) (من لایحضرہ الفقیہہ، جلد سوم، صفحہ ۱۰۶)

(۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ وان کان عسرۃ فنظرہ الٰی میسرۃ --- الخ (اور اگر مقروض تنگدست ہو تو اسے فراغت کے زمانے تک مہلت دو ۔ اور اگر تم اصل قرض معاف کردو تو وہ تمہارے لیئے بہتر ہے ۔ بشرطیکہ تم سمجھو ۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۰)

(اس آیت کو پڑھ کر آپ نے فرمایا) تنگدست مقروض کو تم بھی چھوڑ دو

جس طرح اللہ نے اسے چھوڑا ہوا ہے ۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد سوم ۔ صفحہ ۲۸)

(۸) اسمعیل ابن ابی فدیک نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ قرض دار کے ساتھ رہتا ہے جب تک کہ وہ اس کو ادا نہ کرلے ۔ بشرطیکہ اس نے ایسی چیز نہ لی ہو جو اس پر حرام ہو (من لایحضرہ الفقیہ، جلد سوم، صفحہ ۱۰۸)

(۹) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگرچہ باقی رہنا تو کسی کو نہیں لیکن اگر انسان اپنی بقا (درازی عمر) چاہے تو بہت سویرے کچھ کھایا پیا کرے، ہلکی چادر اوڑھے اور عورتوں سے مجامعت کم کیا کرے ۔ عرض کیا گیا ۔ یارسول اللہ، ہلکی چادر سے کیا مراد ہے ۔ آپ نے فرمایا، ہلکا پھلکا قرض ۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم، صفحہ ۳۳۸)

(۱۰) ابراھیم بن عبدالحمید نے حسن بن خنیس سے روایت کی ہے کہ اس کا بیان ہے، میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ عبدالرحمن بن سبابہ کا کسی پر قرض تھا وہ (مقروض) مرگیا تو ہم لوگوں نے اس سے گفتگو کی کہ وہ اس مرنے والے کے قرض کو معاف کردے، مگر اس نے انکار کیا ۔ آپ نے فرمایا اس پر وائے ہو ۔ کیا اس کو نہیں معلوم تھا کہ اگر وہ معاف کر دیتا تو ایک درہم پر دس ملتے اور اب جب کہ معاف نہیں کیا تو ایک درہم کے بدلے ایک ہی درہم ملے گا ۔ (من لایحضرہ الفقیۃ، جلد سوم، صفحہ ۱۱۱)

○ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، مومن کو قرض دینا غنیمت ہے ۔ نیکی میں (قرض دینے میں) جلدی کرے ۔ اگر مالدار ہوگا تو ادا کردے گا ۔ اگر (ادا کرنے سے پہلے) مرجائے گا تو (قرض دینے والے کے) حق زکوۃ میں شمار ہوگا ۔ (فروع کافی ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۱۶۹)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو قرض کے غلبہ سے اور آدمیوں سے اور رانڈ (بیوہ) اور رنڈوے بن جانے کے عذاب سے ۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۱۰۶)

صلہء رحم

(رشتے داروں سے نیک سلوک)

(۱) امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، کوئی شخص چاہے کتنا ہی صاحب مال واولاد ہو۔ اپنے قبیلے (خاندان) سے دوری اختیار نہ کرے اور لازم ہے کہ ان (خاندان والوں) سے محبت کرے۔ کیونکہ وہ (سماجی زندگی کی وجہ سے) محتاج ہے ان کی محبت، ان کی بزرگی اوران کے دفیعہ کا۔ (ان کی مدد کا)۔ وہ زیادہ سخت ثابت ہوں گے اس کی حفاظت اور پشت پناہی کیلئے اور زیادہ مہربان ہوں گے بہ نسبت غیروں کے، اس کی پریشانی دور کرنے میں۔ الی آخر (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۷۳)۔

(۲) راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم آسان کرتا ہے روزِ قیامت حساب کو، اور عمر کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے۔ الی آخر (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۷۶)

(۳) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہہ السلام نے صلہ، رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی۔ اگر کسی کی عمر میں صرف تین سال باقی ہوں اور صلہ۔ رحم بجالائے تو اللہ تعالیٰ تیس (۳۰) سال (اور) بڑھادیتا ہے اور اسکو تینتیس (۳۳) سال کر دیتا ہے۔ اور قاطع رحم (رشتے داروں سے قطع تعلق کرنے والے) کی باقی عمر اگر تینتیس (۳۳) سال ہو تو اس کے میں تیس (۳۰) سال کم کرکے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۷۷)۔

مومنین کا آپس میں بھائی چارہ:۔

(۱) فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، مومنین ایکدوسرے کے بھائی ہیں۔ جیسے ایک ماں باپ کی اولاد۔ اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ پر تکلیف ہو تو دوسروں کو چاہیئے کہ (اس کی تکلیف کا احساس کریں) اس کی وجہ سے (خود بھی) بیدار

رہیں۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۸۶)

(۲) راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور آپس میں نیک بھائی بنو اور قربتہً الی اللہ ایکدوسرے سے محبت کرو۔ صلہ، رحم کرو۔ ایکدوسرے پر رحم کرو۔ ایکدوسرے سے ملاقات کرو اور ہمارے حالات کو ایکدوسرے سے بیان کرو اور ہمارے ذکر کو دوست رکھو۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۹۷)

(۳) راوی کہتا کہ ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا۔ ہمارے شہر میں شیعہ بہت ہیں۔ فرمایا کیا (ان میں کے) مالدار فقیروں سے مہربانی کا برتاو کرتے ہیں؟ کیا وہ ایکدوسرے پر احسان کرنے والے ہیں۔ گنہگاروں سے درگذر کرنے والے ہیں۔؟ اور کیا ان میں باہمی ایکدوسرے سے ہمدردی ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ (ان لوگوں میں یہ صفات نہیں ہیں)۔ آپ نے فرمایا تو وہ (لوگ) شیعہ نہیں۔ شیعہ وہ ہیں جو ایسے ہوں۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۹۵)

(۴) محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے امام علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپ نے دریافت کیا، کیا حال ہے وہاں (تمہارے شہر کے) تمہارے مومن بھائیوں کا۔ اس نے (وہاں کے شیعوں کی) بڑی تعریف کی۔ بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور ان کے اوصاف میں مبالغہ کیا۔ آپ نے پوچھا اغنیاء (دولت مندوں) کا فقرا کے پاس پرسش احوال کیلئے آنا کیسا ہے۔؟ اس نے کہا۔ بہت کم۔ آپ نے پوچھا مالداروں کا غریبوں سے ملنا جلنا کیسا ہے؟ اس نے کہا۔ بہت کم۔ آپ نے پوچھا مالداروں کا غریب وناداروں لوگوں سے صلہ رحم (حاجت روائی کرنا) کیسا ہے۔؟ اس نے کہا۔ آپ ایسے اخلاق کا ذکر فرمارہے ہیں۔ جن کی ہمارے ہاں کمی ہے۔ فرمایا۔ پھر تم ان (لوگوں) کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۹۵)

(۵) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مسلمان (مومن) کا حق مسلمان (مومن) پر یہ ہے کہ خود سیر نہ ہو جبکہ اس کا بھائی بھوکا ہو۔ اور خود سیراب نہ ہو اگر اس کا بھائی پیاسا ہو۔ اور لباس نہ پہنے اگر اس کا بھائی برہنہ ہو۔ پس کس قدر عظیم ہے مسلم کا حق مسلم پر۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا۔ اپنے مسلمان بھائی کے لیئے دوست رکھ اس چیز کو جس کو اپنے لیئے دوست رکھے۔ (تعلقات ایسے ہونے چاہیے) اگر تو محتاج ہو تو، تو اس سے سوال کرے۔ (اپنی ضرورت کا) اور اگر وہ تجھ سے سوال کرے (اپنی ضرورت کا) تو، تو اس کو دے تو اس کو احسان جتا کر ملول نہ کر، وہ تجھے ملول نہ کرے۔ تو اس کا مددگار بننا وہ تیرا مددگار بنے گا۔ اگر وہ کسی بلا میں گرفتار ہو تو اس کی مدد کر۔ وہ کسی کے فریب کا شکار ہو تو اس کی اعانت کر۔ (الی آخر) (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۹۶)

(۶) راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے سنا کہ، روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت برآری کرنے میں (ضرورتیں پوری کرنے میں) کوشش کرتے ہیں۔ وہ روز قیامت بے خوف ہوں گے۔ اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا، اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۲۲۱)

(۷) راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جن باتوں سے اللہ نے (مومنین کو) مخصوص کیا ہے ان میں سے ایک اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرنا بھی ہے اگر چہ وہ نیکی کم ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالی اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ارشاد فرماتا ہے "وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں"۔ پھر یہ بھی فرمایا ۔۹۔ "جو لوگ بخل (کنجوسی) سے اپنے کو بچانے والے ہیں وہ روز آخرت فلاح پانے والے ہیں۔" اور جس کو خدا نے بچوادیا، خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اے جمیل اس حدیث کو لوگوں سے بیان کرو کہ اس سے نیکی

کی طرف لوگوں کو رغبت ہو گی۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۲۳۰)

(۸) راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا مومن، مومن کیلئے رحمت ہے۔؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے پوچھا۔ وہ کیسے۔ فرمایا جب کوئی مومن اپنے برادر مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے۔ پس یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے جو صاحب ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس کیلئے سبب خیر بنتی ہے۔ پس اگر اس نے برادر مومن کی حاجت کو پورا کر دیا تو اس کی یہ نیکی قبول کیجاتی ہے جو حق قبول کرنے کا ہے اور اگر باوجود اس کی ضرورت پوری کرنے کی قدرت رکھنے کے وہ اسے رد کر دیتا ہے تو وہ اپنے سے "رحمت خدا" کو دور کر دیتا ہے، جو اس کی طرف (غریب مومن کی حاجت بن کر) کھینچ کر آئی تھی اور سبب خیر بننے والی تھی (الی آخر) (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۲۱۸)

(۹) فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے، بے ضرورت کسی کو سوال نہیں کرنا چاہیے، مگر جب (پریشانی اور افلاس کی وجہ سے) سوال کرنے پر مجبور ہی ہو جائے تو سوال کرے۔ (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۴۷)

(۱۰) فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے) اگر سوال کرنے والا یہ جان لیتا کہ سوال کرنا کیسی بری چیز ہے تو کبھی کوئی کسی سے سوال نہ کرتا اور اگر دینے والا جان لیتا کہ سائل کو دینے میں کتنا ثواب ہے تو کبھی کوئی کسی کے سوال کو رد کرتا ہی نہیں۔ (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۴۹)

(۱۱) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس بندہ پر خدا کی نعمت کا ظہور (جتنا زیادہ) ہوتا ہے اس پر اتنا ہی لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بار زیادہ ہوتا ہے۔ جو (دولتمند) لوگوں کی حاجتیں پوری نہیں کرتا وہ اپنی دولت کو زوال کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ راوی نے پوچھا۔ اور جو (لوگ) ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ واللہ۔ ایسا کرنے والے مومن ہیں۔ (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۱۴۲)

○ حضرت امام زین العابدین علی ابن الحسین علیہ السلام نے بعض حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا، صدقہ کا حق یہ ہے کہ، تم یہ بات سمجھ لو کہ یہ صدقہ جو دے رہے ہو (یعنی اللہ کی خوشنودی کی خاطر اپنے مال سے ضرورت مند کو جو کچھ دے رہے ہو) یہ (مال) تمھارے رب کے پاس جمع ہو رہا ہے اور تمھاری یہ ایسی امانت (اللہ کے پاس) رکھی جارہی ہے، جس میں تمہیں کسی گواہ کی ضرورت نہیں۔ اور یہ امانت اگر تم نے لوگوں کی نگاہوں سے چھپا کر پوشیدہ رکھی ہے تو اس سے زیادہ موثق و قابل بھروسہ ہے کہ اگر تم اسے بالا علان رکھتے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ صدقہ (حاجت مندوں کی مدد) تم سے دنیا میں بلاؤں اور بیماریوں کو (بھی) دور کرے گا اور آخرت میں تم کو جہنم سے (بھی) بچائے گا۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۳۸۴)

○ اور آپ نے بیٹے کے حق کے متعلق فرمایا کہ، وہ (یعنی تمھارا بیٹا) اس دنیائے فانی میں، اپنی ہر نیکی اور بدی کے ساتھ تمھاری طرف منسوب ہوگا۔ اور جو کچھ بھی تم نے اسکو ادب سکھایا ہے اور اُس کے رب کی طرف رہنمائی کی ہے۔ یا اللہ کی اطاعت پر اُس کی معاونت (مدد) کی ہے، ان امور کے تم ذمہ دار ہو۔ لہذا اس معاملہ میں (یعنی لڑکے کی تربیت کے معاملے میں اُس شخص کی طرح کام کرو جو جانتا ہو کہ اگر ہم اس کے ساتھ نیکی کریں گے تو ثواب ملیگا اور بدی کریں گے تو سزا ملیگی۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۳۴۶)

○ اور محسن کے حق کے متعلق فرمایا کہ جس نے تمھارے ساتھ کوئی احسان اور کوئی نیکی کی ہے تو اس کا حق یہ ہے کہ تم اس کا شکریہ ادا کرو اور اس کے احسان کا تذکرہ کرو اور اُس کو اچھے الفاظ سے یاد کرو اور اس کیلئے خلوص سے دعا کرو، جو تمھارے اور اللہ کے درمیان ہوگی اگر تم نے ایسا کیا تو سمجھ لو کہ تم نے اس کا شکریہ درپردہ بھی ادا کر دیا اور علانیہ بھی۔ پھر اگر تمھارے بس میں ہو تو کسی دن اس (احسان) کا بدلہ بھی چکا دو۔ من لایحضرہ الفقہیہ جلد دوم صفحہ ۳۸۷)

○ اور پڑوسی کے حق کے متعلق فرمایا، تمھارے پڑوسی کا حق یہ ہے کہ اس کی غیبت (غیر

موجودگی) میں اس کی حفاظت کرو اور اس کی موجودگی میں اُس کا اکرام کرو۔ اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو اور اس کی پوشیدہ باتوں کی کھوج میں نہ لگو اور اگر اس کی کوئی بری بات تمھارے علم میں ہو تو اس کو چھپاؤ۔ اگر تمھیں معلوم ہو کہ وہ تمھاری نصیحت قبول کرے گا، تو اکیلے میں اس کو نصیحت کرو اور تنگی و سختی کے وقت اس کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اس کی حاجت روائی کرو۔ اس کے ساتھ شریفوں اور عزت داروں جیسا سلوک کرو۔ اور نہیں ہے کسی میں کوئی قوت لیکن صرف اللہ کی عطا کی ہوئی۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۳۸۸)

○ اور فرمایا کہ، اپنے سے زیادہ عمر والے (بزرگ) کا حق یہ ہے کہ اس کے سن (بڑی عمر) کی وجہ سے اس کی توقیر کرو اور چونکہ وہ اسلام میں تم سے مقدم ہے اس لئے اس کی تعظیم کرو اور جھگڑے کے وقت اس کا مقابلہ ترک کرو۔ راستے میں اس سے سبقت نہ کرو اور اس کے آگے نہ چلو۔ اس کو جاہل نہ کہو، اگر وہ تمھارے سامنے جہالت کرے تو اسے برداشت کرو۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۳۹۰)

○ اور اپنے سے چھوٹی عمر والے کے متعلق فرمایا، اپنے سے چھوٹے کا حق یہ ہے کہ مہربانی کے ساتھ اس کو تعلیم دو۔ اس کی خطا کو معاف کرو اور اسے (اس کی خطا کو) چھپاؤ۔ اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور اس کی اعانت و مدد کرو۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۳۹۱)

○ اور یہ بھی فرمایا کہ، اہل ملت کا حق تم پر یہ ہے کہ تم علانیہ بھی اور درپردہ بھی ان کے بھی خواہ رہو۔ ان پر مہربانی کرو۔ اور ان میں جو برا سلوک کرنے والے ہیں ان کے ساتھ (بھی) نرمی کے ساتھ پیش آو اور اِن کی دلجوئی کرو اور ان کی اصلاح کی فکر کرو۔ اور ان میں جو اچھا سلوک کرنے والے ہیں ان کا شکریہ ادا کرو۔ اور ان سب کو اذیت پہنچانے سے باز رہو۔ اور ان کیلئے بھی وہی بات پسند کرو جو اپنی ذات کیلئے پسند کرتے ہو اور ان کے کیلئے بھی وہ بات ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔ اور اپنی ملت کے بوڑھوں، بزرگوں کو اپنے باپ کے بمنزلہ سمجھو۔ ان کے جوانوں کو اپنے بھائیوں کے برابر، ان کی بوڑھی عورتوں کو اپنی ماں کے برابر اور بچوں کو اولاد کے برابر سمجھو۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۳۹۱)

سلام

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے سلام مستحب ہے اور جواب سلام واجب، اور آپ نے فرمایا جو شخص گفتگو (یا ملاقات) کی ابتدا سلام سے کرے وہ خدا اور رسول کے نزدیک بہترین آدمی ہے۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۶۴۳)

○ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا چھوٹا، بڑے کو سلام کرے چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم جماعت والے زیادہ جماعت والوں کو سلام کریں۔ اور فرمایا۔ جب ایک گروہ کسی جلسے میں ہو، پھر دوسرا گروہ وہاں داخل ہو تو، ان کو چاہیے کہ پہلے سے موجود لوگوں پر سلام کریں۔ یہ بھی فرمایا کہ کسی ایک کا سلام کرلینا (بھی) کافی ہے اور اس جماعت میں سے کسی ایک کا جواب سلام دینا کافی ہے۔(اصول کافی جلد دوم ۶۴۵ و ۶۴۶)

حسن المعاشرت

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، مسجدوں میں نماز پڑھنا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، سچی گواہی دینا، جنازوں میں شرکت کرنا، اپنے لئے لازم قرار دے لو۔ تم کو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا لازم ہے۔ کیونکہ کوئی شخص بنی نوع انسان کے ساتھ معاشرت سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اپنی زندگی کے معاملات میں ایک کو دوسرے سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۶۳۴)

○ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے، لوگوں سے کھنچا رہنا عداوت کا باعث ہوجاتا ہے۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۶۳۶)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ (قبیلۂ) بنی تمیم کا ایک عرب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور نصیحت کی گذارش کی۔ آپ نے فرمایا۔ لوگوں سے محبت کرو، وہ تم سے محبت کریں گے۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں سے (محبت اور) اچھا سلوک نصف عقل ہے۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۶۴۲)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے بزرگوں کی تعظیم کرو اور ان سے صلہ رحم

(نیک سلوک) کرو۔ اور سب سے بڑا صلہ رحم یہ ہے کہ ان کی تکلیف دور کرو۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ جو بزرگوں کی عزت نہیں کرتا، چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۸۶)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، (دوست میں) صداقت نہیں ہوتی مگر اپنے حدود کے ساتھ۔ اور جس (دوست) میں یہ حدود ہوں یا ان میں سے کوئی وصف ہو تو وہ صداقت (سچے دوست) سے منسوب ہوگا ورنہ نہیں۔ اول یہ کہ تمھارے ساتھ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ دوسرے وہ تمھاری خوبی کو اپنی خوبی اور تمھارے عیب کو اپنا عیب جانے تیسرے تم سے اپنا سلوک نہ بدلے۔ نہ بحالت حکومت و دولت نہ بحالت عزت و افلاس۔ چوتھے جو چیز دینی اس کے امکان میں ہو اس کو تمھیں دینے سے انکار نہ کرے۔ پانچویں، سختی میں (افلاس اور مصیبت میں) تمھارا ساتھ نہ چھوڑے۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۲۳۸)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تین آدمیوں کی صحبت سے بچو۔ اول، لغو علوم کے بدکار عالم کی صحبت سے، دوسرے احمق کی صحبت سے، تیسرے دروغ گو (جھوٹے) کی دوستی سے۔ پہلا (یعنی بدکار عالم) ــــــ اپنے برے عمل کو بھی تمھاری نظر میں اچھا ثابت کرے گا اور چاہے گا کہ تم بھی اس کے ویسے ہو جاؤ۔ وہ امر دین میں اور معاد (امر آخرت) میں تمھاری کوئی مدد نہ کرے گا۔ اس کی قرابت جفا و ظلم ہوگی اور اس (بدکار) کا تمھارے پاس آنا جانا تمھارے لئے عار (ذلت اور شرم کا باعث) ہوگا۔ اور احمق ــــــ نہ تمھیں کوئی مفید مشورہ دے سکے گا اور نہ تم کو کسی برائی سے بچا سکے گا، وہ اگر تمھیں فائدہ پہنچانے کی کوشش بھی کرے تب بھی اپنی جہالت (اور بیوقوفی) کی وجہ سے نقصان پہنچا دے گا۔ اس کا چپ رہنا اس کے بولنے سے بہتر ہوگا اور اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہوگی۔

اور دورغ گو (جھوٹا) ــــــ تو اس (کی دوستی) سے تمھارا عیش مکدر ہوگا۔ وہ دوسروں کی بات تم تک لائے گا اور تمھاری بات دوسروں تک پہنچائے گا۔ وہ ایک بات کی نقل میں اپنی طرف سے دوسری بات ملا دے گا اور ظاہر کرے گا کہ یہی سچ ہے۔ حالانکہ وہ سچ نہ

انسان کو قائم اللیل روزہ دار کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۲۳)

○ فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام نے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو راہ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں۔ایک گھونٹ غصے کا ہے جس میں حلم (ضبط اور درگزر) سے کام لے اور ایک مصیبت کا ہے جس میں صبر سے کام لے۔ (اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۳۱)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا، کیا میں تجھے ایسی بات بتاؤں کہ اللہ تجھے جنت میں داخل کرے۔اس نے کہا۔ضرور یا رسول اللہ۔فرمایا، جو کچھ خدا تجھے دیتا ہے اس میں سے دوسروں کو بھی دے۔اس نے کہا، اگر میں خود محتاج ہوں تو۔فرمایا، تو پھر مظلوم کی مدد کر۔اس نے کہا۔اگر میں کمزوری کے باعث مدد نہ کر سکوں۔فرمایا، جو کم فہم ہو اس کی فہم درست کر۔کہا۔اگر میں خود کم فہم ہوں تو۔فرمایا امر خیر (نیک باتوں) کے سوا اور ہر بات میں خاموش رہ۔(زیادہ بولنے سے پرہیز کر) اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تیرے اندر پائی جائے گی۔تو وہ تجھے جنت میں لے جائے گی۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۳۴)

○ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔مجھے نصیحت کیجئے۔فرمایا، اپنی زبان کو روکے رہو۔لوگ اسی زبان کے (غلط استعمال کے) نتیجے میں اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔اور یہ بھی فرمایا۔اگر کسی شئے میں بد بختی ہے تو وہ انسان کی زبان میں ہے۔اللہ تعالیٰ، زبان کو وہ عذاب دے گا جو عذاب انسان کے دیگر اعضاء میں سے کسی کو نہ دے گا۔زبان کہے گی۔اے میرے پروردگار تو نے مجھے ایسا عذاب دیا جو اور کسی عضو کو نہ دیا۔کہا جائیگا۔تو نے ایسے کلمات نکالے جو مشرق سے مغرب تک پہنچے۔ان ہی کلمات کی وجہ سے بے گناہوں کے خون بہائے گئے۔لوگوں کا جائز مال لوٹا گیا اور ناجائز شرمگاہوں سے زنا کیا گیا۔اپنی عزت وجلال کی قسم، میں تجھکو وہ عذاب دوں گا جو بدن کے کسی اور عضو کو نہ دوں گا۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۳۵)

○ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے، اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست

ہوگی۔وہ (جھوٹا) لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر کے دلوں میں کینے ڈالے گا۔پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔(یعنی ایسے لوگوں کی دوستی سے پرہیز کرو)۔اور امیر المومنین نے یہ بھی فرمایا کہ، مرد مسلم کیلئے یہ زیبا نہیں کہ وہ فاجر (گناہوں میں مبتلا شخص) کی صحبت اختیار کرے۔(الی آخر)۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۶۳۹)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ایک شخص نے دوسرے کا ذکر کر کے اس کی برائیاں بیان کیں اور اس کی شکایت کی۔حضرت نے فرمایا۔دنیا میں کوئی تمہارا ایسا بھی دوست ہے جس کا کوئی فعل قابل اعتراض نہ ہو۔(یعنی دوستوں کے معمولی عیبوں کو نظر انداز کرنا چاہئے)۔اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کے (چھپے ہوئے) حالات کی کھوج نہ کرو۔ورنہ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۶۵۰)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے تم اپنے دل میں غور کرو اگر تمہارا دوست تم سے بیزار ہے تو تم میں سے کسی ایک نے ضرور کوئی ایسا کام کیا ہوگا جو بیزاری کا باعث ہوا ہے ایک شخص نے پوچھا۔مجھ سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں لیکن میں کیسے جانوں کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے؟ (یا جھوٹ کہہ رہا ہے)۔آپ نے فرمایا۔تم اپنے دل میں غور کرو۔اگر تم اسے دوست رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دوست رکھتا ہوگا۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۴۰)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، تین چیزیں مسلمان بھائی سے دوستی میں صفائی پیدا کرتی ہیں۔اول۔جب اس سے ملے کشادہ روی سے ملے۔دوسرے، جب اس کے پاس بیٹھے تو مجلس میں اس کیلئے جگہ کشادہ کرے اور تیسرے، اُسے محبوب (پسندیدہ) نام سے پکارے۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۶۳۶)

○ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کو لوگ دوست رکھیں۔نہیں ہے بہتری اُس کیلئے جو نہ دوسروں سے الفت رکھے اور نہ دوسرے اس سے۔اور فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے حسن خلق (اچھے اخلاق کا برتاؤ)

رکھتا ہے اور (دوسروں پر) مہربان بندہ کو وہ سب کچھ دیتا ہے جو تند مزاج (مغلوب الغضب) بندہ کو نہیں دیتا۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۳۸)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موکل ہیں۔جو کوئی قربتہً الی اللہ (اللہ کی خوشنودی کی خاطر) تواضع (انکسار کے ساتھ لوگوں کے ساتھ نیک سلوک) کرتا ہے۔اس کا رتبہ بلند کرتے ہیں۔اور جو تکبر کرتا ہے اُسے گرادیتے ہیں (بے عزت کرتے ہیں)۔اور آپ نے فرمایا، تواضع میں یہ بھی (شامل) ہے کہ کسی مجلس میں نیچے مقام پر بیٹھے اور جس سے ملے اس پر سلام کرے اور جھگڑے کو ترک کرے، اگرچہ حق پر ہو اور اسے پسند نہ کرے کہ تقویٰ پر تیری تعریف ہو۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۴۶)

○ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے، تواضع یہ ہے کہ تم لوگوں کو وہ عطا کرو جسے تم چاہتے ہو کہ کوئی تم کو عطا کرے۔راوی نے پوچھا۔حد تواضع کیا ہے جس کے کرنے پر بندہ عرف عام میں متواضع سمجھا جائے۔فرمایا تواضع کے درجات ہیں۔ان میں یہ بھی ہے کہ انسان اپنے نفس کی قدر جان کر (ریاکاری سے نہیں بلکہ) سچے دل سے اپنے کو اُس منزلت سے پست تر دکھائے۔اور یہ بات پسند کرے کہ دوسروں کو بھی وہی ملے جسکو وہ اپنے لئے چاہتا ہے۔اگر کسی کی برائی دیکھے تو اسکا بدلہ نیکی سے دے۔غصے کا پینے والا، قصور کا معاف کرنے والا ہو۔ واللہ یحب المحسنین - اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔
(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۴۴)

○ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، جب تم یہ جاننا چاہو کہ تم میں نیکی ہے یا نہیں تو اپنے دل پر غور کرو۔اگر وہ اللہ کے مطیع بندوں سے محبت کرتا ہے اور گناہگاوں سے بغض رکھتا ہے۔تو سمجھ لو کہ تم میں نیکی ہے۔اور اگر وہ اہل اطاعت سے بغض رکھتا ہے اور اور گناہگاروں سے محبت، تو سمجھ لو کہ تم میں نیکی نہیں اور اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے۔آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے محبت یا بغض نہیں رکھتا تو اس کا کوئی دین ہی نہیں۔" مومن کی تین علامتیں ہیں۔علم باللہ (اللہ کی خوشنودی کی خاطر علم حاصل کرنا) اور محبت فی اللہ اور بغض فی اللہ۔

عبادت

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، توریت میں لکھا ہے۔اے ابن آدم اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبت سے خالی کرتا کہ میں تیرے دل کو بے نیازی سے پر کردوں اور طلب رزق کے معاملے میں تجھکو بے پرواہ بنادوں اور تیری احتیاج کا سد باب کردوں اور میرے (یعنی خدا کے) خوف سے اپنے دل کو پر کر۔اور اگر تونے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو شغل دنیا سے پر کردوں گا اور تیری محتاجی کا سد باب نہیں کروں گا اور تیری طلب میں تجھے بے پرواہ بنادوں گا۔اے میرے صدیق بندو، میری عبادت سے دنیا میں طلب راحت کرو، میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز کروں گا۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۰۴)

○ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام نے فرمایا، عمل درست نہیں ہوتا مگر نیت سے یعنی اگر کوئی عمل نیک قربتہً الی اللہ (خوشنودی خدا) کی نیت سے نہ کیا جائے تو وہ باطل ہے۔
(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۰۵)

○ حضرت علی علیہ السلام کے موذن عامر کے والد ابن نباح اذان میں حی اعلیٰ خیر العمل، حی اعلیٰ خیر العمل کہا کرتے تھے۔حضرت علی علیہ السلام نے ان کو اذان میں یہ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا، عدل کے ساتھ اذان کہنے والوں کو مرحبا، اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کو مرحبا و اھلاً۔(من لایحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۱۰۸)

○ حضور کریم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی نماز کی امامت فرمارہے تھے، ختم نماز کے بعد آپ نے فرمایا۔امام جراءت کیلئے لازم ہے کہ وہ اوسط آواز سے قرائت کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
و لا تجهر بصلاتك و لا تخافت بها -(سورۃ الاسراآیت ۱۱۰)(اور اپنی نماز نہ بہت چلا کر پڑھو اور نہ بہت آہستہ)(من لایحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۲۶۴)

○ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے، اللہ کی عبادت میں سب سے افضل شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۹۹)

○ فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام نے، جس نے عمل کیا اُس چیز پر جو اللہ نے اس پر فرض کی ہے تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۰۵)

○ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، اس دین اسلام میں دل تنگی نہیں ہے۔پس لوگوں کو اس میں نرمی کے ساتھ داخل کرو اور عبادت خدا کو (اس میں شدت اور مبالغہ کر کے) اُس کے بندوں کیلئے باعث نفرت نہ بناؤ ورنہ تم اس سوار کے مانند ہو جاؤ گے جو اپنی سرعت سیر (تیز رفتاری) کی بناء پر سفر سے بھی باز رہتا ہے اور اپنے مرکب (سواری) سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۰۷)

○ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے، کسی شخص کے طول رکوع و سجود (یعنی لمبی نمازوں) کو نہ دیکھو۔کیونکہ یہ تو اس کی (یا بعض ریاکاروں کی) عادت ہو گئی ہے۔اگر اس کو ترک کر دے تو اُسے وحشت ہو گی۔بلکہ (اُس کے تقوے کو دیکھنا ہو تو) اُس کی بات کی سچائی اور ادائے امانت کو دیکھو۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۲۶)

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے (اپنے ایک صحابی سے) فرمایا مذاہب باطلہ تم کو (کہیں) مذہب حق سے ہٹا نہ دیں۔خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہی ہے جو خدا کی اطاعت کرے۔اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک فرزند سے فرمایا، بیٹا کوشش (حصول اعمال خیر) کو اپنے لئے لازم قرار دو اور عبادت و اطاعت خدا میں اپنی تقصیر (کمی) کے معترف رہو۔کیونکہ خدا کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔(اُصول کافی جلد دوم صفحہ ۹۶)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، اللہ نے وحی کی حضرت داود علیہ السلام پر اے داود، گناہگاروں کو بشارت (خوشخبری) دیدو اور صدیقوں (نیک لوگوں) کو ڈراؤ۔انہوں نے عرض کیا یہ دونوں صورتیں کیسے ہوں۔حکم ہوا۔گناہگاروں سے کہو کہ میں توبہ کا قبول کرنے والا ہوں (اور توبہ پر قائم رہنے والوں کے) گناہوں کا بخشنے والا ہوں۔اور صدیقوں (نیک لوگوں) کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال (نیک) پر مغرور نہ ہوں۔کیونکہ جس کو میں روز حساب پکڑوں گا وہ عذاب میں مبتلا ہو جائیگا۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۸۱)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث قدسی کو بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، بہت سے عمل (نیک) کرنے والے اپنے عمل پر (پورا) بھروسہ نہیں کرتے۔یہ لوگ اگر کوشش کریں اور عمر بھر میری عبادت کر کے اپنے نفسوں کو مشقت میں ڈالیں تو وہ قاصر رہیں گے اور میری عبادت کی اس تہہ (اصل) تک نہ پہنچ سکیں گے، جس (عبادت) کے ذریعہ جستجو کریں میرے انعام و اکرام کی اور ان نعمتوں کی جو میری جنت میں ہیں۔اور وہ بلند درجات جو میرے جوار (قرب) میں ہیں، لیکن یہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔پس لوگوں کو چاہیئے کہ مجھ سے ڈریں (تقویٰ اختیار کریں) اور میرے فضل کے امیدوار رہیں اور میری طرف سے اچھا گمان (رحم و کرم کا) رکھیں تو مطمئن ہو جائیں گے۔ایسی صورت میں میری رحمت انکو گھیر لے گی او میری رضا اور مغفرت ان تک پہنچ جائیگی اور میرا عفو انکو ڈھانپ لیگا۔میں رحمان و رحیم اللہ ہوں، اسی لئے میرا یہ نام ہے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکی اس وقت تک نہیں دی گئی جب تک اللہ کے ساتھ اس کا حسن ظن (اجر و ثواب اور رحم و کرم کی توقع) نہ ہو۔اپنی امیدوں کو اس سے وابستہ نہ رکھتا ہو اور حسن خلق (اچھے اخلاق) کا مالک نہ ہو اور لوگوں کی غیبت سے باز نہ رہے اور قسم ہے معبود یکتا کی، خدا کسی مومن کو بعد تو استغفار معذب نہیں کرتا مگر جبکہ خدا سے اسے سوئے ظن (بدگمانی) ہو اور امید (رحم و کرم) میں کوتاہی ہو یا بد خلقی (بد اخلاق) ہو یا مومنوں کی غیبت کرے۔خدا کی قسم بندہ مومن کا حسن ظن (نیک گمان) خدا کے ساتھ اسی صورت میں ہو گا کہ وہ مومن اپنے گمان کے مطابق خدا کو سمجھے بھی۔یعنی یہ یقین رکھے کہ خدا کارساز مطلق ہے کیونکہ سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔وہ حیا کرتا ہے اس بات سے کہ بندہ مومن کے حسن ظن (اس سے رحم و کرم کی توقع) کے بعد اس کے گمان کے خلاف عمل کرے اور اس کی امید کو قطع کرے۔پس اللہ کی طرف سے اچھا گمان رکھو اور اس کی (اطاعت کی طرف) رغبت کرو۔(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۹۱، ۹۲)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے (اہل علم کو نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے (علماء کے ایک گروہ سے) کہا۔ تم لوگ دنیا کی (دولت) کے لیئے سعی و کوشش کرتے ہو، حالانکہ اس میں رزق بے عمل (بھی) خدا تمہیں دیتا ہے۔ (یعنی ہر جاندار کا رزق خدا کے ذمہ ہے) اور آخرت کے لیئے عمل نہیں کرتے، حالانکہ وہاں بے عمل کیلئے کوئی رزق نہیں دیا جاتا۔ وائے ہو تم پر اے علمائے سوء، تم اجر چاہتے ہو اور عمل (کے وقت) کو ضائع کرتے ہو۔ قریب ہے کہ صاحب عمل (نیک) کا عمل قبول کیا جائے اور قریب ہے کہ تم دنیا کی تنگی سے نکل کر قبر کی تاریکی میں چلے جاؤ۔ (اس وقت) کیا حال ہوگا ان اہل علم کا جنھیں آخرت (کے امور) کی طرف جانا چاہیے مگر وہ دنیا (کمانے) کی طرف متوجہ ہیں۔
(اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۳۷)

○ ہشام بن سالم و محمد بن حمران نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو چار چیزوں سے ڈرتا ہے (تو) وہ ان چار چیزوں (آیات مبارکہ) سے کیوں مدد حاصل نہیں کرتا۔ تعجب ہے کہ جو شخص (کسی بھی وجہ سے) خوفزدہ ہے تو وہ (اپنے خوف کو دور کرنے کیلئے) اللہ تعالیٰ کے اس قول (آیت مبارکہ) سے کیوں مدد نہیں لیتا۔ (اس آیہ مقدسہ کے ورد کے وسیلے سے کیوں دعا نہیں کرتا) حسبنا اللہ و نعم الوکیل (آل عمران آیت ۱۷۴) (میرے لئے کافی ہے اللہ اور وہ سب سے اچھا مددگار ہے) اس لئے کہ میں نے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ قول (اس آیہ مبارکہ کو) بھی سنا ہے۔ (پھر چلے آئے مسلمان اللہ کے احسان اور فضل کے ساتھ۔ کچھ نہ پہنچی انکو برائی۔ (آل عمران ۱۷۴)

اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کسی غم میں مبتلا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارکہ سے کیوں مدد نہیں لیتا۔ (یعنی غم میں مبتلا شخص اس آیہ مقدسہ کے ورد کے ذریعہ کیوں دعا نہیں کرتا۔) لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ (نہیں ہے کوئی اللہ سوائے تیرے۔ تو پاک ہے۔ بیشک میں ظالموں (گناہگاروں) میں سے ہوں۔ اس لئے کہ اس (دعا) کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول (آیہ مبارکہ کو) بھی سنا ہے۔ (پھر سن لی ہم نے اس کی فریاد اور بچایا اس کو گھٹن سے۔ اور یوں ہی ہم بچالیتے ہیں۔ ایمان والوں کو۔

(الانبیاء۔ ۸۸)

اور مجھے اس شخص پر تعجب ہے کہ جس سے مکر و فریب کیا گیا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کیوں مدد نہیں لیتا۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیرا بالعباد۔ (سورہ مومن آیت۔ ۴۴)۔ (اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو بے شک اللہ کی نگاہ میں سب بندے ہیں۔) اس لیئے کہ اس آیت کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی سنا ہے۔ پھر بچالیا اللہ نے اس برے داؤ سے جو وہ (لوگ اسکے خلاف) کرتے تھے۔ (سورہ مومن آیت ۴۵)۔

اور مجھے تعجب ہے کہ جو شخص دنیا اور اس کی زینتیں چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کیوں مدد نہیں حاصل کرتا۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ (کہف آیت۔ ۳۹) اس لیئے کہ میں نے اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی سنا ہے (اگر تو دیکھتا ہے مجھکو کہ میں کم ہوں تجھ سے مال اور اولاد میں تو امید ہے کہ میرا رب مجھے دیگا اپنی جنت سے اس سے بہت)۔ (کہف آیت۔ ۴۰) (من لا یحضرہ الفقیہ جلد چہارم۔ صفحہ ۲۸۵،۲۸۶)

طلب اولاد کیلئے دعا

○ حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تم طلب اولاد کیلئے یہ دعا پڑھو۔

رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین.....الخ (سورہ انبیاء آیت ۸۹) (اے میرے پروردگار تو مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔ اور تو اپنے پاس سے میرے لیئے میرا جانشین بنادے جو میری زندگی میں میرا وارث ہو اور میرے مرنے کے بعد میری طلب مغفرت کرے۔ اور اس کو میرے لیے صحیح الخلقت پیدا کر اور اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ قرار دے۔ اللھم انی استغفرک واتوب الیک انک انت الغفور الرحیم۔ (اے اللہ تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اس لیئے کہ تو ہی مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔) اس دعا کو ستر مرتبہ پڑھے۔ اس لیئے کہ جو اس دعا کو کثرت سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ (سب کچھ) دے گا جس کی وہ تمنا کریگا۔ مال کی اور اولاد کی اور دنیا و آخرت کی بھلائی کی۔ اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ استغفروا ربکم انہ کان

للارا ــــــــالخ (تم لوگ اپنے رب سے مغفرت (گناہوں کی بخشش) کی دعا مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔اور وہ (استغفار سے) تم پر آسمان سے موسلا دھار پانی برسائے گا اور مال و اولاد میں ترقی دے گا اور تمھارے لیئے باغ بنائے گا اور تمھارے لیئے نہریں جاری کر دے گا۔ (سورہ نوح ۔آیت ۱۰، ۱۱)

(یعنی استغفار (توبہ) کرنے پر اللہ تعالیٰ کی اتنی نعمتیں تمہیں ملیں گی)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے شب قدر کے متعلق فرمایا کہ اسے تلاش کرو۔ اکیسویں اور تئیسویں شب میں۔لوگوں نے آپ سے پوچھا۔لیلتہ القدر ہزار مہینوں سے بہتر کیوں ہے۔آپ نے فرمایا جو (بھی) عمل نیک اس رات میں ہوگا وہ ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔(من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۳۳۸)

دین میں غلو کرنے والے

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، اے ربیع وائے ہو تجھ پر ریاست کو طلب (طمع مرتبہ و دولت) نہ کر اور ظالم (گناہگار) لوگوں کے پیچھے نہ چل اور ہمارے (دین کے) ذریعے لوگوں کا مال نہ کھا اور ہمارے بارے میں وہ باتیں بیان نہ کر جو ہم خود اپنے لیئے نہیں کہتے۔(یعنی ہمارے اوصاف میں غلو نہ کر)۔روز قیامت تجھے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور تجھ سے ضرور سوال ہونا ہے۔پس اگر تو سچا ہے تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر جھوٹا ہے تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔(اصول کافی ۔جلد دوم۔ صفحہ ۳۱۷)

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ، جس وقت حضرت علی علیہ السلام اہل بصرہ (جنگ جمل) سے قتال کر کے فارغ ہوے تو آپ کے پاس ستر (۷۰) سوڈانی آئے۔ آپ کو سلام کیا اور اپنی زبان میں آپ سے بات کی۔آپ نے ان لوگوں سے کہا۔میں وہ نہیں ہوں جو تم لوگ (مجھے) کہتے ہو۔میں تو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہوں۔مگر وہ لوگ نہیں مانے۔ اور اللہ ان پر لعنت کرے۔انھوں نے کہا۔نہیں بلکہ آپ وہ ہیں۔آپ نے فرمایا۔اگر تم لوگ اپنے قول سے نہیں پلٹے اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ نہیں کی تو میں تم لوگوں کو قتل کر دوں گا۔ ان لوگوں نے توبہ کرنے اور اپنے قول (عقیدے) سے پھرنے سے انکار کیا۔اس پر آپ نے

حکم دیا کہ ان سب کیلیۓ چند کنویں کھودے جائیں۔چنانچہ کنویں کھودے گئیے اور ان کنوؤں کے درمیان سوراخ بنادیئے گئیے۔پھر ان کنوؤں میں ان سب کو ڈال دیا گیا اور ان کنوؤں کے منہ ڈھانپ دیئے گئیے۔پھر ان کنوؤں میں سے ایک کنویں میں آگ روشن کر دی گئی کہ جس کے اندر ان میں سے کوئی نہ تھا اور اس کا دھواں ان تمام کنوؤں میں بھر گیا اور وہ (سب) اس سے دم گھٹ کر مر گئیے۔

(اس حدیث کو لکھنے کے بعد اس کتاب (من لایحضرہ الفقیہ) کے مولف علامہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ، "غلات" (غلو کرنے والے) خدا ان پر لعنت کرے، کہتے ہیں کہ اگر علی رب نہ ہوتے تو (آپ کو رب کہنے والے) ان سوڈانیوں کو آگ کا عذاب نہ دیتے تو (ان کی اس دلیل کے جواب میں) ان سے کہا جائیگا۔اگر وہ رب ہوتے تو وہ کنویں کھودنے اور ان کے درمیان سوراخ رکھنے اور ان کنوؤں کے منہ ڈھانپ دینے کے محتاج نہ ہوتے بلکہ وہ ان کے اجسام میں آگ پیدا کر دیتے وہ بھڑک اٹھتی اور انھیں جلا دیتی۔مگر چونکہ وہ بندے اور مخلوق تھے، اس لیئے انھوں نے کنویں کھدوائے پھر جو کچھ بھی کیا وہ کیا تا کہ ان پر حکم خدا جاری کریں اور انھیں قتل کر دیں۔اور جو شخص آگ کا عذاب دے، اس سے حد جاری کرے، وہ رب ہو تو پھر جو بغیر آگ کے عذاب دے وہ رب نہ ہوگا۔حالانکہ ہم ایسی مثالیں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو غرق سے، کسی کو آندھی سے، کسی کو طوفان سے، کسی کو ٹڈیوں سے، کسی کو چچڑی اور جوں سے، کسی کو مینڈکوں سے اور خون سے اور کسی کو کنکریوں سے عذاب دیا۔ (الی آخر) (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم۔ صفحہ ۸۶-۸۷)

حضرت علی وصی رسولؐ و ناصر رسول ہیں۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یا علی اللہ تعالیٰ نے اہل دنیا پر نظر ڈالی تو تمام عالمین میں سے مردوں میں مجھے منتخب کیا۔پھر سارے عالمین میں سے تمہیں منتخب کیا اور سارے عالمین کے مردوں میں سے تمھاری اولاد کے ائمہ طاہرین کو منتخب کیا اور پھر تمام عالمین کی عورتوں میں سے فاطمہ زہرہ (علیہا السلام) کو منتخب کیا۔یا علیؑ۔میں نے تین مقامات پر اپنے نام کے ساتھ تمہارے نام کو دیکھا تو اسے دیکھتے ہوئے مجھے خوشی ہوئی۔جب

میں معراج میں آسمان پر جانے سے پہلے بیت المقدس پہنچا تو اس کے صخرہ پر لکھا ہوا پایا۔

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ (نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے ان کے وزیر کے ذریعہ ان کی تائید کی اور ان کی نصرت کی میں نے جبرئیل سے پوچھا میرا وزیر کون ہے۔ انہوں نے کہا علی ابن ابی طالبؑ۔ پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا تو اس پر لکھا ہوا پایا۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ۔ (بیشک میں ہی اللہ ہوں نہیں ہے کوئی اللہ سوائے میرے اکیلے کے۔ محمدؐ میری مخلوق میں سے میرے منتخب بندے ہیں۔ میں نے ان کی تائید اور ان کی نصرت کی ان کے وزیر کے ذریعے۔) میں نے پوچھا میرا وزیر کون ہے۔ جبرئیل نے (تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ علی ابن ابی طالبؑ۔ پھر جب میں رب العالمین کے عرش تک پہنچا تو اس کے ستونوں پر لکھا ہوا پایا۔ انی انا اللہ۔ لا الہ الا انا وحدی محمدا حبیبی و ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ۔ (میں ہی اللہ ہوں، نہیں ہے کوئی اللہ سوائے میرے اکیلے کے۔ محمد (صلعم) میرے حبیب ہیں، میں نے ان کی تائید و نصرت کی ان کے وزیر کے ذریعے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ۔ جلد چہارم۔ صفحہ ۲۷۴)

مجالس ذکر محمدؐ وآل محمدؐ

○ علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمارے شیعہ آپس میں ایکدوسرے پر رحم کرنے والے ہیں۔ جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں (اور ہمارا ذکر کرتے ہیں) ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ (اس لیئے کہ) جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو اللہ کا ذکر (بھی) ہوگا۔ اور فرمایا۔ اللہ کے کچھ فرشتے ہیں، علاوہ کراماً کاتبین کے، جو گھومتے رہتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کی طرف سے گذرتے ہیں جو ذکر محمدؐ و آل محمدؐ کرتے ہیں تو (ایکدوسرے سے) کہتے ہیں۔ ٹھیر جاؤ تم نے اپنی ضرورت (تلاش) کو پالیا۔ پس وہ (اس مجلس میں) بیٹھ جاتے ہیں، اور علم دین میں ان کی موافقت کرتے ہیں۔ اور جب کھڑے ہوتے ہیں تو ان کے بیماروں کی عیادت کرتے ہیں۔ ان کے جنازوں میں شرکت کرتے ہیں اور محافظت کرتے ہیں ان کے مسافروں کی۔ یہ ہے وہ مجلس جس میں بیٹھنے والا شقی نہیں

ہوتا۔ اور آپ نے فرمایا۔ بعض ملائکہ فضیلت محمد وآل محمد کا ذکر کرنے والوں کو دیکھتے ہیں تو آپس میں ایکدوسرے سے کہتے ہیں۔ ان لوگوں کو دیکھو کہ باوجود اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے، یہ فضیلت آل محمد (علیہم السلام) کو بیان کرتے ہیں۔ یہ سن کر ملائکہ کا دوسرا گروہ کہتا ہے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔ ۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۱۰)

○ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ، شیطان اور اس کی ٹولی کیلئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز، برادران لمانی کا فی سبیل اللہ ایکدوسرے سے ملنا ہے۔ فرمایا۔ جب دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم اہلبیتؑ کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرے کو بری طرح نوچتا ہے اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح چیختی اور چلاتی ہے۔ ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے یہ معلوم کرکے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۱۰)

○ حضرت ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا، ایکدوسرے سے ملاقات کیا کرو اس ملاقات سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کا تذکرہ ہوگا اور ہماری احادیث تم کو ایکدوسرے پر مہربان بنائیں گی۔ اگر تم ان (احادیث) سے فیض حاصل کروگے تو ہدایت پاؤگے اور نجات حاصل کروگے۔ اور اگر انھیں چھوڑدوگے تو گمراہ اور ہلاک ہوجاؤگے۔ ان احادیث پر عمل کرو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۱۱۰)

○ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، جب تین یا زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی تعداد کے برابر ملائکہ وہاں آتے ہیں۔ اگر مومنین (اپنے لیئے) دعائیں کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں۔ اور اگر وہ (دشمنوں کے) شر سے پناہ مانگتے ہیں تو وہ (ملائکہ) خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شر کو ان سے دور رکھے۔ اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو وہ ملائکہ بھی ان کیلیئے دعا کرتے ہیں۔ (الی آخر) (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۱۱)

ریاکاری

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ لوگوں کی نیتیں پوشیدہ ہوں گی اور ان کے ظاہری اعمال (نیک) جو بطمع دنیا ہوں گے لوگوں پر ظاہر ہوں گے، جن سے ان کا مقصد قرب خدا کا حصول نہ ہوگا بلکہ ان کی یہ دینداری دکھاوا ہوگی۔ عذاب الٰہی کا خوف ان کے دلوں میں نہ ہوگا۔ اس وقت (دکھاوے کے خضوع و خشوع کے ذریعے) وہ خدا کو اس طرح پکاریں گے جیسے ڈوبنے والا پکارتا ہے لیکن خدا ان کی دعا قبول نہ کرے گا۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۱۴)

○ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیہ مبارکہ کے متعلق (جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔) فرمایا، جو شخص ثواب کیلئے کام کرتا ہے اور تقرب خدا کو ملحوظ نہیں رکھتا بلکہ وہ لوگوں کی (نظروں میں عزت کا طالب ہو کر ان کی) رضاجوئی کا طالب ہو کر چاہتا ہے کہ لوگ اسکے عمل (نیک) کا چرچا سنیں، تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کی عبادت میں دوسروں کو شریک بناتا ہے۔ پھر فرمایا۔ جو کوئی چھپا کر نیکی کرتا ہے تو کچھ عرصہ نہ گذرے گا کہ اللہ اسے اس عمل نیک کا (دنیا میں بھی) بدلہ دیگا اور جو بدی کو چھپا کر (لوگوں کی نظروں سے چھپ کر) کرے گا تو کچھ عرصہ بعد اللہ اس کیلئے (دنیا میں ہی) بدی کا بدلہ ظاہر کر دیگا۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۱۳)

○ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے۔ جو لوگ دین کے حیلہ سے دنیا کمانا چاہتے ہیں ان کیلئے ہلاکت ہو اور ان کیلئے بھی جو ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو دوسروں کو انصاف کی ہدایت کرتے ہیں اور ان کیلئے بھی جن لوگوں میں رہ کر مومن (مجبوراً) تقیہ کرے۔ کیا یہ لوگ (بظاہر دیندار بن کر) مجھے دھوکہ دیتے ہیں، مجھکو اپنی جسارت دکھاتے ہیں۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ ان کو وہ سخت عذاب دونگا کہ اہل عقل حیران رہ جائیں گے۔ (اصول کافی۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۱۸)

معرفت امامت وولایت

○ ابی یعفور سے مروی ہے کہ، میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں۔ پس مجھے بڑا تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے، صداقت ہے اور وفا ہے۔ برخلاف اس کے آپ کے (بعض) دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا ہے اور نہ صدق۔ یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئیے اور میری طرف خشمناک (ناراض) ہو کر دیکھا اور فرمایا۔ نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ۔ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کیلئے جو قربت ایزدی حاصل (کرنے کی کوشش) کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت و دوستی کے ساتھ۔ میں نے پوچھا کیا ان کیلئے دین اور ان کیلئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کیلئے دین اور ان کیلئے عتاب نہیں۔ پھر فرمایا۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور (اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے، تاریکیوں سے نور کی طرف (یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف) اللہ کے مقرر کردہ ہر امام عادل کیساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے۔ پھر فرمایا۔ والذین کفروا اولیھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمت (جو لوگ کافر ہیں ان کیلئے اولیاء شیاطین ہیں جو ان کو نور سے ظلمت کی طرف لیجاتے ہیں)۔ (مراد یہ ہے کہ وہ تھے تو نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان ظالم اماموں کی دوستی و محبت کی بناء پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے۔ اولیئک اصحب النار ھم فیھا خلدون پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔) (اصول کافی جلد اول صفحہ ۳۷۱)

○ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا۔ ہم سے کہا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو فرمایا، ہاں کہا تو ہے۔ میں نے کہا۔ چاہے زنا کرو چاہے چوری کرو چاہے شراب پیو۔ فرمایا انا للّٰہ و انا الیہ راجعون واللہ تم نے

ہمارے معاملے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے مواخذہ کیا جائیگا اس کا مواخذہ ان لوگوں سے نہ کیا جائیگا۔ میں نے تو یہ کہا کہ معرفت کے بعد عمل خیر جو چاہو کرو۔ کم ہو یا زیادہ، وہ قبول کیا جائیگا۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۴۶۴)

○ ابو بکر حضرمی نے بیان کیا، میرے خاندان میں ایک شخص بیمار ہوا۔ میں اس کی عیادت کیلئے گیا۔ میں نے (از راہ ہمدردی) اس سے کہا۔ میرے بھائی میں تمہیں نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم قبول کر لو گے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ کہو۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اس نے کہدیا۔ میں نے کہا۔ بغیر یقین کے یہ گواہی فائدہ نہ دے گی۔ اس نے کہا یقین کے ساتھ ہے میں نے کہا۔ یہ بھی کہو۔ اشھد ان محمداً رسول اللہ۔ اس نے یہ بھی کہدیا۔ میں نے کہا۔ یہ بھی کہو۔ اشھد ان علیاً ولی اللہ، وصی رسول اللہ و خلیفتہ اس نے یہ بھی کہدیا۔ میں نے کہا یہ گواہی فائدہ نہ دے گی بغیر یقین کے۔ اس نے کہا میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ پھر میں نے ائمہ علیھم السلام کے نام اس کو ایک ایک کر کے بتائیے اور اس نے (ان ائمہ علیھم السلام کی امامت کا) اقرار کیا اور کہا کہ یہ گواہی بھی یقین کے ساتھ ہے۔ تھوڑی دیر بعد۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے گھر والے شدت سے رونے پیٹنے لگے، میں وہاں سے چلا آیا۔ اس کے کچھ دن بعد میں وہاں پہنچا تو ان کے غم کو ہلکا پایا۔ میں نے اس کی زوجہ سے پوچھا۔ تمہارے صبر کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا۔ اس موت سے ہم پر سخت مصیبت نازل ہوئی ہے۔ لیکن اس (میرے مرحوم شوہر) نے رات کے وقت مجھے اپنے کو خواب میں دکھایا۔ میں نے پوچھا۔ کیا تم فلاں ہو۔ اس نے کہا ہاں میں نے پوچھا۔ کیا تم مرے نہیں۔ اس نے کہا۔ مرا تو ہوں لیکن نجات پائی ان کلمات (کے اقرار کی وجہ) سے جو ابو بکر حضرمی نے (وقت انتقال) مجھے تعلیم کیئے تھے۔ اگر وہ تعلیم نہ ہوتی تو میں (بھی) تیرے خاندان والوں میں ہوتا۔ یعنی معذب۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۷۹)

ثواب المرض

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالی (کراماکاتبین میں سے) بائیں طرف والے فرشتے سے فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کا کوئی گناہ نہ لکھنا جب تک کہ یہ میری قید (بیماری) میں ہے۔ اور دائیں طرف والے (فرشتے) سے کہتا ہے تو اسی طرح (اس کی نیکیاں) لکھتا رہ جس طرح بحالت صحت لکھتا تھا۔ اور آپؑ نے یہ بھی فرمایا۔ جسم بیمار نہ ہو تو یہ اس کیلئے برا ہے۔ اور فرمایا۔ ایک رات کا بخار (مومن کیلئے) کفارہ ہوتا ہے۔ اس کے گناہوں کا۔ (فروغ کافی جلد ا صفحہ ۲۷۲)۔

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو (مومن) کسی مریض (مومن) کی قربتہً الی اللہ عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے اس کا نام لے کر ندا کرتا ہے۔ اے فلاں۔ تو اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے جنت کے ثواب کیلئے۔ (فروع کافی جلد ا صفحہ ۲۷۵)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ عیادت کرنے والے کیلئے سب سے بڑا اجر (ثواب) اس میں ہے کہ جب اپنے مومن بھائی کی عیادت کرے تو کم سے کم اس کے پاس بیٹھے۔ ہاں (مگر) جب مریض (خود) زیادہ دیر اس کا بیٹھنا چاہے اور اس سے (بیٹھنے کی) درخواست کرے۔ (فروع کافی جلد ا صفحہ ۲۷۴)

○ راوی کہتا ہے کہ ہم نے ایک راستے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا استقبال کیا تو فرمایا۔ (تم لوگوں کا) کہاں جانے کا ارادہ ہے ہم نے کہا۔ فلاں شخص کی عیادت مقصود ہے۔ فرمایا۔ تم میں سے کسی کے پاس سیب، موسمی، ترنج یا تھوڑی سی خوشبو یا تھوڑا سا عود بخور ہے؟۔ ہم نے کہا، ہمارے پاس ان میں سے کوئی چیز نہیں۔ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ مریض کو ایسی چیزوں سے راحت ملتی ہے۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۷۴)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھو اور اس کے پاس کم بیٹھو۔ کیونکہ حماقت کی عیادت مریض کیلئے درد (مرض) سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۷۴)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، جس (مومن) نے اپنا کفن اپنے گھر میں رکھ چھوڑا ہو وہ غفلت کرنے والوں میں نہ لکھا جائے گا اور جب جب (وہ) اس کفن پر نظر ڈالے گا (اس کیلئے) باعث اجر (ثواب) ہوگا۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۵۳)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ (سب سے زیادہ) عقلمند مومن کون ہے۔ فرمایا۔ جو موت کا ذکر زیادہ کرے اور اعمال خیر مہیا کرنے میں (زیادہ سے) زیادہ کوشاں ہو۔ (فروع کافی جدل اول صفحہ ۳۵۳)

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، ہرروز (ایک) منادی ندا کرتا ہے۔ پیدا کرو موت کیلئے۔ جمع کرو فنا ہونے کیلئے اور تعمیر کرو خراب ہونے کیلئے۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۵۳)

○ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کے فرمایا۔ اے لوگو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اہل دنیا شام و صبح۔ مختلف حالات میں بسر کرتے ہیں۔ کوئی بستر مرض پر کروٹیں بدلتا ہے تو کوئی کسی کی عیادت کیلئے جاتا ہے کوئی نزع کے عالم میں ہے۔ کسی کے بچنے کی امید نہیں اور کوئی کفن پہنے ہوئے ہے، مگر لوگ دنیا کے طالب ہیں اور موت ان کی طالب ہے۔ وہ موت سے غافل ہیں مگر موت ان سے غافل نہیں۔ اور گذشتگان کے نقش قدم پر موجودہ لوگ بھی جا رہے ہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۲۷۹)

○ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے عید کے دن خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا۔ اے اللہ کے بندو میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس کی نعمت سدا رہے گی۔ جس کی رحمت کبھی ختم نہ ہوگی۔ اور بندے اس سے کبھی مستغنی و بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ اس کی نعمتوں کا بدل اعمال (نیک) نہیں ہو سکتے۔ جس نے تقویٰ کی طرف رغبت دلائی اور دنیا سے اجتناب کی ہدایت کی۔ گناہوں سے بچنے کا حکم دیا۔ وہ اپنی بقا کی وجہ سے صاحب عزت ہے۔ اس نے موت کے ذریعے مخلوق کو اپنا تابعدار بنایا اور موت تمام مخلوقات کی انتہا اور تمام عالمین کا راستہ ہے۔ اور جو لوگ باقی ہیں ان کی پیشانیاں اس (موت) سے بندھی ہوئی ہیں۔ جب وہ آتی ہے تو اہل حرص و ہوس کو (بھی) گرفتار کر لیتی ہے۔ ہر لذت کو منہدم کر دیتی ہے

ہر نعمت کو زائل کر دیتی ہے۔ ہر خوشی کو ختم کر دیتی ہے۔ اور دنیا وہ چیز ہے۔ جس کے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے فنا اور یہاں کے رہنے والوں کی قسمت میں جلاوطنی لکھ دی ہے۔ مگر اکثر لوگ اس دنیا کی بقا چاہتے ہیں اور (اپنی) بنیاد کو بڑی مستحکم سمجھتے ہیں۔ یہ (دنیا) بظاہر شیریں اور سرسبز و شاداب ہے۔ دیکھنے والوں کے دل کو لبھا لیتی ہے اور دولت مند لوگ محتاجوں کو عطا کرنے میں بخل (کنجوسی) کرتے ہیں۔ مگر جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ یہاں رہنا پسند نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے جو کچھ اعمال صالحہ تمہارے پاس موجود ہیں ان کو لے کر یہاں سے نکل جانے کی کوشش کرو اور اس متاع قلیل (دنیا) سے بہت زیادہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفہ ۲۹۴)

وصیت

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وصیت فرض ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی وصیت کی ہے، اس لئیے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وصیت کرے۔ اور یہ حدیث قدسی بھی بیان کی گئی ہے کہ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم میں نے تجھ پر یہ مہربانیاں بھی کیں کہ تیرے وہ گناہ (دنیا والوں سے) چھپائے کہ اگر تیرے گھر والوں کو بھی معلوم ہو جاتے تو وہ تجھے دفن بھی نہ کرتے۔ اور میں نے تیرے رزق میں وسعت اور کشادگی (بھی) دی۔ پھر میں نے تجھ سے قرض مانگا۔ مگر تو نے کوئی عمل خیر نہیں کیا۔ اور میں نے تیری موت کے وقت تجھے مہلت دی کہ تو اپنے ایک تہائی مال کیلئے کار خیر کی وصیت کر لے مگر تو نے اس آخری وقت بھی کار خیر نہیں کیا۔ (من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۱۳۳)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے کہ جس مرنے والے کا بھی وقت وفات قریب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ (بصارت) اس کے کان (سماعت) اور اس کی عقل اسے واپس کر دیتا ہے تا کہ وہ وصیت کر لے۔ اب یہ اس کا کام ہے کہ وصیت کرے یا چھوڑ دے۔ اور یہی وہ راحت ہے جس کو موت کی راحت کہتے ہیں۔ پس یہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۱۳۲)

○ محمد بن فیض نے ابی صباح کنانی سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا، قول خدا (آیت مبارک)
یاایھا الذین آمنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احد کم الموت حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل منکم او آخران من غیر کم ۔ (اے ایمان والو ۔ جب تم میں سے کسی کے سر پر موت آکھڑی ہو تو وصیت کے وقت تم (مومنوں میں سے دو عادلوں کی گواہی ہونی ضروری ہے ۔ (اور اگر اتفاقاً تم کہیں سفر میں ہو اور سفر میں تم کو موت کا سامنا ہو تو بھی دو گواہ غیری ہی (وصیت کے وقت ضروری ہیں)
اس آیت کے متعلق دریافت کیا ۔ من غیر کم سے کون مراد ہے ۔ فرمایا ۔ اور وہ دونوں کافر ہوں ۔ میں نے کہا ذوا عدل منکم سے مراد کون ہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ اور وہ دونوں مسلمان ہوں ۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۱۴۳)

○ حماد بن عیسیٰ نے حریز سے اور انھوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے ، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا ۔ ایک شخص نے اپنے مال کی فی سبیل اللہ وصیت کر دی ۔ آپ نے فرمایا ۔ اس (مال) کو دیدو جس کیلئے اس نے وصیت کر دی ۔ خواہ وہ یہودی کو ہو خواہ نصرانی کو ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ فمن بدلہ بعد ما سمعھم فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ ۔ (پس اس وصیت کو سننے کے بعد (اگر اس میں تبدیلی کریں تو اسکا گناہ ان لوگوں پر ہے جو اس (وصیت) میں تبدیلی کریں ۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۸۱) ۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۱۴۹)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ، مرنے والے کا اپنے مال پر سب سے زیادہ حق ہے جب تک کہ روح اس سے مفارقت نہ کر جائے ۔ اور آپ نے فرمایا ، اگر وہ (وصیت میں) حد سے تجاوز کرے تو اس کیلئے ایک تہائی سے زیادہ کچھ نہیں ہے ۔ نیز آپ نے فرمایا کہ ، انصار میں سے ایک شخص مر گیا ۔ اس کی ایک کمسن لڑکی تھی اور چھ عدد غلام تھے ۔ مرتے وقت اس نے (کار خیر کے خیال سے) ان سب کو آزاد کر دیا ۔ اور ان غلاموں کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی مال نہ تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ کو اس کی اطلاع دی گئی ۔ آپ نے پوچھا ۔ پھر تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا کیا ۔ اطلاع دی گئی کی لوگوں نے اسے دفن کر دیا ۔ آپ نے فرمایا ۔ اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں اسکو اہل اسلام کے

ساتھ (مسلمانوں کے قبرستان میں) ہرگز دفن نہ کرتا ۔ اس نے اپنی اولاد کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے لئیے چھوڑ دیا ۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۱۳۷)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص موت کے وقت (اپنی موت سے پہلے) اچھی وصیت نہ کرے تو اس کی مروت و عقل میں نقص ہے ۔ پوچھا گیا ۔ یارسول اللہ صلعم مرنے والا کس طرح اچھی وصیت کرے ۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب وفات کا وقت قریب ہو اور سب لوگ جمع ہوں تو وصیت کی ابتداء اس طرح کرتے ہوئے یہ کہے ۔
اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ الرحمن اللھم انی اعھد الیک فی دار الدنیا انی اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک و ان محمدا عبدک و رسولک و ان الجنۃ حق و النار حق و ان البعث حق و الحساب حق و الصراط حق و القدر و المیزان حق .... الخ (اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے اور ظاہر و باطن کو جاننے والے ۔ اے رحمن و رحیم ۔ اے اللہ ۔ میں تجھ سے اس دار دنیا میں عہد کرتا ہوں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے تیرے ۔ تو اکیلا ہے ۔ تیرا کوئی شریک نہیں ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں ۔ اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور حشر و نشر حق ہے ۔ صراط حق ہے اور قدر و میزان حق ہے ۔ اور دین وہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے ۔ اور اسلام وہی ہے جیسی کہ تو نے تشریح کی ہے اور بات وہی ہے جو تو نے بتائی ہے ۔ اور قرآن وہی ہے جیسے تو نے نازل فرمایا ہے ۔ بیشک تو ہی اللہ ہے جو بالکل حق اور واضح ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کی طرف سے (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ درود و سلام پہنچائے ۔ اے اللہ ہر تکلیف اور شدت میں میری مدد کرنے والے ۔ مجھے ہر طرح کی نعمت عطا کرنے والے ۔ قبر میں میری گھبراہٹ کے وقت میری وحشت دور کرنا اور میں تیری بارگاہ میں جس دن حاضر ہوں تو اس دن میرے عہد و پیمان کو کھلا رکھنا ۔ (پھر جو وصیتیں کرنا چاہتا ہو کرے) ۔ (الی آخر) ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیتیں

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ قوم جو آخر زمانے میں پیدا ہوگی اور نبی کے عہد سے ملحق نہ ہوگی اور حجت (خدا) ان کی نگاہوں سے پردے میں ہوگی مگر وہ ان کے ہر سفید و سیاہ (احکام و مناہی) پر ایمان رکھے گی۔ ان کا ایمان لوگوں میں تعجب خیز ہوگا اور ان کا یقین سب (اَگلیوں) سے بڑھا ہوا ہوگا۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۲۶۶)

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی ظالم کی طرف سے مقدمہ کا وکیل بنے یا اس (ظالم) کی اعانت کرے تو پھر جب ملک الموت اس کے پاس آئے گا تو کہے گا تجھے اللہ کی لعنت اور جہنم کی بشارت ہو جو بدترین بازگشت ہے۔ اور آپؐ نے کسی مزدور سے اس وقت تک کام لینے سے منع فرمایا جب تک اس کی اجرت نہ معلوم کر لی جائے۔ (من لا یحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۵)

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی فقیر مسلمان کو حقیر و ذلیل کیا اس نے خدا کے حق کو حقیر و ذلیل کیا اور اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن حقیر و ذلیل کرے گا۔ مگر یہ کہ وہ اس (گناہ) سے توبہ کر لے۔ اور جو شخص مسلمان فقیر کی عزت کرے گا وہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں اسطرح پیش ہوگا کہ اللہ اس سے راضی وہ خوش ہوگا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کوئی بدکاری کی بات سنے اور اسے افشاء (مشتہر) کر دے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے وہ خود (بھی) اس بدکاری میں شامل ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۸، ۹)

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مریض (کی مدد) کیلئے دوڑ دھوپ کرے، خواہ اس (مریض) کی ضرورت پوری ہو یا نہ ہو۔ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائیگا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (یہ سن کر) انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اگر وہ مریض اپنے گھر والوں میں سے ہو یا نہ ہو۔ اگر اس کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرے تو (کیا) اتنا ہی عظیم ثواب ملیگا رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہاں۔ نیز آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی شخص کسی مرد مومن کی

دنیاوی تکلیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی بہتر (۷۲) تکالیف آخرت کی اور بہتر (۷۲) تکالیف دنیا کی دور کرے گا۔ جس میں سے کمترین تکلیف درد قولنج (پیٹ کا درد بھی) ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۱۰، ۱۱)

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے کسی بھائی سے حسن سلوک کرے اور پھر اس پر احسان جتائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عمل (احسان) حبط (ضائع) کر دے گا اور اس کے اوپر احسان جتلانے کے گناہ کا بوجھ باقی رہ جائے گا۔ اور یہ سعی مشکور نہ ہوگی۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ احسان جتانے والے، بخیل اور چغلخور پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔ نیز آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ کسی گناہ و بدی کو حقیر و معمولی نہ سمجھو اگرچہ وہ تمھاری نگاہوں میں کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو اور کسی خیر و نیکی کو بڑی و کثیر نہ سمجھو اگرچہ تمھاری نگاہوں میں وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ گناہ کبیرہ استغفار کے بعد کبیرہ نہیں رہ جاتا اور گناہ صغیرہ اصرار (بار بار کے ارتکاب) کے بعد صغیرہ نہیں رہ جاتا۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۱۲

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، کھانے پر اور پانی پر اور جائے سجدہ پر پھونکنے سے منع فرمایا۔ اور آپؐ نے قبروں کے درمیان اور راستے پر اور کھلے میدان میں، وادیوں میں اور اونٹ باندھنے کی جگہ پر اور پشت خانہ کعبہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ اور شہد کی مکھی کو مارنے سے منع فرمایا اور جانوروں کے منہ پر نشان کے داغ لگانے سے منع فرمایا۔ اور منع فرمایا کہ کوئی شخص غیر خدا کی قسم کھائے۔ اور جو شخص غیر خدا کی قسم کھائے گا اللہ کی نظر میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اور آپ نے مسجد میں حالت جنابت میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔ اور جمعہ کے دن جب امام (پیش نماز) خطبہ دے رہا ہو اس وقت باتیں کرنے کو منع فرمایا۔ پس جو ایسا کرے گا وہ لغو کرے گا اور اس کا جمعہ نہ ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دے گا اور اس کی بازگشت جہنم ہوگی جو بدترین بازگشت ہے۔ اور جو شخص پڑوسی کے حق کو ضایع کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور فرمایا۔ جبرئیل مجھے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت پہنچاتے رہے۔

یہاں تک کہ خیال ہوا (شاید) عنقریب پڑوسیوں کو ایک دوسرے کا وارث بنا دیں گے۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۱۱)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے فرائض کو ادا کرلے وہ سب سے بڑا عبادت گذار ہے۔ اور سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو اپنے مال سے زکوۃ کو ادا کرے اور سب سے زیادہ پرہیزگار وہ ہے جو محرمات سے اجتناب کرے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ متقی وہ ہے جو سچ کہے، خواہ اپنے موافق ہو خواہ اپنے مخالف۔ اور سب سے بڑا عادل وہ ہے جو لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لئے پسند کرے اور دوسروں کیلئے بھی وہی ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے اور سب سے زیادہ ہوشیار اور چالاک وہ ہے جو موت کو شدت سے یاد کرے۔ اور سب سے زیادہ رشک کے قابل وہ شخص ہے جو زیر خاک جانے کے بعد عتاب و سزا سے محفوظ رہے اور اس کو ثواب کی امید ہو۔

اور سب سے زیادہ غافل وہ ہے جو دنیا کے تغیرات کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلتے ہوئے) دیکھے اور اس سے عبرت نہ حاصل کرے۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ قدر و منزلت والا وہ انسان ہے جو دنیا کی (فانی دولت) کی کوئی قیمت نہ سمجھے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ شجاع (بہادر) وہ ہے جو اپنی خواہشات پر غالب آجائے۔ جو شخص علم میں سب سے زیادہ ہے اس کی قیمت (قدر و منزلت) سب سے زیادہ ہے، اور سب سے کم قیمت وہ ہے۔ جو کم علم ہے۔ اور سب سے کم لذت حاصل کرنے والا حاسد ہے۔ اور سب سے کم راحت پانے والا بخیل ہے اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو اس میں بخل (کنجوسی) کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ حق کا سزاوار وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ صاحب علم ہے اور سب سے کم حرمت و عزت والا مرد فاسق (کھلم کھلا گناہوں کا ارتکاب کرنے والا) ہے۔ (الی آخر) (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۲۸۶، ۲۸۷)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے جد نامدار حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یا علی

میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ تم اس وصیت کو یاد رکھو اور جب تک تم میری اس وصیت کو یاد رکھو گے ہمیشہ خیر و بہتری میں رہو گے۔

فرمایا، یا علی جو شخص غیض و غضب کو ضبط کرلے باوجودیکہ وہ اس پر عمل کرنے پر قادر ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے پیچھے امن و امان کو روانہ کرے گا، جس سے وہ لذت یاب ہوگا۔ اور فرمایا، بہترین جہاد یہ ہے کہ انسان اس حالت میں صبح کرے کہ اس کا کسی پر ظلم و ناانصافی کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ اور فرمایا: جس شخص کے نہ دین سے تمہیں نفع پہنچے اور نہ اس کی دنیا سے تو اس کی ہمنشینی میں تمہارے لیئے کوئی بھلائی نہیں اور جو تمہاری تعظیم و تکریم ضروری نہ سمجھے اس کی تعظیم و تکریم تم پر ضروری نہیں۔ اور فرمایا، یا علی، جس کی زبان سے لوگ ڈرتے ہوں وہ جہنمی ہے۔

اور فرمایا۔ یا علی، ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کا کثیر نشہ آور ہے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام گناہوں کو ایک گھر میں بند کر دیا ہے اور اس کی کنجی شراب خواری ہے۔ اور فرمایا، مناسب ہے کہ (ہر) مومن کے اندر یہ آٹھ صفات ہوں۔ (۱) ہلا دینے والے فتنوں کے وقت وقار (۲) بلاؤں کے وقت صبر (۳) خوشحالی اور کشادگی میں شکر خدا (۴) اللہ تعالیٰ نے اس کو جو رزق دیا ہے اس پر قناعت کرے (۵) اپنے دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے (۶) اپنے دوستوں پر بار نہ ڈالے (۷) اپنے جسم پر سختی برداشت کرے (۸) اور لوگوں کو راحت پہنچائے۔ اور فرمایا، آٹھ (۸) مواقع پر اگر لوگوں کو خفت اٹھانی پڑے تو اپنے سوا کسی دوسرے کو برا نہ کہیں۔ (۱) بغیر بلائے کسی کے دسترخوان پر پہنچ جانا (۲) صاحب خانہ پر حکم چلانا (۳) اپنے دشمنوں سے بھلائی کی امید رکھنا (۴) کمینے اور بخیل سے بخشش کی امید رکھنا (۵) دو شخصوں کی راز کی باتوں میں داخل ہونے کی کوشش کرنا جبکہ وہ اسے داخل نہ کرنا چاہتے ہوں۔ (۶) بادشاہ وقت کا استخفاف (حکم عدولی) کرنے والا۔ (۷) ایسی مجلس میں بیٹھنے والا جس میں بیٹھنے کا وہ اہل نہیں۔ (۸) اس شخص سے بات کرنے والا جو اس کی بات سننا نہیں چاہتا۔

○ اور فرمایا، جس شخص پر تنگ دلی مسلط ہوئی اس کی راحت جاتی رہی۔ اور جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ یا علی، اللہ تعالیٰ نے میری امت کیلئے (مندرجہ ذیل

باتوں کو) مکروہ کیا ہے۔ نماز میں فعل عبث کرنا۔ صدقہ دینے کے بعد احسان جتانا۔ مسجد کے اندر حالت جنب میں آنا۔ قبروں کے درمیان ہنسنا۔ لوگوں کے گھروں میں جھانکنا۔ عورتوں کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا، اس لئے کہ یہ اندھا پن پیدا کرتا ہے۔ عورت سے جماع کرتے وقت بات کرنے کو مکروہ کیا ہے۔ اس سے اولاد میں گونگا پن پیدا ہوتا ہے۔ مغرب و عشاء کے درمیان سونے کو مکروہ کیا ہے اس لیئے کہ یہ رزق سے محروم کر دیتا ہے۔ بغیر لنگی پہنے (برہنہ) زیر آسمان غسل کرنے کو مکروہ کیا ہے۔ نماز ظہر میں اذاں و اقامت کے درمیان باتیں کرنے کو مکروہ کیا ہے۔ طوفان کے وقت سمندر کے سفر کو مکروہ کیا ہے۔ اس چھت پر سونے کو مکروہ کیا ہے جس کے چاروں طرف باڑھ نہ بنی ہو۔ کسی مکان میں تنہا سونے کو مکروہ کیا ہے۔ اپنی عورت (زوجہ) سے حالت حیض میں مجامعت کو مکروہ کیا ہے، اگر اس نے ایسا کیا اور (اس کے بعد اگر) جذامی یا مبروص اولاد پیدا ہو تو اپنے سوا کسی اور کو برا نہ کہے۔ جذامی شخص سے بات کرنے کو منع کیا ہے مگر یہ کہ جذامی اور اس کے درمیان چند ہاتھ کا فاصلہ ہو۔ اور کسی شخص کا حالت جنابت میں اپنی عورت سے مجامعت کو مکروہ کیا ہے جبتک کہ غسل جنابت نہ کر لے، وگرنہ لڑکا مجنون پیدا ہو تو اپنے سوا کسی دوسرے کو برا نہ کہے۔ دریا کے کنارے پیشاب کرنے کو مکروہ کیا ہے۔ اور اس درخت کے نیچے رفع حاجت کرنے کو منع کیا ہے جس پر پھل آئے ہوئے ہوں۔ اور کھڑے کھڑے رفع حاجت کرنے کو مکروہ کیا ہے اور کھڑے کھڑے جوتا پہننے کو مکروہ کیا ہے اور اندھیرے مکان میں بغیر چراغ داخل ہونے کو مکروہ کیا ہے۔

○ اور فرمایا، یا علیؑ، آٹھ شخصوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ بھاگا ہوا غلام جبتک کہ وہ اپنے مالک کے پاس لوٹ کر نہ آجائے نافرمان عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو، زکوۃ کو منع کرنے والا، وضوء کو ترک کرنے والا، بالغہ لڑکی جو بغیر اوڑھنی کے نماز پڑھے، پیش نماز جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگ اسکو ناپسند کرتے ہوں۔ وہ شخص جو نشے میں ہو۔ اور وہ شخص جو زمین پر (راستے میں) پیشاب پائیخانہ پھینکتا ہو۔

اور فرمایا، یا علیؑ جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر

بنادے گا۔ (۱) جو شخص کسی یتیم کیلئے پناہ بنے۔ (۲) اور ضعیف پر رحم کرے۔ (۳) اور اپنے والدین پر مہربان ہو۔ (۴) اور اپنے مملوک (غلام یا نوکر) پر نرمی کرے۔

○ اور فرمایا، یا علیؑ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اسکو اللہ تعالیٰ ہر چیز سے ڈراتا ہے۔ اور فرمایا۔ یا علیؑ تین باتوں سے جنون کا خوف ہے۔ قبروں کے درمیان پائیخانہ کرنا۔ ایک جوتا پہن کر چلنا۔ (مکان میں) اکیلے سونا۔ اور تین قسم کے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے قلب مردہ ہوجاتا ہے۔ خسیس اور کمینوں کے ساتھ بیٹھنے سے۔ دولتمندوں کے ساتھ بیٹھنے سے عورتوں کے ساتھ بیٹھنے سے۔ اور ایمان کی تین حقیقتیں ہیں۔ مفلس ہوتے ہوئے بھی مساکین پر خرچ کرنا۔ اپنے مقابلے میں لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا۔ طالب علموں پر علم کا خرچ کرنا۔ اور تین باتیں اگر کسی میں نہیں ہیں تو اس کا عمل پورا نہ ہوگا۔ پرہیزگاری جو اسے اللہ کی نافرمانی سے بچائے۔ اخلاق جس سے لوگوں کی دلجوئی و مدارات کرے۔ حلم و بردباری جس سے جاہلوں کے جہل کو دور کرے اور تین باتیں مومن کی فرحت (خوشی) کا باعث ہوتی ہیں۔ برادران ایمانی سے ملاقات۔ روزہ دار کو افطار کرانا۔ آخر شب میں تہجد کی نماز۔ اور میں (تمام لوگوں کو) تین باتوں سے منع کرتا ہوں۔ حسد و حرص اور تکبر۔ اور چار باتیں شقاوت کی نشانی ہیں۔ آنکھوں کا جمود (آنسو نہ نکلنا)۔ قساوت قلبی (سنگدلی)۔ لمبی چوڑی امیدیں۔ بقا کی خواہش۔

○ اور فرمایا، یا علیؑ، اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے جاہلیت کی نخوت اور اپنے آبا پر فخر کو ختم کر دیا اور فرمایا کہ، آگاہ ہو جاؤ سب لوگ آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوے اور ان میں سب سے زیادہ مکرم (قابل عزت) وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

○ اور فرمایا، یا علیؑ، دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔ اور اچانک موت مومن کیلئے راحت اور کافر کیلئے حسرت ہے۔ اگر یہ دنیا اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک پر مگس (مکھی کے پر) کے برابر بھی اہمیت رکھتی تو (کوئی بھی) کافر اس میں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں پی سکتا تھا۔

○ اور، فرمایا، خضاب میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ یہ دونوں کانوں سے ریح نکال دیتا ہے۔

آنکھوں کا دھندلا پن دور کرتا ہے ناک کے نتھنوں کو ملین (نرم) کرتا ہے • جبڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ ضعف و کمزوری کو دور کرتا ہے۔ شیطانی وسوسے کم ہو جاتے ہیں۔ یہ زینت ہے۔ طیب ہے۔ اور فرمایا۔ بد اخلاقی نحوست ہے اور عورت کی اطاعت ندامت ہے۔ اور ہلکی پھلکی زندگی بسر کرنے والے (بآسانی) نجات پائیں گے۔

○ اور فرمایا، یا علی عقل (حقیقی) وہ ہے جس سے جنت حاصل کی جائے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو خلق کیا وہ عقل ہے۔ (خلق فرمانے کے بعد، اللہ تعالیٰ نے) اس نے کہا۔ آگے آ، تو وہ آگے آئی۔ پھر اس سے کہا پیچھے ہٹ تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق ایسی نہیں پیدا کی جو میرے نزدیک تجھ سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث کے مطابق، عقل حقیقی سے مراد، ذات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے) تیری ہی بناء پر میں لوگوں سے لین دین کروں گا۔ تیری ہی بناء پر میں لوگوں کو ثواب دونگا اور تیری ہی بناء پر میں لوگوں کو عقاب (سزا) کروں گا۔

○ اور فرمایا، یا علیؑ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنو اس لیئے کہ یہ اللہ کے مقرب بندوں کیلئے اللہ کی طرف سے فضیلت ہے۔ تم عقیق سرخ کی انگوٹھی پہنو، اس لیئے کہ اسی کے پہاڑ نے سب سے پہلے اللہ کی ربوبیت اور میری نبوت اور تمہارے وصی ہونے کا اور تمہاری اولاد کی امامت کا اور تمہارے شیعوں کے جنتی ہونے کا اور تمہارے دشمنوں کے جہنمی ہونے کا اقرار کیا۔

○ اور فرمایا، یا علی اس قول میں کوئی بھلائی نہیں جسکے ساتھ عمل نہ ہو۔ (معلم خود بھی اس تعلیم پر عمل کرنے والا ہونا چاہیئے) ۔ اور اس مال و دولت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ جود و سخاوت نہ ہو۔ اور نہ اس سچائی میں جس کے ساتھ وفا نہ ہو۔ اور نہ اس فقہ میں جس کے ساتھ ورع اور پرہیزگاری نہ ہو۔ اور نہ اس صدقہ میں جس کے ساتھ نیت (قربۃ الی اللہ) نہ ہو۔ اور نہ اس زندگی میں جس کے ساتھ صحت و تندرستی نہ ہو اور نہ اس وطن میں جس کے ساتھ امن و خوشی نہ ہو۔

○ اور فرمایا، عالم کا سونا جاہل عابد کی عبادت سے بہتر ہے۔ وہ دو رکعت نماز جو کوئی عالم

پڑھتا ہے۔ وہ اس ایک ہزار رکعت نماز سے افضل ہے جو عابد پڑھتا ہے۔ بد دلی سے دعاء اللہ قبول نہیں کرتا۔

○ اور فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ بہترین توشہ آخرت تقویٰ ہے ○ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے۔ ○ بدترین کمائی سود کی کمائی ہے۔ ○ تم لوگوں کی بازگشت (واپسی) چار ہاتھ زمین (یعنی قبر) کی طرف ہے۔

○ اور فرمایا جو شخص اپنے غصے کو ضبط کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کا اجر عطا کرے گا۔ جو شخص مصیبت پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اُسکو عوض (بدلہ) عطا فرمائے گا۔ ○ طاقتور وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آجائے ○ کانوں سے سنا آنکھوں سے دیکھنے کے مانند نہیں ہوتا۔ ○ قوم کا سردار (حاکم) قوم کا خادم ہوتا ہے۔ ○ بخل (کنجوسی) سے بڑا کون سا مرض ہے۔ ○ حیا مکمل خیر اور خوبی ہے ○ بیشک بعض شعر حکمت سے لبریز ہوتے ہیں اور بعض کے بیان میں سحر ہوتا ہے ○ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اُس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ ○ جو شخص بندوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ ○ صدقہ دے کر آسمان سے رزق اُتار لو، دعا کے ذریعہ بلاؤں کو دفع کرو۔ ○ دلوں کی فطرت یہ ہے کہ جو شخص اُن پر احسان کرے اُس سے محبت کرتے ہیں اور جو اُن سے بدسلوکی کرے اُس سے نفرت کرتے ہیں۔ ○ صدقہ دینے (راہ خدا میں مال خرچ کرنے) سے مال کبھی کم نہیں ہوتا۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد چہارم صفحہ ۲۰۶، ۱۱، ۲۷۸ تک)

دو اہم وصیتیں:۔

○ خثیمہ سے مروی ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رخصت ہونے کیلئے پہنچا تو آپ نے فرمایا۔ اے خثیمہ ہمارے دوستوں کو ہمارا اسلام پہنچا دینا اور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرنا، اور کہنا کہ مالدار (اشخاص) فقیروں کی عیادت (و اعانت) کیا کریں اور قوی، ضعیفوں کی۔ اور انکے جنازوں میں موجود رہا کریں اور اپنے اپنے گھروں میں ایکدوسرے سے ملتے رہیں۔ یہ ملنا جلنا ہمارے امر امامت کے لئے زندگی ہے۔ اللہ اس بندے پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔۔۔۔"اے خثیمہ، ہمارے دوستوں (شیعوں) کو یہ پیغام پہنچا دینا

کہ ہم ان سے دفع نہیں کرتے کسی عذاب کو جو اللہ کی طرف سے ہو، مگر عمل سے۔ اور وہ ہماری ولایت و محبت کو پرہیزگاری (تقوے) کے بغیر نہیں پاسکتے۔ روز قیامت سب سے زیادہ حیرت میں وہ ہوگا جو عدل کی تعریف (زبانی) کرے اور پھر عملاً دوسرے وقت اس کی مخالفت کرے۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۹۸)

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ، ظلم (گناہ) تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ (اگر چاہے تو) بخشش دے گا۔ دوسرا وہ جو نہ بخشے گا اور تیسرا وہ جسے اللہ نہ چھوڑے گا۔ جو گناہ اللہ نہ بخشے گا وہ شرک ہے۔ جو گناہ (اگر چاہے تو) بخش دے گا وہ انسان کا ظلم ہے اپنے پر، ان معاملات میں جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں۔ اور جس کو بے فیصل کیئے نہ چھوڑے گا وہ ظلم ہے بندوں کا بندوں پر۔ (اصول کافی۔ جلد دوم صفحہ ۳۴۷)

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی وصیتیں

○ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزند محمد حنفیہ سے وصیت کے طور پر فرمایا۔ اے فرزند جھوٹی تمناؤں پر اعتماد کرنے سے گریز کرو، اس لیئے کہ یہ احمق لوگوں کا سرمایہ ہے اور آخرت کے امور میں دیر کرتا ہے۔ اور آدمی کی خوش قسمتی صالح ساتھی کا ملنا ہے۔ اہل خیر کے ساتھ بیٹھو تم بھی ان میں سے ہوجاؤ گے اور اہل شر سے جدائی اختیار کرو۔ اور جو لوگ غلط اور فضول باتیں اور جھوٹی اور خود ساختہ کہانیاں سنا کر تمہیں ذکر خدا اور ذکر موت سے روکتے ہیں ان سے ہشیار رہو۔

پھر فرمایا۔۔۔۔۔ اے فرزند، اسلام سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں اور تقوی سے بڑھ کر کوئی بزرگی نہیں اور پرہیزگاری سے بڑھ کر کوئی حفاظت نہیں اور توبہ سے بڑھ کر کوئی شفیع نہیں اور عافیت سے زیادہ خوبصورت لباس نہیں اور سلامت روی سے بڑھ کر کوئی بچاؤ نہیں اور قناعت سے بڑھ کر غنی کرنے والا کوئی خزانہ نہیں۔ اور اپنے قوت لایموت پر راضی رہنے سے بڑھ کر کوئی مال و دولت نہیں۔ اور جس نے اپنی ضروریات کو کم کر لیا اس نے اپنی راحت کا انتظام کر لیا اور سکون کی جگہ بیٹھ گیا، اور حرص گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ تم صبر کا عزم کرکے افکار کا بوجھ اپنے سر سے اتار دو۔ اپنے نفس کو صبر کا عادی بناو، صبر کی عادت بہت اچھی ہے۔ اپنے نفس کو جمیع امور میں خدائے واحد و قہار کی پناہ میں دے دو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو گویا تم نے ایک مضبوط غار میں، بے خطر مقام پر اور محفوظ جگہ پناہ لے لی۔ اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں انتہائی خلوص سے دعا مانگو۔ اس لیئے کہ نیک و بد، دینا یا نہ دینا، رسائی اور نارسائی، سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اے فرزند، رزق دو قسم کے ہیں ایک رزق وہ جس کو تم تلاش کرتے ہو اور ایک رزق وہ جو (اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہے اور) تم کو تلاش کرتا ہے پس اگر تم اس کے پاس نہ پہنچو تو وہ خود تمھارے پاس پہنچ جاتا ہے۔ پس تم اپنے ایک دن کی فکر پر اپنے سال کی فکر کا بوجھ نہ ڈالو اور ہر دن تمھارے لیئے وہی کافی ہے جو اس دن تم کو ملتا ہے۔ لہذا تمھاری عمر میں ایک سال باقی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر (آنیوالے) کل کیلئے جدید رزق دیگا جو تمھارے مقسوم میں ہوگا۔ اور اگر (آنیوالا) ایکسال تمھاری عمر میں نہیں ہے تو پھر اس کیلئے

کیوں فکر کرو جو تمھارے مقسوم میں نہیں ہے۔ اور یہ بھی جان لو کہ تمھارے حصے کے رزق کو (دوسرا) کوئی تلاش کرنے والا حاصل نہیں کر سکتا اور کوئی قبضہ کرنے والا قبضہ نہیں کر سکتا۔ اور جو تمھارے مقدر میں ہے وہ تم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا، (یعنی مل کر رہیگا)۔ اور تم نے بہت سے تلاش کرنے والوں کو دیکھا ہوگا کہ وہ کتنا ہی اپنے نفس کو مشقت میں ڈالیں اُن کا رزق کم ہی رہتا ہے۔ اور بہت سے ایسے ہیں جو متوسط اور معتدل کوشش کرتے ہیں مگر مقدر ان کا ساتھ دیتا ہے۔ مگر یہ سب فنا کے نزدیک ہی ہیں۔ آج کا دن تمھارے لیئے ہے مگر تم کل (کے دن) تک پہنچ بھی لوگے یہ غیر یقینی ہے۔ اور گذرنے والا آج واپس نہیں آتا اور اول شب صحیح و سالم شخص پر آخر شب آہ و بکا برپا ہو جاتا ہے، لہذا اللہ کی طرف سے طویل عرصے سے مسلسل نعمتیں ملنے اور مصیبتیں نازل ہونے کی تاخیر (یعنی مہلت) پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ اس لیئے کہ اگر اسے (اللہ تعالیٰ کو) وقت کے فوت ہونے کا ڈر ہوتا تو وہ موت سے پہلے ہی سزا شروع کر دیتا۔

اے فرزند، تم حکماء کے مواعظ اور ان کے تدبر و احکام کو قبول کرو۔ اور (اللہ اور رسول کی طرف سے) جو حکم دیا گیا ہے اسکی سب سے زیادہ تعمیل کرنے والے اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے اس سے سب سے زیادہ پرہیز کرنے والے بن جاؤ۔ اور دین میں "فقیہہ" بننے کی کوشش کرو اس لیئے کہ فقہا ہی انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ انبیاء ورثہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑتے بلکہ ورثہ میں علم چھوڑتے ہیں لہذا جس نے علم حاصل کیا اس نے بہت کچھ لے لیا۔ اور تمھیں یہ بھی معلوم ہو کہ طالب علم کے لیئے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے، استغفار کرتی ہے، یہاں تک کے فضاء میں اڑنے والے پرندے اور سمندروں کی مچھلیاں بھی۔ اور ملائیکہ اس طالب علم کے لیے پر بچھاتے ہیں جس سے وہ خوش ہوتے ہیں۔ اس (علم کے حاصل کرنے) میں دنیا کا بھی شرف ہے اور قیامت کے دن وہ حصول جنت میں بھی کامیاب ہوگا۔ اس لیئے کہ "فقہا" ہی جنت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اللہ کی ذات پر دلیل ہیں۔ اور تمام لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تمھارے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے، اور ان کیلئے (بھی) وہ بات پسند کرو جو تم اپنے لیئے پسند کرتے ہو اور جو بات تم اپنے

لئے ناپسند کرتے ہو وہ دوسروں کیلئے بھی ناپسند کرو۔

اور تمام لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آؤ تاکہ جب تم ان سے غائب (دور) رہو، تو وہ لوگ تم سے ملاقات کے مشتاق رہیں اور جب مرجاؤ تو تم پر آنسو بہائیں اور کہیں۔ (ان للہ وانا الیہ راجعون) اور ان لوگوں میں سے نہ بنو کہ تمھارے مرنے پر کہا جائے، الحمد للہ رب العالمین۔ اور اللہ پر ایمان لانے کے بعد اصل عقل لوگوں کی دلجوئی و مدارات ہے۔ اور جن لوگوں کے ساتھ رہن سہن ضروری ہے ان کے ساتھ جو شخص حسن معاشرت نہیں رکھتا اس میں کوئی اچھائی نہیں ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے چھٹکارے (نجات) کا کوئی راستہ نہ پیدا کر دے۔ اس لیئے کہ میں نے ان تمام لوگوں کو دیکھا جو لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں یا لوگ ان کے ساتھ رہتے ہیں، ان میں دو تہائی لوگ حسن سلوک چاہتے ہیں اور ایک تہائی اس سے غافل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان میں سب سے اچھا کلام ہے اور سب سے برا (بھی) کلام (ہی) ہے۔ اسی سے چہرے روشن رہتے ہیں اور اسی سے چہرے سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ اور تمھیں معلوم ہے کہ جبتک تم نے منہ سے بات نہیں نکالی ہے وہ تمھاری گرفت میں ہے اور جب تم نے منہ سے بات نکال دی تو اب تم اس کی گرفت میں ہو۔ لہذا تم اپنی زبان کی حفاظت کرو جس طرح تم اپنے سونے اور دولت کی حفاظت کرتے ہو۔ اس لیئے کہ (بعض اوقات) زبان ایک کاٹ کھانے والے کتے کے مانند (بھی) ہے۔ اگر تم نے (ایسے وقت) اسے آزاد چھوڑ دیا تو وہ کاٹ کھائے گی۔ اور کچھ کلمات ایسے ہیں کہ جن (کے زبان پر جاری کرنے) سے نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔ جو شخص اسے (زبان کو) بے لگام چھوڑ دے گا وہ اسے ہر کراہت اور فضیحت کی طرف لیجائے گی پھر وہ اسے اللہ کے غضب اور لوگوں کی مذمت کے سوا کسی اور بات کیلئے تا عمر نہ چھوڑے گی۔

جو شخص صرف اپنی رائے پر قائیم رہے اور کسی دوسرے کی رائے کی ضرورت نہ سمجھے تو اسنے اپنے نفس کو خطرہ میں ڈال دیا، اور جس نے دوسروں کی آرا کو بھی پیش نظر رکھا اس نے سمجھ لیا کہ غلطی کہاں ہے۔ اور جو بغیر انجام پر نظر رکھے ہوے اپنے امور کے بھنور میں کود پڑا اس کو شدید مصائیب کا سامنا ہوا۔ عمل سے پہلے تدبر تم کو ندامت سے بچائے گا۔ عقلمند وہ

ہے جو لوگوں کے تجربوں سے فائدہ اٹھائے۔ تجربوں سے نیا علم حاصل ہوتا ہے اور حالات کے انقلاب میں آدمیوں کے جوہر کھلتے ہیں۔ زمانہ تمھارے سامنے چھپے ہوئے اسرار کا پردہ چاک کرکے رکھدیتا ہے۔ لہذا تم میری اس وصیت کو سمجھو اور اس سے سرسری طور پر نہ گذرو اس لیئے کہ بہتر قول وہ ہے جس سے نفع حاصل کیا جائے۔

نیز آنجنابؑ نے اپنی اس وصیت میں فرمایا کہ، اے فرزند۔ بغاوت و سرکشی آدمی کو ہلاکت کی طرف لیجاتی ہے۔ جو شخص اپنی قدر و منزلت کو پہچانتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔ اور جو اپنی خواہشات کو قابو میں رکھے گا وہ اپنی قدر و منزلت کی حفاظت کرے گا۔ ہر شخص کی قدر و منزلت اتنی ہی ہے جتنی اس میں خوبیاں ہیں۔ عبرت اور سبق حاصل کرنا ہدایت کیلئے مفید ہے خواہشات کو ترک کر دینا سب سے اچھی دولتمندی ہے۔ حرص و لالچ، فقر و افلاس موجود ہونے کی دلیل ہے (لوگوں سے) مودت و محبت ایسی قرابت و رشتہ داری ہے جس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ تمھارا دوست تمھارا حقیقی بھائی ہے، مگر ہر حقیقی بھائی تمھارا دوست بھی نہیں اپنے دوست کے دشمن کو اپنا دوست نہ بناؤ، وہ تمھارے دوست کو دشمن بنادے گا۔ بہت سے دور کے لوگ تمھارے قریبی رشتے داروں سے بھی زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ مفلس شخص سے میل ملاپ، ایسے دولتمند سے میل ملاپ سے بہتر ہے جو خشک (بے فیض) ہو۔ مواعظ (نصیحتیں) ایک جائے پناہ ہیں اسکے لیئے جو انہیں قبول کرے۔ جس شخص نے اپنے حسن سلوک پر احسان جتایا اس نے اپنے حسن سلوک کو برباد کر دیا۔ جس نے بد خلقی (بد اخلاقی) کی اس نے خود کو عذاب میں مبتلا کر لیا، اس (بد اخلاقی) سے بہتر تو دشمنی تھی۔ موثق لوگوں کی گواہی کے باوجود اپنے گمان پر فیصلہ کرنا عدل نہیں ہے۔ اور بہت بری بات ہے، کامیابی اور کامرانی پر حد سے زیادہ خوشی منانا اور مصیبت پر حد سے زیادہ محزون و مغموم ہونا، پڑوسی پر سختی اور بے رحمی کرنا، اپنے مالک کے خلاف ہونا، ایک صاحب مروت سے مروت کے خلاف کرنا۔ نعمتوں سے انکار حماقت ہے۔ احمق کی ہمنشینی نحوست ہے۔ جو تمھارے حق کو پہچانے تم بھی اس کے حق کو پہچانو، خواہ وہ شریف ہو یا کمینہ۔ جس نے میانہ روی چھوڑ دی اس نے (اپنے نفس پر) ظلم کیا جس نے حق سے تجاوز کیا اس نے اپنی راہ خود تنگ کر لی۔

کتنے مریض ہیں جنھوں نے شفا پالی اور کتنے صحیح و تندرست تھے جو مر گئے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو مایوس ہوتا ہے وہ مقصد کو پالیتا ہے اور جو لالچ کرتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے۔ جس سے تم کو عتاب کی امید ہے اسے راضی اور خوش کرو۔ غدار شخص کے ساتھ شب نہ بسر کرو۔ مرد مسلمان کا بدترین لباس غداری ہے۔ جس نے غداری کی وہ اس کا سزاوار ہے کہ اس سے وفا نہ کی جائے۔ اسراف، کثیر کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔ میانہ روی (اعتدال) تھوڑی چیز کو بھی بڑھا دیتی ہے۔ ذمیوں سے عہد کا وفا کرنا شرافت ہے۔ جس نے کرم کیا وہ سردار ہوا۔ جس نے مفاہمت کی اس نے ترقی کی۔ اپنے بھائی کو پر خلوص نصیحت کرو اور ہر حال میں اس کی مدد کرو، جبتک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مجبور نہ کرے۔ اس کے ساتھ جاؤ جہاں وہ جائے۔ اپنے بھائی کو کسی بدگمانی پر نہ چھوڑو، اور بغیر وجہ دریافت کیئے ہوئے قطع تعلق نہ کرو۔ شاید اس کے پاس کوئی عذر ہو اور تم اس کو ملامت کر رہے ہو۔ معذرت کرنے والے کی معذرت قبول کرو تو تم بھی شفاعت سے بہرہ ور ہوگے۔ جن لوگوں سے تمھارا میل ملاپ ہے ان کا اکرام کرو اور ان لوگوں کی طویل مصاحبت کو نیکی اور تعظیم کے ساتھ زیادہ کرو۔ اس لیئے کہ جو تمھاری تعظیم کرتا ہے اس کی جزا یہ نہیں ہے کہ تم اس کی قدر و منزلت کو گھٹاؤ۔ جہاں تک ہوسکے اپنے ہم نشیں کے ساتھ کثرت سے نیکی کرو۔ اور جو حیا کا لباس پہنے رہتا ہے اس کا عیب لوگوں کی نگاہوں سے چھپا رہتا ہے۔ جو شخص کفایت شعاری کا ارادہ کرے گا اس پر اخراجات کا بوجھ ہلکا ہوجائیگا۔ جو شخص اپنے نفس کی خواہش کو پورا نہیں کرے گا وہ رشد و ہدایت کو پالیگا۔ ہر سختی کے ساتھ آسانی ہے اور ہر لقمہ گلے میں پھنستا ہے۔ تکلیف اٹھانے کے بعد ہی نعمت ملتی ہے۔ اس لذت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنم ہو اور وہ تکلیف کوئی تکلیف نہیں جس کے بعد جنت ہو۔ جنت کے سامنے ہر نعمت حقیر ہے اور جہنم کے سامنے ہر مصیبت عافیت ہے۔ تمھارے اور تمھارے (مومن) بھائی کے درمیان جو اعتماد ہے اس کے حق کو ہرگز ضایع نہ کرو، کیونکہ جس کے حق کو تم نے ضایع کیا وہ تمھارا بھائی نہیں رہ جائیگا۔ الی آخر۔ (من لایحضرہ الفقیہہ جلد چہارم صفحہ ۲۸۰،۲۸۵)

توبہ

○ آیہ مبارکہ۔ یا ایھاالذین توبوا الی اللہ توبۃ النصوحاً۔ (اے ایمان والو۔ اللہ سے پرخلوص توبہ کرو) کے متعلق، راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ بندہ گناہ سے توبہ کرے اور پھر اس کی طرف نہ پلٹے۔ اور ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اس آیت میں توبۃ النصوح، سے کیا مراد ہے فرمایا گناہ سے ایسی توبہ کہ پھر کبھی اس کا اعادہ نہ کرے۔ میں (راوی) نے کہا کون ہم میں اعادہ نہیں کرتا۔ (یعنی توبہ کے بعد بھی بعض اوقات گناہ سرزد ہوجاتے ہیں) فرمایا۔ خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہ کے سرزد ہوجانے پر (خلوص دل سے) توبہ کرے۔ (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۴۳۸)

○ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بندہ توبۃ النصوح (خلوص دل سے) توبہ کرتا ہے تو اللہ اسکو دوست رکھتا ہے۔ اور دنیا اور آخرت میں اس کے عیب چھپالیتا ہے۔ میں (راوی) نے کہا۔ کیسے چھپاتا ہے فرمایا۔ دونوں فرشتوں (کراماً کاتبین نے جو گناہ اس کے لکھے ہیں (انکو) مٹادیتے ہیں۔ اور اس کے اعضاء وجوارح کو وحی کی جاتی ہے کہ اس کہ گناہوں کو چھپالو اور زمین کے حصوں کو وحی کی جاتی ہے کہ اس نے جو عمل کیا ہے اسے چھپالو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ سے اسطرح ملتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے اوپر نہیں رہتا۔

(توضیح) "توبۃ النصوح" وہ خالص توبہ ہے جس کے بعد (پھر دوبارہ) گناہ کی طرح رجوع نہ کی جائے اور خدا سے استغفار کرے۔

اس کی چھ صورتیں ہیں۔ گذشتہ پر ندامت اور ہمیشہ کیلئے ترک گناہ کا عزم۔ مخلوق کے حقوق کی ادائیگی۔ جو فریضہ ترک ہوا ہے اس کا ادا کرنا۔ جسمانی طور پر اطاعت خدا میں اسی طرح اذیت برداشت کرنا جس طرح معصیت (گناہ) میں لذت ملی تھی۔ دل کی تاریکی کو نور عرفان سے بدلنا۔

(اصول کافی جلد دوم صفحہ ۴۳۷)

○ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن (اگر) اپنے گناہ کو بیس برس بعد

(بھی) یاد کرتا ہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ وہ یاد کرتا ہے اس نیت سے کہ اس کا گناہ بخشا جائے اور کافر جو گناہ کرتا ہے اسے اسی وقت بھول جاتا ہے۔

(اصول کافی جلد دوم)

○ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ، جناب آدم علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا، اے میرے پروردگار تو نے شیطان کو (جو میرا دشمن ہے) مجھ پر مسلط کیا۔ اور اس کو خون کی طرح رگوں میں دوڑنے کا موقع دیا ہے، پس اس سے بچنے کیلئے مجھے بھی کچھ عطا فرمائے۔ ارشاد ہوا۔ اے آدمؑ میں نے تیرے لئے یہ قرار دیا کہ تیری اولاد میں سے جو (مومن) گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس کو لکھا نہ جائیگا۔ اور اگر (گناہ) کر گذرے گا تو صرف ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ اور اگر نیکی کا ارادہ کرے اور اگر نہ بھی کرسکے تو بھی ایک نیکی اس کے نام لکھدی جائے گی۔ اور اگر (نیکی) کرے گا تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ کچھ اور زیادہ عطا ہو۔ فرمایا میں مرتے دم تک ان (مومنین) کی توبہ قبول کرونگا عرض کیا پروردگار بس یہ میرے لیئے کافی ہے (اصول کافی جلد دوم صفحہ ۴۴۳)

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے مرنے سے ایک سال پہلے توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ پھر فرمایا ایک سال تو بہت ہوتا ہے اگر کوئی اپنے مرنے سے ایک مہینہ پہلے توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اگر ایک جمعہ پہلے توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا۔ پھر فرمایا اور جمعہ بھی بہت ہے۔ اگر کوئی شخص مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا۔ پھر فرمایا۔ ایک دن بھی بہت ہے اگر مرنے سے ایک ساعت پہلے بھی توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا۔ اور ایک ساعت بھی بہت ہے اگر کوئی شخص اس وقت بھی توبہ کرلے کہ جب اس کی روح کھنچ کر یہاں تک پہنچ جائے (یہ کہہ کر آپ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا)۔ تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۶۵)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا (آیت مبارک)

ویست التوبۃ للذین یعملون السیات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الان۔

(اور توبہ ان لوگوں کیلئے مفید نہیں جو عمر بھر تو برے کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب

موت ان کے سر پر آن کھڑی ہوئی تو کہنے لگے اب میں نے توبہ کی۔ (سورۃ النساء آیت ۱۸)۔ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ یہ اس وقت کیلئے ہے جب وہ (مرنے والا) امور آخرت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۶۵، ۶۶)

○ ہشام بن حکم اور ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، ایک شخص نے اگلے زمانے میں حلال طریقہ سے دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی مگر حاصل نہ کر سکا۔ پھر حرام طریقہ سے (دنیا کی دولت) حاصل کرنے کی کوشش کی مگر حاصل نہ کر سکا تو اس کے پاس شیطان آیا اور بولا۔ اے میاں، تم نے بذریعہ حلال دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی مگر حاصل نہ کر سکے۔ پھر بذریعہ حرام حاصل کرنے کی کوشش کی مگر حاصل نہ کر سکے۔ کیا اب میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جس سے تمھاری دنیا میں اضافہ ہو اور تمھاری اتباع کرنے والے بھی زیادہ ہو جائیں۔ اس نے کہا بتاؤ۔ شیطان نے کہا۔ تم ایک دین ایجاد کرو، اس کی طرف۔ لوگوں کو دعوت دو۔ تو اس نے ایسا ہی کیا۔ (بہت سے) لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا اور اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے دنیا (کی دولت) کمائی۔ پھر اس نے سوچا۔ یہ میں نے کیا کیا۔ میں نے ایک دین ایجاد کیا اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ اب میرے لیے تو توبہ کی یہی صورت نظر آتی ہے کہ لوگوں کو اپنے خود ساختہ دین سے پلٹاؤں۔ یہ سوچ کر وہ اپنے اُن اصحاب کے پاس آیا جن کو اس نے اس دین کی طرف دعوت دی تھی اور انھوں نے اس کی دعوت قبول کر لی تھی۔ وہ ان سے کہنے لگا۔ اے لوگو میں نے جس دین کی دعوت تم لوگوں کو دی تھی۔ وہ میرا خود ایجاد کردہ تھا۔ اور باطل تھا۔ لوگوں نے جواب دیا۔ نہیں تم جھوٹ بولتے ہو۔ یہی دین حق ہے۔ تمہیں اپنے دین میں شک آگیا ہے۔ اور تم اس سے پھر گئے ہو۔ جب اس نے یہ دیکھا تو اس نے ایک زنجیر لی اور اس کے لئے ایک میخ زمین میں گاڑ دی۔ پھر وہ زنجیر اپنے گلے میں باندھ لی اور کہا کہ میں اسے اپنے گلے سے اس وقت تک نہ کھولوں گا جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ نہ قبول کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں سے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں شخص سے جا کر کہدو۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم، اگر تو اپنی سانس منقطع ہونے تک بھی دعا کرتا رہیگا تو بھی میں تیری دعا قبول نہ کروں گا جب تک تو ان لوگوں کو اپنے دین سے نہ پھیرے گا جو تیری دعوت قبول کر کے (تیرے خود ساختہ دین پر) مر چکے ہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۳۵۲)

خود کشی

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص خود عمداً اپنے کو قتل (خود کشی) کرلے تو وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جائیگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولا تقتلوا انفسکم ان اللّٰہ کان بکم رحیما۔ ومن یفعل ذلک عدواناً و ظلماً فسوف نصلیہ ناراً و کان ذلک علی اللّٰہ یسیراً۔ (سورہ نساء آیت ۲۹۔۳۰) (تم لوگ اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم لوگوں پر رحم کرنے والا ہے۔ اور جو ایسا کرے گا سرکشی یا ظلم کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم میں جلائے گا۔ اور یہ اللہ کیلئے بہت آسان ہے۔

قبض روح

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، جب آدمی (مومن) کی روح کھینچ کر سینہ تک آجاتی ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے۔ حضرت اس سے فرماتے ہیں۔ میں تجھے (جنت کی) بشارت دیتا ہوں۔ پھر وہ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں علیؑ ہوں جسے تو دوست رکھتا تھا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے فایدہ پہنچاؤں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا۔ یہ دیکھنے کے بعد کیا کوئی دنیا کی طرف لوٹایا جائیگا۔ فرمایا نہیں۔ اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے۔ اے ایمان و تقویٰ والو۔ تم کو بشارت ہو دنیا و آخرت کی زندگی میں۔ اور اللہ کے کلمات بدلنے والے نہیں۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۸۲)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ موت ہر مومن کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ دنیا و آخرت کے درمیان ایک ہزار گھاٹیاں ہیں اور اس میں سب سے زیادہ آسان گھاٹی موت ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۶۶)

○ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ، جب کسی بندے کیلئے دنیا کا آخری دن اور آخرت کا پہلا دن ہوتا ہے تو اس کا مال، اس کی اولاد۔ اور اس کا عمل ممثل اور شبیہ بن کر اس کے سامنے آتے ہیں۔ اس وقت وہ اپنے مال کی طرف ملتفت ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ، خدا

کی قسم میں تجھ (کو جمع کرنے) پر بے حد حریص تھا۔ اب میرے لیئے تیرے پاس کیا ہے۔ تو وہ جواب دیتا ہے کہ تم مجھ سے صرف اپنا کفن لے لو۔ پھر وہ اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے۔ خدا کی قسم میں تم لوگوں سے بے حد محبت کرتا تھا اور تمھارا حامی و مددگار تھا اب میرے لیئے تمھارے پاس کیا ہے۔ وہ سب جواب دینگے ہم صرف آپ کو قبر تک پہنچا دینگے اور دفن کر دینگے۔ پھر وہ اپنے عمل (نیک) کی طرف رخ کرتا ہے اور کہتا ہے خدا کی قسم تو مجھ پر بہت گراں تھا اور میں تجھ سے پرہیز کرتا تھا۔ اب میرے لیئے میرے پاس کیا ہے۔ تو وہ کہتا ہے میں تمھارے ساتھ تمھاری قبر میں بھی رہوں گا اور روز حشر بھی (ساتھ) رہوں گا۔ یہاں تک کہ ہم اور تم ہمارے رب کی بارگاہ میں پیش کیئیے جائینگے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۹۹)

○ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا (قبر میں) میت کا جسد بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں یہاں تک کہ اس طینت کے سوا، جس سے وہ پیدا ہوتا ہے۔ نہ کوئی گوشت باقی رہتا ہے اور نہ ہڈی باقی رہتی ہے۔ مگر وہ طینت گول شکل میں قبر کے اندر باقی رہتی ہے۔ تاکہ جس طرح وہ پہلے پیدا کیا گیا تھا اسی طرح اب بھی پیدا کیا جائے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۱۰۴)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں (محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام) کی ہڈیوں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ اور ہم لوگوں کے گوشت کا کھانا کیڑوں پر حرام کر دیا ہے۔ وہ اس میں سے ذرا بھی نہیں کھا سکتے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۱۰۴)

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ، میت کیلئے، جس دن سے وہ مرتا ہے تین دن تک ماتم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۹۸)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر تین نوازشیں یہ بھی کی ہیں۔ ایک یہ کہ روح نکلنے کے بعد اس کے جسم میں بدبو پیدا کر دیتا ہے۔

اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی دوست اپنے دوست کو دفن ہی نہ کرتا۔ دوسرے یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ صبر دے دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو نسل (ہی) منقطع ہو جائے۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ (اناج کے) دانوں میں گھن اور کیڑے پیدا کر دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تمام سلاطین (اور دولتمند) جس طرح سونے چاندی کا ذخیرہ کر لیتے ہیں، اسی طرح اناج کا بھی ذخیرہ کر لیتے (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۱۰۲)

○ ایک مرتبہ ابن ابی لیلیٰ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ، اللہ تعالیٰ نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان میں سب سے زیادہ شیریں کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ جوان فرزند۔ پھر اس نے پوچھا اور اللہ تعالیٰ نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان میں سب سے زیادہ تلخ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس (جوان فرزند) کا مفقود ہو جانا۔ تو ابن ابی لیلیٰ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی لوگ اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۱۰۲)

○ حضرت رسول اللہ صلیٰ علیہ و آلہ و سلم جب جنگ احد سے واپس مدینہ آئے تو آپ نے ہر اس گھر سے، جس کے گھر والوں میں سے کوئی قتل ہوا تھا آہ و بکا کی آوازیں سنیں مگر آپ کے چچا حضرت حمزہ کے گھر سے کوئی آہ و بکا کی آواز نہیں سنی تو آپ نے فرمایا۔ افسوس میرے چچا حمزہ پر رونے اور آہ و بکا کرنے والا کوئی نہیں۔ (یہ سن۔ کر) اہل مدینہ نے یہ عہد کر لیا کہ جب بھی وہ اپنے مرنے والوں پر روئیں گے تو پہلے حضرت حمزہ پر آہ و بکا کریں گے۔ اور وہ لوگ آج تک اس عہد پر قائم ہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۹۹)

○ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کسی پر نزع کا وقت سخت ہو تو اسے منتقل کرو اس جگہ جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ (نزع کی سختی آسان ہو جائیگی) (فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۷۷)

○ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مرجائے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کرو اور غسل دینے کیلئے گڑھا کھودو (تاکہ غسل کا پانی زمین پر پھیلنے نہ پائے) اور میت کا منہ قبلہ کی طرف اس طرح کرو کہ تلوے اور منہ قبلہ کی طرف ہوں۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۷۸)

○ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں اس سے محبت نہیں کرتا جس کے ہاں کوئی رات کو مر گیا ہو اور وہ دفن کیلئے صبح کا انتظار کرے یا دن میں کوئی مر گیا ہو اور وہ رات کا انتظار کرے۔ دفن میں انتظار نہ کرو سورج کے طلوع یا غروب ہونے کا۔ جلدی کرو ان کے دفن کرنے میں۔ اللہ کی رحمت تم پر ہو۔ (یہ سن کر) لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہ، اللہ کی رحمت آپ پر بھی ہو۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۸۵)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میت کے ولیوں (ورثا) کو چاہیے کہ وہ میت کے بھائی بندوں کو اس کی موت سے آگاہ کر دیں تاکہ (وہ لوگ) اس کے جنازے میں شریک ہوں اور اس پر نماز پڑھیں اور اس کیلئے استغفار کریں اور اس کا اجر ان کو ملے اور استغفار کا میت کو۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۰۰)

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن کی میت کو مومن ہی غسل دے اور یہ بھی فرمایا کہ جو میت کو غسل دے وہ حق امانت بھی ادا کرے۔ راوی نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے۔ فرمایا۔ میت کی جو حالت دیکھے اس سے کسی کو آگاہ نہ کرے۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۹۹)

○ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، جو جنازے کو چاروں طرف سے کاندھا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس گناہ کبیرہ بخش دیتا ہے۔ راوی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا نماز جنازہ بے وضو پڑھ سکتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔ وہ تکبیر و تسبیح و تحمید ہے جسے تم اپنے گھر میں (بھی) بے وضو پڑھ لیا کرتے ہو۔ (فروع کافی جلد اول صفہ ۳۰۴،۳۰۶)

○ راوی کہتا ہے کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک جنازہ آگیا۔ امام موسیٰ کاظم بھی آئے۔ آپ نے مجھے ہٹایا اور خود بھی مسجد سے نکل آئے اور فرمایا۔ مساجد میں نماز جنازہ نہیں ہونی چاہیے (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۰۸)

○ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ یکایک میت کو قبر میں داخل نہ کرو، قبر سے دو تین ہاتھ کے فاصلے پر (جنازہ) رکھو اور ہلکے ہلکے قبر تک لیجاؤ۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۱۴)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسی کا لڑکا مر گیا۔ دفن کے بعد

وہ (مرحوم لڑکے کا باپ) مٹی ڈالنے لگا۔ حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا۔ تم مٹی نہ ڈالو اور نہ وہ لوگ جو قریبی رشتہ دار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ باپ اور قریبی رشتے داروں کو مٹی ڈالنے سے۔ راوی نے پوچھا۔ یا ابن رسول اللہ کیا آپ نے (صرف) اس میت پر (دفن کے بعد قریبی رشتے داروں کو) مٹی ڈالنے سے روکا ہے۔ فرمایا۔ میں تو (قریبی) رشتے داروں کو قبر پر مٹی ڈالنے سے منع کرتا ہوں۔ اس لئیے کہ اس سے دل میں قساوت (سنگدلی) پیدا ہوتی ہے۔ اور جس کے دل میں سختی پیدا ہو جائے وہ اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۱۹)

○ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جب بغداد سے مدینہ آرہے تھے تو مقام فید میں آپ کی لڑکی کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ، قبر پختہ کر اور ایک تختی پر اس (مرحومہ) کا نام لکھ کر قبر پر لگا دے۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۲۱)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ السلام نے کہ پانچ آدمیوں کے دفن میں (احتیاط) تاخیر کرنا چاہیے۔ اور جب تک جسم میں تغیر نہ ہو دفن نہ کیا جائے۔ (۱) ۔پانی میں ڈوب کر مرنے والا (۲) بجلی سے مرنے والا۔ (۳) استسقاء والا۔ (۴) اور جو مکان وغیرہ گرنے سے (دم گھٹ کر) مرے اور جو دھوئیں سے (دم گھٹ کر) مرے۔ (اس لئیے کہ اکثر ایسے مرنے والے دوبارہ جی اٹھتے ہیں (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۲۶)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو لوگوں نے ایک آواز سنی اور کہنے والے کو نہیں دیکھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔ ہر نفس کیلئے مرنا ہے۔ تم (لوگ) روز قیامت اجر پاؤ گے۔ جو آتش جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوا، اسے کامیابی ہوئی۔ اور اس کہنے والے نے کہا۔ تمام مخلوق مرنے والی ہے۔ اور ہر مصیبت پر صبر کرنا لازم ہے۔ پس اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید وابستہ کرو۔ محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم ہے۔ (محروم وہ نہیں جو مال سے محروم ہو)۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۳۱)

قبر و برزخ

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، قبر میں صرف ایمان و کفر کے متعلق پوچھا جاتا ہے۔(فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۳۹)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم سے کسی کی نماز جنازہ چھوٹ جائے یہاں تک کہ وہ (بغیر نماز جنازہ کے) دفن ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اگر تم اس کے دفن ہونے کے بعد (اس کی قبر پر) اس کی نماز جنازہ پڑھ لو۔(من لایحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۸۷)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، جب میت کو قبر میں رکھا (دفن کیا) جاتا ہے تو اس سے عقیدہ کا سوال ہوتا ہے۔ اگر صحیح العقیدہ ثابت ہوتا ہے تو قبر کو بقدر سات ہاتھ کشادہ کیا جاتا ہے اور جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے؛ سکون کے ساتھ سو رہو دلہنوں کی طرح۔(فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۴۰)

○ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، ناصبی (دشمنان آل رسول) جو اہل قبلہ ہیں، ان کیلئے (قبر میں) آگ کی طرف راستہ بنایا جائے گا۔ وہ اس میں داخل ہوں گے۔ ان سے کہا جائیگا۔ کہاں ہیں وہ تمھارے (ذہنی) خدا جنھیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے تھے۔ کہاں ہے وہ امام جو اس امام سے الگ تھا جسے اللہ نے تمھارا امام بنایا تھا۔(فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۴۶)

○ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے، قبر ہر روز کہتی ہے۔ میں غربت و وحشت اور کیڑوں کا گھر ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔(فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۴۳)

○ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے شیعہ جنت میں جائیں گے۔ فرمایا۔ ٹھیک ہے۔ واللہ سب جنت میں جائیں گے۔ میں نے پوچھا۔ چاہے (انکے) گناہ بہت سے اور بڑے بڑے (بھی) ہوں۔ فرمایا۔ قیامت میں وصیٔ نبی کی شفاعت سے لوگ جنت میں جائیں گے۔ مجھے تم (شیعہ) لوگوں کے بارے میں جو خوف ہے وہ برزخ سے ہے۔ میں نے پوچھا۔ برزخ کیا ہے۔ فرمایا۔ وہ قبر ہے۔ جہاں موت کے بعد سے قیامت تک رہنا ہوگا۔(فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۴۳)

○ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے ابو صالح جب تم کسی جنازے کو

اٹھاؤ تو یہ خیال کرو گویا تم اٹھائے جا رہے ہو۔ اور تم نے گویا خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تمہیں پھر دنیا کی طرف پلٹا دے۔ (اور یہ خیال کرو کہ تمھاری دعا سن لی گئی) اور اس نے تمہیں واپس پلٹا دیا۔ تو اب (مشایعت جنازہ کے بعد واپس ہو کر)۔ یہ سوچو کہ اپنی زندگی کا آغاز کیسے کرتا ہے۔ پھر فرمایا۔ تعجب ہے ان لوگوں پر جن کے اول جانے والے پچھلوں کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں اور ان (زندہ لوگوں) کے درمیان منادی جاری ہے، کوچ، کوچ، اور وہ کھیل (کود) میں لگے ہوئے ہیں۔(فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۵۴)

○ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، اپنے مردوں کی (قبروں کی) زیارت کرو کہ وہ تمھاری زیارت سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اپنے ماں باپ کی قبروں کے پاس دعا کرو (الی آخر) (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۳۵)

روحوں کے بارے میں

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرا بھائی بغداد میں ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ (وہاں) مر جائے گا۔ فرمایا۔ کچھ پرواہ نہیں۔ کوئی مومن مشرق میں مرے یا مغرب میں، اللہ اس کی روح کو وادیٔ السلام میں محشور کرے گا۔ میں نے پوچھا۔ وادیٔ السلام کہاں ہے۔ فرمایا، پشت کوفہ پر، اور میں دیکھ رہا ہوں (وادیٔ السلام میں) یہ لوگ (روحیں) بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔(فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۴۴)

○ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب روح قبض کر لی جاتی ہے تو وہ اپنے جسد کے اوپر سایہ فگن اور منڈلاتی رہتی ہے۔ مومن اور غیر مومن دونوں کی روح ہر بات کو دیکھتی ہے کہ اس کے (جسم کے) ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اور جب اس کو کفن پہنا کر تابوت میں رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اس (کے جنازے) کو کاندھوں پر اٹھاتے ہیں تو وہ پلٹ کر اپنے جسد میں آجاتی ہے، اور اس کی نگاہ کی قوت بڑھا دی جاتی ہے تو جنت یا جہنم میں اپنی جگہ کو دیکھتی ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو باآواز بلند کہتی ہے کہ مجھے جلدی پہنچاؤ، مجھے جلدی پہنچاؤ۔ اور اگر جہنمی ہو تو چیخ کر کہتی ہے۔ مجھے واپس لے چلو مجھے واپس لے چلو۔ اور لوگوں کی باتیں سنتی ہے۔(من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول ۱۰۵)

○ حبۂ عرنی سے روایت ہے کہ ایک دن ظہر کے وقت میں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ وادی السلام (پشت کوفہ پر ایک مقام) سے گذرتے ہوئے آپؑ اس طرح رک گئے جیسے کسی سے باتیں کر رہے ہوں۔ (مگر وہاں نظر کوئی نہیں آرہا تھا) (میں خاموش کھڑا رہا) جب میں کھڑے کھڑے تھک گیا تو بیٹھ گیا اور کچھ دیر کے بعد پھر کھڑا ہو گیا مگر پھر وہی پہلی سی صورت تھی، (یعنی امیر المومنین نظر نہ آنیوالوں سے گفتگو کرتے رہے اور میں خاموش کھڑا رہا) آخر پھر بیٹھ گیا۔ پھر جب بیٹھے بیٹھے تھک گیا تو پھر کھڑا ہو گیا آخر میں نے اپنی چادر بچھائی اور کہا۔ امیر المومنین آپ کھڑے کھڑے تھک گئے ہوں گے۔ تھوڑی دیر آرام کر لیجئے۔ امیر المومنین نے فرمایا۔ اے حبہ یہ مومنوں سے بات چیت تھی یا ان سے موانست کہو۔ میں نے (حیرت سے پوچھا یا امیر المومنین کیا یہاں ایسا ہی ہے۔ (یعنی کیا یہاں ارواح مومنین موجود ہیں) فرمایا ہاں اگر تمھاری آنکھوں سے پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم بھی (ارواح مومنین کے) گروہ کے گروہ، آپس میں محبت سے باتیں کرتے ہوئے پاؤ گے۔ میں نے کہا۔ یہ اجسام ہیں یا ارواح۔ فرمایا۔ ارواح۔ (سنو) کوئی بھی مومن (دنیا میں) جہاں کہیں مرتا ہے۔ اس (کی روح) سے کہا جاتا ہے کہ وادی السلام میں چلی جا۔ وہ جنت کے مقاموں میں سے (ایک مقام) ہے۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۴۴)

○ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ارواح مشرکین (وکفار) کہاں رہتی ہیں۔ فرمایا وہ دوزخ میں معذب ہوں گی اور کہیں گی۔ اے ہمارے رب قیامت کو ہمارے لیئے قایم نہ کر اور جو تونے ہمارے لیئے عذاب کا وعدہ کیا ہے اسے پورا نہ کر اور ہمارے اول کو آخر سے نہ ملا۔ (فروع کافی جلد اول صفحہ ۳۴۵)

(تمام شد)

بتاریخ ۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۰ ھجری مطابق ۲۵ مارچ ۲۰۰۹ عیسوی، بعدِ مغربین، بروزِ چہارشنبہ، بدستِ جناب منظر ایلیا حیدرآبادی ابنِ جناب رضا مہدی صاحب قبلہ مرحوم، دبیر پورہ، حیدرآباد دکن (اے پی) بطورِ ھدیہ حاصل شد۔

رضا مہدی
۵ اپریل ۱۹۹۹ء

مولف کی دوسری کتابیں

(۱) اصولیت اور اخباریت (رد اخباریت)

(۲) اصول کافی کی منتخب دعائیں

(۳) پیاس کا مدفن (حالات حضرت سکینہ بنت الحسینؑ)

(۴) معرفت اہلبیت از بحار الانوار (زیر طبع)

(۵) تلخیص علل الشرائع شیخ صدوق علیہ الرحمہ (زیر طبع)

(۶) امر بالمعروف و نہی عن المنکر

(۷) روح شیعیت (کتب اربعہ کی روشنی میں) حصہ اول

(۸) روح شیعیت (کتب اربعہ کی روشنی میں) حصہ دوم

(۹) تاریخ عجیب (تاریخ اسلام کے عجیب و غریب واقعات)

HUSSAINI PUBLICATIONS
HUSSAINI MISSION – HYDERABAD
22-2-21 DABIRPURA HYD 24 (A.P.) INDIA